

فهرست مطالب

```
عرض ناشر
                                    يهلا سبق
حضرت علی (ع) کی زندگی کے حالات(پہلا حصم)
         ائمہ طاہرین علیهم السلام اور ان کی تعداد
                    ائمہ معصومین (ع) کے نام:
                ولادت سر بعثت بيغمبر (ص) تك
            الف على (ع) ، بستر رسول (ص) بر
              ب على (ع) اور راه خدا ميں جہاد
         ج علی (ع) اور پیغمبر (ص) کی جانشینی
                                     سوالات
                                  حوالہ جات
حضرت على (ع) كي سوانح عمري (دوسرا حصّه)
       پیغمبراکرم (ص) کی رحلت سے خلافت تك
                         خلافت سے شہادت تك
         حضرت على (ع)منصب فرمان روائي بر
                         الف حقوق كا مرحلم
                              ب مالی مرحلہ
                           ج انتظامی مرحلہ
حضرت على (ع) كر اقدامات يرمخالفين كارد عمل
               الف ناكثين (عبد تورلدينس والر)
               معاویہ اور حضرت عثمان کا کرتا
                                  آغاز جنگ
                   حضرت على (ع) كى شبادت
                                     سوالات
                                  حوا لہ جات
                                  تيسراسيق:
            فاطمہ زیر اء سلام اللہ علیها کی زندگی
                      ولادت اور بچین کا زمانہ
                                و الد کے ساتھ
                   حضرت فاطمہ (ع) کی شادی
               فاطمہ (ع) علی (ع) کے گھر میں
                          الف گهر كا انتظام
                          ب شوہر کی خدمت
                              ج تربيت اولاد
```

```
جناب فاطمہ (ع) کی معنوی شخصیت
               حضرت فاطمہ (ع)سر پیغمبر (ص) کی مبر و محبت
                                      ا يمان و عبادت فاطمه (ع)
                                     فاطمہ(ع) باپ(ص) کے بعد
"سقیفہ بنی ساعدہ" میں مسلمانوں کے ایگ گروہ کے اجتماع کی خبر "
                 حضرت فاطمہ(ع) زبراء کے مبارزات و مجاہدات
                                                  دوسرا مرحلہ
                                                  تيسرا مرحله
                                           1 بحث و استدلال:
                                  2 مسجد نبوي (ص) میں تقریر
                                                 3 ترك كلام
                                            4 رات میں تدفین:
                                                       شہادت
                                                       سو الأت
                                                    حوالہ جات
                                                   چوتها سبق:
                           امام حسن مجتبی (ع) کی سوانح عمری
                                                 بچین کا زمانہ
                                           __
والد گرامی کے ساتھ
                                            اخلاقي خصوصيات
                                                   یرہیز<u>گاری:</u>
                                                      سخاوت:
                                                     بردبار<u>ی:</u>
                                                       خلافت
                                            معاویہ کی کارشکنی
                                          مدینہ کی طرف واپسی
                                                       شہادت
                                                      سوالات
                                                    حوالہ جات
                                                 يانچوان سبق:
                      امام حسین (ع) کی سوانح عمری (پہلاحصہ)
                                                       ولادت
                                      پیغمبر (ص) کے دامن میں
                                             والد ماجد كر ساته
                                                بھائی کے ساتھ
                                         اخلاقي فضائل و مناقب
                                                    قیام حسینی
```

حضرت مسلم ابن عقیل کی شہادت شہادت سوالات حوالم جات چهٹا سبق: امام حسین (ع) کی سوانح عمری (دوسراحصم) زنده جاوید روداد امام حسین (ع) نے معاویہ کے زمانہ میں قیام کیوں نہیں کیا؟ معاویہ اور یزید کی سیاست مینفرق انقلاب کی مابیت یزید کیلئے بیعت لیتے وقت امام(ع) کی تقریر معاویہ کے نام امام حسین (ع) کا خط منی میں امام حسین (ع) کی تقریر عراق کی طرف روانگی سے پہلے امام حسین(ع) کی تقریر انقلاب کے اثرات و نتائج الف امویوں کے جہوٹے دینی نفوذ کو ختم کرنا ب احساس گناه ج روح جہاد کی بیداری سوالات حوالہ جات ساتوان سبق: امام زین العابدین (ع) کی سوانح عمری (دوسراحصم) ولادت اخلاقي خصو صيتين حضرت سجاد(ع) کی عظمت امام سجاد (ع) اور پیغام عاشوراء روح مبارزه و جماد کی بیداری مدینہ وایسی کے بعد دعائيں شہادت سوالات حوالہ جات آتهوال سبق: امام محمد باقر (ع) کی سوانح عمری (دوسراحصم) ولادت اور بچین کا زمانہ امام (ع) کے اخلاق و اطوار علم امام محمد باقر عليهماالسلام

امام (ع) اور اموى خلفاء خلافت کے بالمقابل امام (ع) کا موقف اسلامي ثقافت كا احياء اسلامی نظام کی تشکیل امام محمد باقر (ع) کے مکتب فکر کے پروردہ افراد شہادت کے بعد مبارزہ امام(ع) کی شبادت سوالات: حوالہ جات نوال سبق: امام جعفر صادق (ع) کی سوانح عمری و لأدت امام(ع) کی پرورش کا ماحول امام (ع) کا اخلاق اور انکی سیرت الف حلم و بردباري ب عفو اور درگذر ج حاجت مندوں کی مدد د امام (ع)اور زراعت امام(ع) کی شخصیت و عظمت امام کا علمی مقام امام جعفر صادق(ع) کے ہم عصر زمامداران حکومت بنی امیہ کے جرائم بنے امیہ کے حکو مت ختم یو نے کے و جو بات 1 ائمہ (ع) کا مسلسل جہاد اور انکی پھیلائی ہوئی روشنی 2 اقتصادی دباؤ: 3 غیر عرب کو نظر انداز کرنا: امام (ع) اور تحریکوں کا رابطہ بنی عباس کا زمانہ امام جعفر صادق (ع) کا اصلاحی منصوبہ الف مسئلہ امامت کا بیان اور اس کی تبلیغ ب اسلامی ثقافت کی نشر و اشاعت شبادت امام جعفر صادق (ع) جعفری یونیورسٹی کے تربیت یافتہ افراد حمران بن أعْيُن مفضل ابن عمر جابربن يزيد جعفى سوالات حوالہ جات دسوال سبق:

امام موسى بن جعفر (ع) كى سوانح عمري

الف امام موسى كاظم (ع) كي علمي تحريك كي تحقيق ب امامت کا تحفظ اور عمومی انقلاب کیلئے میدان کی توسیع امام کے اس موقف کو واضح کرنے والا ایك نمونہ ج خلفاء کے عیش و نشاط کے خلاف جنگ آپ کی عملی اور اخلاقی سیرت کے نمونے ب درگذر اور بردباری ے ج کام اور کوشش د سخاوت و کرم ه تواضع اور فروتني سو الات حوالہ جات امام على ابن موسى الرضا (ع) كى سوانح عمرى ولادت امامت بر نص اخلاق و سيرت امام کا علمی مقام امام (ع) کی شخصیت امامت کا ز مانہ الف آغاز امامت سے خراسان بھیجے جانے تك علویوں کا قیام ب سفر خراسان کی پیشکش کے آغاز سے شہادت تك ولی عبدی کا واقعہ الف خلافت کی سیاست کے اعتبار سے ب: امام (ع) کے نکتہ نظر سے امام (ع) کی ناراضگی کے دلائل ولی عبدی قبول کرنے کے دلائل: امام کا منفی رویہ شبادت امام (ع) سوالات حوالہ جات

باربواں سبق: امام محمد تقی (ع) کی سوانح عمری

الف جود وسخاوت ب دوسروں کی مشکل کو حل کرنا خلافت کے مقابلہ میں امام(ع) کا موقف شادی کی ساز ش علمی اور ثقافتی کوششیں نمایاں افراد کی تربیت معتصم کے دور حکومت میں سو الات حوالم جات تير بوانسبق: امام على النقى (ع) كى سوانح عمري امام (ع) کی پرورش کا ما حول امام (ع) کا اخلاق اور ان کی سیرت عقده كشائي امام (ع) کی معنوی بیبت و عظمت امام(ع) کا علمی مقام ۔ امامت کا زمانہ دوران امامت کی خصوصیتیں الف :دربار خلافت کی ہیبت و عظمت کا زوال اور موالی کا تسلط ب: علویوں کی تحریك کی وسعت امام (ع) کے ساتھ متوکل کا سلوك سامرا میں امام (ع)کی جلا وطنی امام (ع) کی فعالیت اور آپ (ع) کا موقف الف :مدینہ میں آپ کی فعالیت اور موقف ب: سامر ا میں امام (ع) کی فعالیت اور موقف 1 يهلاموقف 2 علمی کارکردگی 3 شاگردوں کی تربیت 4 زیارت جامعہ 2 دوسرا موقف شبادت امام (ع) سوالات حوالہ جات

```
چودېوانسېق:
                           امام حسن عسکری (ع) کی سوانح عمری
                                                        و لأدت
                                                امامت کی تعیین
                                          والد بزرگوار كر ساته
                                     اخلاقي خصوصيات وعظمت
                                    امام حسن عسكرى (ع) كا زهد
                                               عبادت اور بندگی
                                                     جودو كرم
                                                   زمانہ امامت
                           امام (ع) کے بارے میں خلفاء کی سیاست
                                             شور شيناور انقلابات
                       امام حسن عسكري(ع) كي كوششين اور موقف
               الف سیاسی و اقعات کر سلسلہ میں امام (ع) کا موقف
                    ب: علمي اور وثقافتي تحريك مين امام (ع) كا موقف
          ج عوامی مرکز کی نگرانی ،اس کی پشت و پناہی اور تیاری
د:آپ کے فرزند حضرت مهدی (ع) کی غیبت کے بارے میں آپ کا موقف
                                   شبادت امام حسن عسكري(ع):
                                                      سو الأت:
                                                    حوالہ جات
                                                 بندر ہواں سبق:
      امام زمانہ حضرت حجت (عج) کی زندگی کے حالات (پہلا حصہ)
                                                        ولادت
                                                  بوشيده ولادت
                                            خواص كيلئر اعلان
                      حضرت مهدی(ع) کے شمائل اور خصوصیات
                                 امام حسن عسکری (ع) کی شہادت
                                                   مسئلہ غیبت:
                                                غيبت صغري:
                                                   غيبت كبري:
                            غیبت صغری میں امام(ع) کے معجزات
                                        امام عصر (ع) کے نائبین
                                             الف نائبين خاص
                                             1 عثمان ابن سعید
                                             2 محمد ابن عثمان
                                             3 حسين ابن روح
                                        4 على ابن محمد سمرى
                                                 ب عام نائبین
                                                دیدار مېدی (ع)
                                                       سوالات
```

```
سولہواں سبق:
دوسرا حصہ: مہدی (ع) موعود کا عقیده
الف تمام ادیان کی نظر میں
ب اسلامی مآخذ و مصادر میں
انتظار فرج
انتظار فرج
وقت ظہور
فت ظہور
سے یہلے کے حالات
طہور سے یہلے کے حالات
2 خروج سفیانی
3 سید حسنی کا خروج
طہور کے بعد کی حالت
```

حوالہ جات

حوالہ جات

```
نام كتاب: تاريخ اسلام 4 (حضرت فاطمه(س) اور انمه معصومين (ع) كى حيات طيبه)
مترجم: معارف اسلام پبلشرز
ناشر: نور مطاف
خلا: چوتهي
اشاعت: دوسرى
تاريخ اشاعت: رجب المرجب 1428 ه_ق
تاريخ اشاعت: رجب المرجب 1428 ه_ق
تعداد: 3000

Web: www.maaref-foundation.com

F-mail: info@maaref-foundation.com

جمله حقوق طبع بحق معارف اسلام پبلشرز محفوظ بين _
```

5

عرض ناشر:

ادارہ معارف اسلام پبلشرز اپنی اصلی ذمہ داری کو انجام دیتے ہوئے مختلف اسلامی علوم و معارف جیسے تفسیر، فقہ، عقائد، اخلاق اور سیرت معصومین(علیہم السلام) کے بارے میں جانے پہچانے محققین کی قیمتی اور اہم تالیفات کے ترجمے اور طباعت کے کام کو انجام دے رہاہے_ یہ کتاب تاریخ اسلام 4 (حضرت زہرا (س) اور ائمہ معصومین (ع) کی حیات طیبہ)جو قارئین کے سامنے ہے پیغمبر اکرم (ص) اور آپ(ص) کے اہل بیت اطہار (ع) کی سیرت اور تاریخ پر لکھی جانے والی کتابوں کے سلسلے کی ایك کڑی ہے جسے گذشتہ سالوں میں ترجمہ کرواکر طبع کیا گیا تھا۔ اس ترجمہ کے دستیاب نہ ہونے اور معزز قارئین کے مسلسل اصرار کے باوجود اس پر نظر ثانی اور اسے دوبارہ چھپوانے کا موقع نہ مل سکا۔ اب خداوند متعال کے لطف و کرم سے اس نفیس سلسلے کی چوتھی اور آخری جلد کو نظر ثانی اور تصحیح کے بعد زیور طبع سے آراستہ کرکے اردو زبان قارئین کی خدمت میں پیش کیا جارہاہے۔ آخر میں تمام مترجمین اور تصحیح کرنے والے حضرات کے شکر گزار ہیں اور دعاگو ہیں کہ پروردگار عالم ہم سب کو سیرت معصومین (علیہم السلام) پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عنایت فرمائے۔

ان شاء الله تعالى معارف اسلام ببلشرز

تاریخ اسلام 4 (حضرت فاطمہ (س) اور ائمہ معصومین (ع) کی حیات طیبہ

7

پېلا سېق:

حضرت علی (ع) کی زندگی کے حالات (پہلا حصہ)

9

ائمہ طاہر بن اور ان کی تعداد

پیغمبر اکرم(ص) کی رحلت کے بعد ، آپ(ص) کے جانشینوں اور لوگوں کے دین و دنیا کے پیشواؤں کی تعداد بارہ ہے اور اس سلسلہ میں عامہ اور خاصہ دونوں ہی نے پیغمبر اکرم (ص) سے بہت سی روایتیں نقل کی ہیں یہاں نگ کہ ان میں سے بہت سی روایتوں میں ائمہ معصومین (ع) کے ناموں کی صراحت بھی موجود ہے(1) ان حضرات کی تعداد اور ناموں پر رسول اکرم (ص) کی نص کے علاوہ ہر امام (ع) نے خدا کے حکم سے اپنے بعد والے امام (ع) کا تعارف بھی کرایاہے جیسا کہ پہلے امام حضرت امیر المؤمنین نے شہادت کے وقت اپنے بیٹے امام حسن (ع) کے نام کی تصریح فرمادی تھی اور امام حسن (ع) نے بھی اپنی وفات کے وقت اپنے بھائی امام حسین(ع) کے عہدہ امامت کا اعلان کر دیا تھا نیزیہی عمل تمام ائمہ معصومین (ع) نے انجام دیا

ائمہ معصومین کے نام:

1 حضرت امير المؤمنين على بن ابيطالب (ع)

2 حضرت امام حسن مجتبى (ع)

3 حضرت امام حسين (ع)

4 حضرت امام سجاد (ع)

10

5 حضرت امام محمد باقر (ع)

- 6 حضرت امام جعفر صادق (ع)
- 7 حضرت امام موسى كاظم (ع)
 - 8_حضرت امام رضا (ع)
 - 9 حضرت امام محمد تقى (ع)
- 10_ (ع) حضرت امام على النقى (ع)
- 11 حضرت امام حسن العسكرى (ع)
- 12 حضرت امام مبدى (حجة بن الحسن) (ع)

ائمہ معصومین کی سیرت

ہمارے بارہ امام پیغمبر (ص) اکرم کی تعلیم و تربیت کا کامل نمونہ تھے، ان حضر ات کی سیرت ، رسول (ص) خدا کی سیرت تھی

البتہ دو سو پچاس سال کی مدت (یعنی 11 & ق سے لیکر 260 & ق) تك جب یہ معصومین(ع) حضرات لوگوں کے درمیان موجود تھے اس زمانہ میں مختلف حالات پیش آتے رہے کہ جن میں ائمہ معصومین (ع) کی زندگی مختلف شكلوں میں جلوه گر ہوتی رہی لیکن پھر بھی انہوں نے پیغمبر (ص) اكرم کے اصلی مقصد یعنی اسلام کی نشر و اشاعت اور اصول و فروع كو تغییر و تبدیلی اور تحریف سے محفوظ ركھنے نیز ممكنہ حد تك لوگوں كی تعلیم و تربیت تا سلسلہ مینكسی قسم كا دریغ نہیں كیا

پیغمبر اکرم(ص) اپنے 23 سالہ تبلیغی دور میں زندگی کے تین مرحلوں سے گزرے ہیں ، چنانچہ بعثت کے شروع کے تین سال آپ نے پوشیدہ طور پرتبلیغ کرنے میں گزارے، اس کے بعد دس سال تك مسلسل مکہ میں علی الاعلان لوگوں كو دعوت اسلام دیتے رہے جس میں آپ(ص) اور آپ(ص) کے

11

پیروکار دونوں ہی دشمنان اسلام کی طرف سے ڈھائے جانے والے سخت مظالم اور آزار کا شکار رہے ، اس دور میں آپ (ص) کودین اسلام کی تبلیغ کے لئے کسی طرح کی آزادی حاصل نہیں تھی _ پھر آخر کے دس سال اس حالت میں گزرے کہ حکومت اسلامی کی بنیاد رکھی گئی اور اسلام نے اپنی فاتحانہ ترقی اور پیش قدمی کو جاری رکھا اور ہر لحظہ مسلمانوں پر کمال و دانش کے دروازے کھاتے رہے_

ائمہ معصومین گوناگوں حالات سے دوچار تھے ان کے زمانے کی صورت حال، پیغمبراکرم (ص) کے ہجرت کے پہلے والے زمانہ کے ساتھ بہت زیادہ مشابہت رکھتی تھی کبھی توبعثت کے پہلے تین سالوں کی طرح ، کسی صورت سے بھی اظہار حق ممکن نہ تھا اسی وجہ سے یہ حضرات بھی نہایت احتیاط کے ساتھ اپنے فرائض پر عمل کرتے رہے ہیں جیسا کہ چوتھے امام حضرت زین العابدین (ع) نے یہی کیا _

اور کبھی ہجرت سے دس سال پہلے کی طرح صرف نشر احکام اور معارف دین کی تعلیم دیتے اور افراد کی تربیت کرتے تھے ادھر حکام بھی ایذا رسانی سے باز نہیں آتے تھے اور ہر روز ایك نئي مشكل پیدا كردیتے تھے _

پیغمبراکرم (ص) کی ہجرت کے بعد کے حالات سے کسی حد تك حضرت امام علی (ع) کے پانچ سالہ دور حكومت کے حالات اور حضرت امام حسن (ع) کی زندگی کے تھوڑے دنوں کے حالات کے مشابہ تھے نیز اسی طرح کی صورت حال حضرت امام حسین (ع) کی زندگی میں بھی پیش آئی،جس میں حق مكمل طور پر جلوہ گر ہوا اور اس نے شفاف آئینہ کی طرح پیغمبر اکرم (ص) کے زمانہ کے عمومی حالات کو پیش کیا _

اس زمانہ کے علاو ہ کہ جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور کسی بھی زمانہ میں ائمہ معصومین نے آشکارہ طور پروقت کے حکمرانونکی مخالفت نہیں کی اور نہ ہی ان سے کہلم کہلا برسر پیکار ہوسکے اسی وجہ سے ان کے لئے قول و عمل میں نقیہ ناگزیر تھا _ اس کے باوجود بھی ان کے دشمن، ان کی شمع حیات کو گل کرنے اور ان کے آثار کو مثانے کی کوششوں میں لگے رہے_

پیغمبر اکرم (ص) کے بعد اسلامی معاشرہ میں مختلف حکومتیں بنیں اور انہوں نے اپنے آپ کو حکومت اسلامی کا نام دیا_ بنیادی طور پر یہ تمام حکومتیں اہل بیت کی مخالف تھیں_

نیز یہ مخالفت اور دشمنی ناقابل آشتی ،بنیادی اور اعتقادی تھی یہ صحیح ہے کہ پیغمبر اکرم(ص) نے اپنی احادیث میں اپنے اہل بیت (ع) کے فضائل و مناقب بیان فرمائے ہیں کہ جن میں سے ایك اہم ترین سمجھی جانے والی بات یہ ہے کہ اہل بیت (ع) ،احكام دین ،معارف قرآن اور خدا کی حلال و حرام کردہ چیزوں سے مكمل طور پر آگاہ تھے اور وہ انھیں لوگوں کے لئے بیان فرماتے تھے نتیجہ میں ان کی تعظیم اور احترام تمام امت پر لازم تھا، لیکن امت نے پیغمبراکرم (ص) کی اس وصیت کاحق ادا نہیں کیا

مختلف مقامات خصوصاً غدیر خم میں پیغمبراکرم (ص) (ص) نے حضرت علی (ع) کو اپنا جانشین معین فرمادیا تھا، لیکن اس کے برخلاف کچھ مسلمانوں نے پیغمبراکرم (ص) کی رحلت کے بعد دوسروں کو پیغمبر(ص) کا جانشین چن لیا اور اہل بیت(ع) کوان کے مسلّم حق سے محروم کردیا_ نتیجہ میں حکومت وقت ،اہل بیت کوہمیشہ اپناخطرناك رقیب شمار کرتی بیت(ع) کوان کے مسلّم حق سے انہینختم کر دینے یا گوشہ نشین بنادینے کی کوشش میں لگی رہی _ائمہ معصومین پیغمبر (ص) اعظم کی سیرت کوامت اسلامی کے سامنے پیش کرتے تھے، حکومت اسلامی کے فرائض کی رعایت اور اسلام کے تمام احکام کے اجراء کو ضروری سمجھتے تھے لیکن پیغمبر (ص) کے بعد تشکیل پانے والی حکومت ، احکام اسلامی کی مکمل رعایت اور سیاسی خواہشوں کے معلیٰ اور سیرت پیغمبر (ص) کی متابعت کی پابندی نہیں کرتی تھی بلکہ ہمیشہ اپنی نفسانی اور سیاسی خواہشوں کے مطابق احکام اور قوانین کی تفسیر کرتی رہی ، امیر المؤمنین _ان کے بارے میں فرماتے ہینکہ :

ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ میں حضرت علی (ع) کی خصوصیات کوبیان کرنے ہوئے فرماتے

13

ہیں:

"حضرت على _شريعت كم پابند تهم اور جو كچه دين كم خلاف تها اس كو يكسر نظر انداز كر ديتم تهم اور اس پر عمل نہيں كرتم تهم_"

اسی طرح حضرت علی (ع) خود فرماتے ہیں کہ:

" اگر دین و تقوی مانع نه بوتا تومینعرب کا زیرك ترین شخص بوتا_"

لیکن دوسرے خلفاء نے جو خود بہتر سمجھا اور جوان کی رائے کے مطابق تھا اسی پر عمل کیا، چاہے وہ شرع کے مطابق ہو یا نہ ہو _(3)

خداوند عالم نے چند آیات میں امت اسلامی کوحتی کہ پیغمبر اکرم (ص) کو احکام اسلامی میں تبدیلی کرنے سے منع کیا ہے_ پیغمبر (ص) اسلام نے بھی ان ناقابل تغییر احکام اور قوانین کی روشنی میں لوگونکے درمیان ایسی روش اختیار کی کہ جس سے قوانین الہی کے اجراء میں زمان ، مکان اور اشخاص کے اعتبار سے کوئی فرق نہ رہ جاتا

پیغمبر اکرم (ص) کی سیرت طیبہ کا مقصد صرف یہ تھا کہ احکام آسمانی ،لوگوں کے درمیان عادلانہ اور مساوی طور پر جاری ہوسکیں اور اسلام کے قوانین میں کوئی تبدیلی اور تحریف واقع نہ ہو اسی روش کے ذریعہ آپ(ص) نے لوگوں کے درمیان ہر طرح کے امتیاز کو ختم کردیا حتی کہ آپ(ص) ،خدا کے حکم سے واجب الاطاعت حاکم اور فرمانروا قرار پائے پیغمبراکرم (ص) کے لئے ان کی زندگی میں بجز اس امتیاز کے کہ جو دستور خداوندی کے وجہ سے تھا ذرہ برابر بھی لوگوں کی بہ نسبت کوئی امتیاز نہ تھا

لیکن ائمہ معصومین کے زمانہ میں برسر اقتدار حکومتوں نے ظاہری لحاظ سے بھی اپنی سیرت کو پیغمبر اکرم(ص) کی سیرت سے منطبق نہینکیا اور اپنی راہ و روش کو یکسر بدل ڈالا_

1_ رسول(ص) خدا کی رحلت کے بعد اسلامی معاشرہ میں شدیدترین اختلافات رونما ہوئے اور امت اسلامی، طاقتور اور کمزور دو دستوں میں تقسیم ہوگئی _(4) اور ایك گروہ کی عزت و آبرو اور جان ومال دوسرے گروہ کی ہوا وہوس کا بازیچہ بن گئی _

```
2 نام نہاد اسلامی حکومتیں تدریجاً قوانین اسلامی کو بدلنے لگیں اور کبھی اسلامی معاشرہ کی مصلحت کو بالائے طاق
رکھتے ہوئے اپنی حکومت اور اقتدار کے تحفظ کی خاطر احکام الہی پر عمل کرنے سے کتراتی تھیں اور اسلامی دستور و
                                                                                قوانین کی مخالفت کرتی تھیں
  یہ روش روز بروز وسعت پاتی گئی اورنوبت یہاں تك پہونچی كہ زمامداران حكومت اور كام كرنے والوں میں ذرّہ برابر
                                                    احکام اسلامی اور دینی حدود کی پابندی کا پاس و لحاظ نہ رہا
  لیکن ائمہ معصومین ، قرآن کے حکم کے مطابق احکام اسلام اور سیرت پیغمبر(ص) کے اجراء کو ہمیشہ اور تمام لوگوں
   كر لئر الزم جانتر تهر، اسى اختلاف اور تضادكي بنابر اس وقت كي حكومتين ابني طاقت كا فائده الهاتر بوئر ائمه
معصومین کی حیثیت کوکمزور بنانے اور ان کومعاشرے اور لوگوں سے دور کرنے کی کوششیں کرتی رہیں اور ہر ممکن
                                                         طریقہ سے ان کے نور کوگل کرنے میں لگی رہیں (5)
   اہل بیت شدید مشکلات سے دوچار رہے اور سخت ترین کینہ توز دشمنوں میں رہنے کے باوجود بھی حقائق دین کی تبلیغ
                                                 کرتے رہے اور صالح افراد کی تربیت سے دست بردار نہ ہوئے
   ان کی مسلسل تعلیم و تربیت ہی کا اثر تھا کہ حق کیے پیرو کاروں کی تعداد، رحلت پیغمبر (ص) (ص) کیے وقت مختصر
                                                        ہونے کے باوجود اواخر عصر ائمہ (ع) میں کثیر ہوگئی
                                                                                          على ابن ابيطالب
 مذکورہ بالا مقدمہ میں ہم نے ائمہ معصومین (ع) کی عمومی سیرت اور انکی معاصر حکومتونکا اجمالی ذکر کیا ہے نیز ان
کے درمیان اختلاف کے اسباب کی تحقیق پیش کر دی ہے ،اور اب ہم ائمہ معصومین (ع) کی سوانح عمری کے بارے میں
بقدر گنجائشے دروس بیان کرینگے یہ توواضح ہے کہ تمام معصوم پیشواؤں کی مکمل علمی ، سیاسی اور اجتماعی زندگی
                                                                    كو چند گهنتوں ميں بيان نہينكيا جاسكتا لهذا
                                                                                                       15
                         مختصر وقت کے پیش نظر، رہبران الہی کی زندگی کا سرسری جائزہ ہی پیش کیا جارہا ہے
  ابتدا پہلے امام حضرت امیر المؤمنین (ع) کی زندگی سے کی جارہی ہے آپ(ع) کی زندگی کو پانچ حصوں مینتقسیم کیا
                                                                        الف ولادت سر بعثت بيغمبر (ص) تك
                                                                         ب بعثت سے ہجرت پیغمبر (ص) تك
                                                                        ج ہجرت سے رحلت پیغمبر (ص) تك
                                                                         د رحلت پیغمبر (ص) سے خلافت تك
                                                                                   ه خلافت سر شبادت تك
                             اب ہم ان پانچوں حصوں میں سے ہر حصہ کے بارے میں بحث کا نچوڑ پیش کریں گے
                                                                             ولادت سر بعثت پیغمبر (ص) تك
        حضرت علی بن ابی طالب جمعہ کے دن 13 رجب 30 ه ق عام الفیل (بعثت سے دس سال پہلے) خانہ خدا مینپیدا
 ہوئے (6) ان کے پدر عالیقدر " عمران"(7) ابن عبدالمطلب ابن ہاشم ابن عبد مناف تھے اور ان کی والدہ ماجدہ فاطمہ بنت
                                                                              اسد ابن ہاشم ابن عبد مناف تھیں
     حضرت علی نے چھ سال کی عمر تك اپنے والدین کے پاس زندگی گزاری اس کے بعد حضرت محمد ابن عبدالله كی
                                    درخواست پر اُن کے پاس چلے آئے اور آپ(ص) کے دامن تربیت میں رہے_(8)
                                                 حضرت علی (ع) اپنے اس زمانہ کے بارے میں یوں فرماتے ہیں:
                        وَضَعنى في حجْره وَ أَنا وَلَدٌ يَضُمُني الى صَدْره وَ يَكْنُفني في فَراشه وَ يُمسُّنّي جَسَدَه وَ يُشمنّي عَرْفَهُ
```

16

و كانَ يَمْضَغْ الشيء ثمَّ يُلقمنيه ...وَ لَقَد كُنتُ أتَّبعُهُ أتَّبعُهُ إتَّباع الفَضيل أثر أُمّه، يَرفَعُ لى فى كُلّ يوم: من اخلاقه علماً و يا مُرنى

بالاقتداء بم، وَ لَقَدْ كان يُجاور في كل سُنة: بحراء فاراه و لا يراه غيري ...(9)

" بچپن میں پیغمبر (ص) مجھے اپنی آغوش میں لیتے اپنے سینہ سے لگاتے اور اپنی مخصوص آرامگاہ پر جگہ دیتے اپنا جسم اقدس میرے جسم سے مس کرتے اور اپنی خوشبو سے میرے مشام جاں کو معطر فرماتے غذا چبا کر میرے منہ میں رکھتے _"

میں رسول(ص) خدا کی اس طرح پیروی کرتا تھا کہ جیسے (اونٹ کا) شیر خوار بچہ اپنی ماں کے پیچھے پیچھے چلتا ہے۔ آنحضرت (ص) ہر روز میرے لئے اپنے اخلاق کا عَلَم بلند کرتے تھے اور مجھے حکم دیتے تھے کہ میں ان کے کردار کی پیروی کروں آپ(ص) ہر سال "غار حرا" میں تشریف لے جاتے تھے اور اس وقت میرے علاوہ آپ(ص) کو،کوئی دیکھ نہیں پاتا تھا۔"

خورشید رسالت کا اعلی کردار، حسن رفتار ، عدالت پسندی ، انسان دوستی اور خدا پرستی حضرت علی(ع) کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کے خطوط معین کرنے کے لئے بہترین نمونہ اور سرمشق عمل ہے

بعثت سے پیغمبر (ص) کی ہجرت تك

حضرت على _ ابھى نوجوان تھے اور آپ(ع) كا سن دس سال سے زیادہ نہیں ہوا تھا لیكن پھر بھى آپ(ع) كى فكراور آگاہى اتنى تھى كہ جب حضرت محمد مصطفى صلى اللہ على و آلہ و سلم نے اپنى پيغمبرى كا اعلان فرمایا تو آپ (ع) نے سب سے پہلے ایمان كا اعلان فرمایا (10) اس سلسلہ مینآپ(ع) فرماتے ہیں :

لم يجمع بيتٌ واحدٌ يومئذ: في الاسلام غير رسول و خديجه و انا ثالثهما ارى نور الوحى و الرسالة و اشمّ

17

ريح النبوة " (11)

اس زمانہ میں جب اسلام کسی گھر میں نہیں پہونچا تھا _ فقط پیغمبراکرم(ص) اور ان کی بیوی خدیجہ مسلمان تھیں اور تیسرا میں مسلمان تھا۔ میننور وحی کو دیکھتا اور نبوت کی خوشبو سونگھتا تھا۔"

جب آیہ " و انذر عشیرتک الاقربین" (12) نازل ہوئي تو حضرت علي(ع) نے پیغمبر اکرم(ص) کے فرمان کے مطابق اپنے رشتہ داروں میں سے چالیس افراد کو منجملہ اپنے چچا ابولہب ، عباس اور حمزہ و غیرہ کو مہمان بلایا_رسول اکرم(ص) نے کھانے بینے کے بعد فرمایا:

" اے فرزندان عبدالمطلب میں جو چیز تمہارے لئے لایا ہوں مجھے نہیں معلوم کہ عرب کے جوانوں میں سے کوئی بھی اس سے بہتر چیز تمہارے لئے دانے دانے سے بہتر چیز تمہارے لئے دنیا و آخرت کی بھلائی نیز خیر و سعادت کا تحفہ لایا ہوں خدا نے حکم دیا ہے کہ میں تم کو اس کی طرف بلاؤں تم میں سے کون ہے جو اس راستہ مینمیری مدد کرے تا کہ وہی میرا بھائی ،میرا وصی اور میرا جانشین قرار پائے؟"

رسول خدا(ص) نے تین بار یہ بات دہر آئي اور ہر بار تنہا حضرت علی (ع) ہی کھڑے ہوئے اور انہوں نے اسی امر میں اپنی آمادگی کا اعلان فرمایا

یهر آنحضرت (ص) نے فرمایا:

" یہ (علی (ع)) ہی میرے بھائي ، میرے وصی اور میرے جانشین ہیں ان کی باتوں کو سنو اور ان کی اطاعت کرو_(13)" حضرت علیہ _نے مکہ کی پوری تیرہ سالہ زندگی رسول اکرم (ص) کی خدمت میں گزاری اور وحی الٰہی کو مکتوب فرماتے رہے

على (ع) ، بستر رسول(ص) پر

اظہار اسلام کی بناپر قریش کے سر برآوردہ افراد نے اپنی تسلّط طلب خواہشوں کی راہ میں

18

وجود پیغمبراکرم(ص) کو خطرناك تصور کیا_ اسی وجہ سے " دارالندوه" میں جمع ہوئے اور رسول(ص) خدا سے برسر پیکارہونے کے لئے آپس میں مشورہ کرنے لگے_ آخر میں یہ طے پایا کہ ہر قبیلہ سے ایك آدمی چنا جائے تا کہ رات کو پیغمبراکرم(ص) کے گھر پر حملہ کیا جائے اور سب مل کر ان کو قتل کردیں پیغمبراکرم، (ص) وحی الہی کے ذریعہ

کی ان ساز شوں سے آگاہ ہوگئے اور یہ حکم ملا کہ راتوں رات مکہ کی طرف ہجرت کرجائیں _ (14) آپ(ص) نے حضرت علی (ع) سے فرمایا: کہ " آپ(ع) میرے بستر پر اس طرح سوجاؤ کہ کسی کو یہ معلوم نہ ہونے پائے کہ پیغمبراکرم (ص) کی جگہ کون سورہا ہے "

حضرت علی (ع) کی یہ فدا کاری اتنی اہمیت اور قدر و منزلت کی حامل تھی کہ مختلف روایات(15) کی بناپر خدا نے یہاں پر یہ آیت نازل کی :

" و من الناس من يشرى نفسه ابتغاء مرضات الله و الله رؤف بالعباد" (16)

لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو رضائے خدا کی راہ میں اپنا نفس بیچ دیتے ہیں اور خدا، اپنے بندوں پر مہربان ہے_

ہجرت سے رحلت پیغمبر (ص) تك الف على (ع) ، پیغمبر (ص) كے امين

پیغمبر اکرم(ص) کو جب ہجرت کا حکم ملا تو آپ(ص) نے اپنے خاندان کے افراد اور قبیلہ کے درمیان حضرت علی (ع) سے زیادہ کسی کو امانت دار نہیں پایا_ اسی وجہ سے آپ(ص) نے ان کو اپنا جانشین بنایاتا کہ وہ لوگوں کی امانتیں ان تك پہنچادیں، آپ(ص) کا قرض ادا کریں اور آپ(ص) کی دختر حضرت فاطمہ زبراء (ع) اور دوسری عورتوں کو مدینہ پہنچادیں

حضرت على ، پیغمبر اکرم (ص) کے حکم پر عمل کرنے کے بعد، اپنی والدہ گرامی جناب فاطمہ بنت

19

اسد ، بنت رسول (ص) حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا ،زبیر کی بیٹی فاطمہ اور کچھ دوسرے لوگوں کے ساتھ مدینہ روانہ ہوئے اور مقام " قبا" (17) میں پیغمبر (ص) اکرم سے جاملے (18)

ب_ على (ع) اور راه خدا ميں جہاد

رسول(ص) خدا کے مدینہ ہجرت کرنے کے بعد راہ حق میں اپنی جان کی بازی لگانے والوں اور جان کی پروا، نہ کرنے والوں میں پیغمبراکرم(ص) کے اصحاب کے در میان حضرت علی (ع) بے نظیر تھے _ آپ(ع) غزوہ تبوك کے علاوہ _ کہ جس مینآپ(ع) ، پیغمبراکرم (ص) کے حکم سے مدینہ میں رك گئے تھے _ تمام غزوات میں موجود رہے _ اور زیادہ تر آپ(ع) کی فداکاری وایٹار کے سبب ،اشکر اسلام نے لشکر کفر و شرك پر غلبہ حاصل کیا _ آپ(ع) نے ہمیشہ اپنے دشمن و مد مقابل کو شکست دی اور کبھی بھی دشمن کو پیٹھ نہیں دکھائی اور فرمایا کہ اگر تمام عرب ایك کے پیچھے ایك مجھ سے لڑیں تو میں اس جنگ میں پیٹھ پھیر نے والا نہیں ہوں (19)

بلاخوف و تردید یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ اگر اس جانباز اسلام کی جانبازیاں اور فداکاریاں نہ ہوتیں تو بعید نہیں تھا کہ بدر ،احد ، خندق اورخیبر ... یا کسی بھی جنگ میں کفار و مشرکین، چراغ رسالت کوبا آسانی گل کر کے پرچم حق کو سرنگوں کردیتے_

اس مقام پرمولا علی (ع) کی جنگ خندق و خیبر کے دو میدانوں کی فداکاریوں کو بیان کرتے ہوئے اب ہم آگے بڑھیں گے_ 1_ اسلام دشمن مختلف گروہوں نے ایك دوسرے سے ہاتھ ملالیا تا کہ یك بیك مدینہ پر حملہ کرکے اسلام کوختم کردیں پیغمبر (ص) اسلام نے جناب سلمان فارسی کی پیشکش پر حکم دیا کہ مدینہ کی ان اطراف میں خندق کھود دی جائے کہ جہاں سے دشمن کے داخل ہونے کا خطرہ ہے_

خندق کے دونوں طرف دونوں لشکر ٹھہرے ہوئے تھے ، کہ عرب کا نامی گرامی جنگجو " عمروبن عبدود" دشمن کے لشکر سے خندق کو پارکر کے رجز پڑ ہتااور مبارزہ طلبی کرتا ہوا آیا_حضرت علي(ع) نے

20

قدم آگے بڑھائے دونوں میں گفتگو کے بعد "عمرو" گھوڑے سے اتر پڑا اور اس نے گھوڑے کو پے کردیا ، تلوار لے کر حضرت علی (ع) پر حملہ آور ہواتو امام(ع) نے دشمن کے وار کو اپنی ڈھال پر روکا اور اس کے بعد آپ(ع) نے ایك ضرب سے اس کو زمین پرگرادیا پھر قتل کرڈالا_ "عمرو" کے ساتھیوں نے جب یہ منظر دیکھا تو وہ میدان سے بھاگ کھڑے ہوئے اور جورہ گئے وہ امام کی تلوار ذوالفقار کے لقمہ بن گئے (20) _ جب امام _فاتحانہ واپس آئے تو پیغمبراکرم (ص) نے ان سے فرمایا: " اگر تمہاری آج کی جنگ کو امت اسلام کے تمام پسندیدہ اعمال سے تو لاجائے تو تمہارا یہ عمل سب سے برتر ہے (21) "

2_ پیغمبر (ص) اکرم نے یہودیوں کے مرکز ، خیبر کا محاصر ہ کیا اس غزوہ میں آنکھوں کے درد کے سبب حضرت علی(ع) جنگ میں شامل نہ تھے _ رسول اکرم(ص) نے دو مسلمانوں کو پرچم دیا اور وہ دونوں ہی کامیابی حاصل کرنے سے پہلے ہی واپس آگئے ، پیغمبر (ص) نے فرمایا: " پرچم ان کاحق نہیں تھا علی (ع) کو بلاؤ " لوگوں نے عرض کیاکہ " ان کی آنکھوں میں درد ہے" آپ(ص) نے فرمایا: " ان کو بلا لاؤ وہ، وہ ہیں جن کو خدا اور اس کا رسول(ص) دوست رکھتا ہے اور وہ بھی خدا اور اس کے رسول(ص) کو دوست رکھتے ہیں ...

جب حضرت علی _تشریف لائے تو پیغمبراکرم(ص) نے فرمایا: " علی(ع) کیا تکلیف ہے؟" تو حضرت علی (ع) نے کہا: " آنکھوں میں تکلیف ہے "

اس وقت رسول(ص) خدا نے ان کے لئے دعا فرمائی اور ان کی آنکھوں پر اپنا لعاب دہن لگایا_ کہ جس سے حضرت علی (ع) کی آنکھوں کا درد ختم ہوگیا، جب حضرت علی(ع) نے سفید پرچم لہرایا_تو پیغمبر اکرم(ص) نے ان سے فرمایا: " جبر ئیل تمہارے ساتھ ہیں اور کامیابی تمہارے آگے آگے ہے ، خدا نے ان لوگونکے دلوں میں خوف وہر اس ڈال دیا ہے ..." حضرت علی (ع) میدان میں گئے توسب سے پہلے مرحب سے سامنا ہوا کچھ باتیں ہوئیں اور آخر کار اس کوزمین پرگر ادیا _ یہودی قلعہ کے اندر چھپ گئے اور دروازہ بند کرلیا_ امام _دروازہ

21

کے پیچھے آئے اور جس دروازہ کو بیس آدمی بند کرتے تھے اس کو اکیلے کھولا اور اس کو اپنی جگہ سے اکھاڑ اور یہودیوں کی خندق پرڈال دیا یہاں تك کہ مسلمان اس کے اوپر سے گزر کر کامیاب ہوئے (22)

ج علي (ع) اور پيغمبر (ص) کي جانشيني

پیغمبراکرم(ص) نے اپنے بعد ،مسلمانوں کے امور کی سرپرستی اور ولایت کے مسئلہ میں صرف اپنی پوشیدہ دعوت اور اعلان پر ہی اکتفا نہینکیاتھا بلکہ جس طرح کہ ہم ذکر کرچکے ہیں کہ آپ(ص) نے دعوت اور تبلیغ کے پہلے ہی دن سے مسئلہ ولایت کو توحید و نبوت کے ساتھ صریحاً بیان فرمادیاتھا۔ اور پھر خصوصیات و فضائل کے مجموعہ حضرت علی کے لئے آپ(ص) کے پاس، خدا کا یہ فرمان موجود تھا کہ دین و دنیا کے امور میں علی(ع) کی ولایت و سرپرستی اور اپنے بعد ان کی جانشینی کا اعلان فرمادیں۔

رسول اکرم(ص) نے اس کام کو مختلف مواقع پر منجملہ "غدیرخم" میں انجام دیا_ آنحضرت(ص) نے 10 ہ فریضہ حج کی انجام دہی کے لئے مکہ کا قصد فر مایا، مورخین نے اس سفر میں پیغمبراکرم (ص) کے ساتھیوں کی تعداد ایك لاکھ چو بیس ہزار لکھی ہے _(23) حج سے واپسی پر 18ذی الحجہ کو صحراء جحفہ کی "غدیر خم " نامی جگہ پر پہنچے _ منادی نے پیغمبراکرم(ص) کے حکم کے مطابق اعلان کیا " الصلوة جامعة" سب لوگ رسول(ص) خدا کے گرد جمع ہوگئے _ اونٹوں کے پلانوں سے ایك بلند جگہ منبربنایا گیا اور پیغمبراکرم(ص) اس پر تشریف لے گئے، حمد خدا اور مفصل خطبہ کے بعد آپ(ص) نے فرمایا: اے لوگو مؤمنین پر ولایت و سرپرستی کا زیادہ حق کون رکھتا ہے؟ تو لوگوں نے کہا: خدا اور اس کا پیغمبر(ص) زیادہ بہتر جانتے ہیں تو آپ(ص) نے فرمایا :میرا ولی خدا ہے اور میں مومنین پر خود ان کے نفسوں سے زیادہ حق رکھتا ہوں اور پھر فرمایا "من کنت مولاہ فہذا علیٌ مولا" (24) جس کا میں سرپرست و ولی ہوں یہ علی(ع) بھی اس کے سرپرست وولی ہیں خدایا ان کے دوستوں کو دوست رکھ اور ان کے

22

دشمنوں کو دشمن قرار دے_ ابھی لوگ پر اکندہ نہینہوئے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئي :

" اليوم اكمات لكم دينكم و اتممت عليكم نعمتى و رضيت لكم الاسلام دينا " (25)

" آج تمہارے دین کومیں نے کامل کردیا اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کردیں، اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کرلیا_

```
سو الات
```

```
1 ائمہ معصومین (ع) کی عمومی سیرت کیاتھی اور کیا ائمہ معصومین (ع) اور پیغمبراکرم (ص) کی سیرت میں کوئی
                                                                                فرق تها ؟ اور اگرتها تو وه کیسا فرق تها؟
                             2 ائمہ معصومین(ع) اور ان کی معاصر حکومتونکر درمیان ،اختلاف کی اصل وجہ کیاتھے،؟
                                    3 امیر المؤمنین کا بچپن کیسے گزرا اور خود آپ (ع) نے اس بارے میں کیا فرمایاہے؟
 4_ پیغمبراکرم(ص) نے جب پہلی بار اپنے بعد امیر المؤمنین کی جانشینی کے مسئلہ کی تصریح کی تو وہ کون سا وقت اور
                                                                                                         كونسا موقع تها؟
                                                      5 جنگوں میں امیر المؤمنین کی فداکاری کا ایك نمونہ بیان فر مائیں؟
                                                                                                                      24
                                                                                                              حو الم جات
   1 تفصیل کے لئے '' کتاب کفایة الاشرفی فی النص علی الائمة الاثنی عشر'' اور کتاب '' الفقیہ للنعمانی'' ص 57 ، ص 110 '' بحار
الانوار '' جلد 36، ص 226، ص 372، '' غيبت شيخ'' ص 99 ، 87 _ اور '' غيبت مفيد '' كا مطالعه فرمانين اور كي علاوه ولايت اور
    اس كي شرائط كيے موضوع پر قرآن مجيد كا مطالعہ ہم كو بارہ اماموں پر انحصار كرنے كى ہدايت كرتا ہے_
2 ''فان ہذا الدين قد كان اسيراً في ايدى الاشرار يعمل فيہ بالہوى و تطلب بہ الدنيا''(نہج البلاغہ فيض الاسلام خط 53 ص 1010 مالك
                                                                                                        اشتر کے نام خط)
                                                                                           3 شرح نهج البلاغم جلد 1 ص 28
                           4 مزید معلومات کے لئے" تاریخ آسلام امامت حضرت کے زمانہ میں" سبق 4 کی طرف رجوع فرمائیں
5 جو بیان اس مقدمہ مینکلی طور پر آیا ہے اور جس بات کا دعوی کیاگیا ہے آیندہ دروس میں انمہ معصومین کے بارے میں خلفاء کے
                                                      موقف اورمعصوم رہبروں کے اقدامات کے نمونوں کے ساتھ پیش کیا جائے
    6 ارشاد مفيد /9 مطبوعه بيروت بحار جلد 5/35 منقول از تهذيب، كشف الغمه مطبوعه تبريز جلد 59/1 خانه كعبه ميل آب (ع) كي
 ولادت کے موضوع کو اہل سنّت کے بہت سے مورخین و محدثین نے لکھا ہے _ مزید تفصیل کے لئے مروج الذہب جلد 249/2_ شرح
الشفا جلد 151/1_ مستدرك حاكم جلد 283/3 شرح قصيده عبدالباقي آفندي از آلوسي /5 ملاحظہ ہو _______________________
7 عمران كے چار بيٹے، طالب، عقيل، جعفر اور على (ع) تھے _ آپ ابوطالب كى كنيت سے مشہور تھے _ ليكن ابن ابى الحديد نے جلد
                                 9 نہج البلاغہ خطبہ قاصعہ سے چند جملے از صبحی صالح حدیث 192 ص 300 اور دو سطریں ص 812 سے
                   10 تاريخ طبري جلد 2 ص 310 كامل ابن اثير جلد 2 ص 50 ابن بشام جلد 1 ص 262، كشف الغمم جلد 1 ص 86
                                                                  11 نهج البلاغم فيض الاسلام خطبہ 23 ص 811 ، ص 812 _
                                                                                                  12 سوره شعراء آیت214
                      13 تاريخ طبري جلد 2/20 مجمع البيان جلد 7 206/8 الغدير جلد 2/ 379 كامل ابن اثير جلد 2/ 63 62/2
                                                                                                                      25
                                                                        إن بذا أخى و وصى و خليفتى فيكم فاسمعوا له و اطعوا"
                           14 سيرة آبن بشام جلد 124/2 كامل ابن اثير جلد 101/2 _ 103 _ الصحيح من سيرة النبي جلد 238/2
                                               15 تفسير الميزان جلد 99/2 (دس جلدوالي) تفسير بربان جلد 20\overline{6}/1 ملاحظ، بو
                                                                                                      16 سوره بقره /207
                      17 مدینہ سے دو فرسخ دور قبا قبیلہ بنی عمروبن عوف کے سکونت کی جگہ تھی۔ معجم البلدان جلد 301/4
                                                        18 مناقب ابن شهر آشوب جلد 58/2، الصحيح من سيرة النبي جلد 295/2
                                 19 ''والله لو تَظَابَرت الرحب على قتالى لما ولَيت عنها'' شرح نهج البلاغه فيض الاسلام ص ، 971_
                                                                                                    20 ارشاد مفید /53،53
                                               21 بحار جلد 205/2 ''لو وزن اليوم عملك بعمل امة محمد لرجع عملك بعملهم ...''
                                                                                                   22 ارشاد مفید /65،67
                                                                                                       23 الغدير جلد 9/1
                                                                                                        24 سوره مائده /3
                                                                                                  25- الغدير جلد 9/1 11
```

27

دوسراسبق:

حضرت على (ع) كى سوانح عمري (دوسرا حصّه)

29

پیغمبراکرم (ص) کی رحلت سے خلافت تك

رسول (ص) اکرم کی وفات کے فور اُبعد ، بعض مسلمانوں نے سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہوکر جانشین پیغمبر (ص) معین کرنے کے بارے میں ایك مثینگ کی ، باوجوداس کے کہ پیغمبر اکرم(ص) نے اپنی زندگی ہی میں حضرت علی (ع) کو حکم پروردگار کے مطابق اپنا جانشین مقرر فرمادیا تھا لیکن اس کے برخلاف لوگوں نے حکومت ، حضرت ابوبکر کے حوالم کردی _ حضرت ابوبکر 13 ق میں 63 سال کی عمر میں اس دنیا سے چلے گئے _ان کی مدت خلافت دو سال تین ماہ تھی _ (1)

ان کے بعد حضرت عمر بن خطاب نے حضرت ابوبکر کی وصیت کے مطابق خلافت کی زمام سنبھالی اور آخر ذی الحجہ 23 ہوں کے ابولو لو "فیروز" کے ہاتھوں قتل کردیئے گئے _اور ان کی خلافت کی مدت دس سال چھ ماہ اور چار دن تھی __(2)

حضرت عمر نے اپنا خلیفہ معین کرنے کے لئے ایك كمیٹی تشكیل دی جس كا نتیجہ و ثمرہ حضرت عثمان ابن عفان كے حق میں ظاہر ہوا _ انہوں نے حضرت عمر كے بعد محرم كے اواخر میں 24 فق كو خلافت كی باگ ڈور سنبھالی اور ذی الحج 35 فق كو نا انصافی اور بیت المال میں خرد برد كے الزامات كی وجہ سے مسلمانوں كی ايك شورش میں ايك كثير جمعیت كے ہاتھوں قتل كردیئے گئے اور ان كی خلافت بارہ سال سے كچھ كم مدت تك رہی _ (3) مذكورہ تینوں خلفاء ، ببغمبر اكر م(ص) كے بعد ، بكے ديگرے تقریباً 25 سال تك لوگوں بر حكومت كرتے رہے اس طوبل

مذکورہ تینوں خلفاء ، پیغمبر اکرم(ص) کے بعد ، یکے دیگرے تقریباً 25 سال تك لوگوں پر حکومت کرتے رہے_ اس طویل مدت میں اسلام اور جانشینی پیغمبر(ص) کے حوالے سے سب سے زیادہ مستحق

30

و سزاوار شخصیت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب _کی تھی کہ جنھوں نے صبر و شکیبائی سے کام لیا اور گھر میں بیٹھے رہے_

حضرت علی (ع) جوخلافت کو اپنا مسلم حق سمجھتے تھے ، ان لوگوں کے مقابل اٹھے جنہوں نے ان کے حق کو پامال کیا تھا، آپ(ع) نے اعتراض کیا اور جہاں تك اسلام کی بلند مصلحتوں نے اجازت دی اس حد تك آپ نے اپنے احتجاج و استحقاق كو ان پر، روشن فرمایا_

اسلام کی عظیم خاتون حضرت فاطمہ زبراء سلام اللہ علیہا نے بھی اس احتجاج میں آپ کا مکمل ساتھ دیا اور تاحیات ہر موڑ پر آپ(ع) کی مدد کرتی رہیناور انہوں نے عملی طور پر ثابت کر دیا کہ دوسروں کی حکومت غیر قانونی ہے_
لیکن چونکہ اسلام ابھی نیا نیا تھا اس لئے حضرت علی(ع) نے تلوار اٹھانے اور جنگ کی آگ بھڑکانے سے گریز کیا_
کیونکہ طبیعی طور پر اس فعل سے اسلام کو نقصان پہنچتا_ اور ممکن تھا کہ پیغمبر(ص) کی زحمتوں پر پانی پھر جاتا یہاں
تک کہ آپ(ع) نے اسلام کی آبرو بچانے کے لئے ضروری مقامات پر تینوں خلفاء کی دینی امور اور بہت سے سیاسی
مشکلات میں رہنمائی اور ان کی ہدایت سے دریغ نہیں فرمایا جیسا کہ یہ لوگ بھی مجبوراً، گاہے بہ گاہے آپ(ع) کی علمی
بزرگی اور قابل قدر خدمات کا اعتراف کرتے رہے چنانچہ خلیفہ دوم اکثر کہا کرتے تھے: " لو لا علیؓ لہلك عمر" (4) یعنی

اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاك ہوگئے ہوتے _

خلافت سے شہادت تك

حضرت عثمان کے قتل کے بعد اکثریت کے اصرار اور خواہش پر تقریباً مہاجرین و انصار کے اتفاق سے حضرت علی __ خلافت کے لئے منتخب کئے گئے_ امام(ع) نے پہلے اس عہدہ کو قبول کرنے سے انکار کیا_ واضح رہے کہ یہ انکار اس لئے نہیں تھا کہ آپ(ع) اپنے اندر زمامداری کی توانائی اور

31

مصائب برداشت کرنے کی طاقت نہیں پاتے تھے، یا یہ کہ ان سے زیادہ مناسب، اصحاب کے در میان کوئی اور شخص بھی موجود تھا _ بلکہ یہ انکار اس لئے تھا کہ حضرت(ع) جانتے تھے کہ اسلامی معاشرہ گذشتہ خلفاء کی غلط سیاست کی بناپر خصوصاً عثمان کے زمانہ خلافت میں طبقاتی اختلاف اور اجتماعی و اقتصادی تفریق کا شکار ہوچکا تھا _ آپ(ع) دیکھ رہے تھے کہ اصلی اسلام کے اصول و مفاہیم کہ جن پر پیغمبراکرم (ص) اپنی زندگی کے طویل عرصہ مینعمل کرتے رہے ہیں وہ فراموشی کی نذر ہوکر ختم ہوچکے ہیں _ ان تمام چیزوں کو اپنی جگہ پر لانے مینمشکلیں اور سختیاں ہونگی _ اور ان تمام باتوں کے پیش نظرحضرت علی(ع) نے چاہا کہ لوگوں کو آزما کر دیکھا جائے کہ وہ انقلاب اسلامی کی روش کو عملی طور پر اختیار کرنے پر کس حد تك آمادہ ہیں ، تا کہ بعد میں ایسا نہ سمجھ بیٹھیں کہ علی(ع) نے ان کو غافل بنا کر ، ان کی انقلابی تحریك اور شورش سے فائدہ اٹھالیا

ان تمام باتوں اور دوسری باتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے امام(ع) نے اصحاب اور جمہور کے بہت اصرار کے باوجود فوری طور پر حکمرانی قبول کرنے سے انکار کردیا اور لوگوں کے جواب میں فرمایا:

" مجھے چھوڑ دو اور کسی دوسرے کو تلاش کرلو_ کیونکہ جو کام سامنے ہے اس میں طرح طرح کی ایسی مشکلات ہیں کہ دلوں میں ان کے تحمل کی طاقت اور عقلوں مینان کے قبول کرنے کے توانائی ا نہیں ہے _ عالم اسلام کے افق کو ظلم و بدعت کے سیاہ بادلوں نے گھیر رکھا ہے اور اسلام کا روشن راستہ متغیر ہوچکا ہے تم یقین جانو کہ اگر میں نے خلافت کو قبول کیا تو جو کچھ میں جانتا ہوں اس کے مطابق تمہارے ساتھ سلوك کرونگا اور کسی بھی بولنے والے کی بات یا ملامت کرنے والے کی ملامت بھی کو نے دو کہ ملامت یو کان نہیں دھروں گا " (5)

مجمع عام میں تقریر اور اتمام حجت کے بعد جب لوگوں نے بہت زیادہ اصر ار کیا تو آپ(ع) نے جمعہ کے دن 25 ذی الحجہ 25ھ ق(6) کو مجبوراً خلافت قبول کرلی اور لوگوں نے آپ(ع) کی بیعت کی

32

حضرت على _منصب فرمان روائي پر

حضرت علی (ع) نے ایسے حالات میں حکومت کی باگ ڈور سنبھالی کہ جب اسلامی معاشرہ شگاف اور اجتماعی و اقتصادی اختلاف کی بناپر تباہی وہلاکت کے دہانے پر پہنچ چکا تھا اور ہر طرح کی دشواریاں اور پیچیدہ مشکلات آپ کے انتظار مینتھیں

جن مقاصد کے لئے حضرت علی (ع) نے حکومت قبول کی تھی ان کو بروئے کار لانے کے لئے آپ (ع) نے اپنی انقلابی سیاست کوچند مرحلوں مینرائج کیا_

اس سیاست کے تین مرحلے تھے:

1 حقوق كا مرحله 2 مال كا مرحله 3 انتظام كا مرحله

اب ہم اختصار کے ساتھ مندرجہ بالا ،مراحل کا تجزیہ پیش کرتے ہیں

الف حقوق كا مرحله

حقوق کے سلسلہ میں امام(ع) کی اصلاحات ، تمام لوگوں کو مساوی حقوق دینے اور بیت المال سے بخشش و عطا کے سلسلہ میں امتیاز اور برتری کولغو قرار دینے پر مبنی تھے_ آپ(ع) نے فرمایا: " ذلیل اور ستم دیدہ میرے نزدیك طاقتور ہیں یہاں تك کہ میں ان کا حق انھیں واپس دلادوں اورطاقتور میرے نزدیك ناتواں ہے یہاں تك کہ میں مظلوم کا حق اس سے

واپس لے لوں " (7)

ب مالی مرحلہ

اس سلسلہ میں امام(ع) نے جو پہلا اقدام کیا وہ اس دولت و ثروت کو واپس لینا تھا کہ جو عثمان کی خلافت کے زمانہ میں دیدی گئي تھي_ امیر المؤمنین(ع) نے اموال، ملکیت، پانی اور زمین(یعنی تیول) کو (8) کہ جنہیں حضرت عثمان نے اپنے رشتہ داروں اور کارندوں کو بخش دیاتھا ، بیت المال میں واپس لے لیا (9)

33

اس کے بعد اموال کی تقسیم میں لوگوں کو اپنی سیاست سے آگاہ کیا اور فر مایا:

" اے لوگو میں بھی تم مینسے ایك فرد ہوں اور سود و زیاں میں تمہارے ساتھ شریك ہوں میں پیغمبراكرم (ص) كی روش كی طرف تمہاری راہنمائي كرونگا اور ان كے قوانین كو تمہارے درمیان جاری كروں گا _ آگاہ ہوجاؤ كہ ہر قطعہ زمین اور یتول (یعنی ملك، آب اور زمین) جو عثمان نے دوسروں كودے دیئے ہیں اور ہر وہ مال ، كہ جومال خدا سے دیا گیا ہے ان سب كو بیت المال میں واپس لوٹ جانا چاہئے _ بیشك كوئي بھی چیز حق كو ختم نہیں كرسكتي خدا كی قسم اگر میں دیكھوں گا كہ یہ مال كسی عورت كو جہیز میں دیا گیا ہے یا اس سے كوئي كنیز خریدی گئي ہے تو میں سب كو واپس پاتادوں گا _ بیشك عدالت میں وسعت ہے اور اگر كسی پر عدالت سخت اور دشوار ہے تو ظلم و ستم اس پر اور بھی زیادہ دشوار ہوگا" (10)

ج انتظامی مرحلہ

حضرت على نر انتظامي سياست كو دو مرحلون مين عملي جامم بإنايا:

1 غیر صالح حکمر انوں کومعزول کرنا اور ہٹانا اس سلسلہ میں آپ(3) فرماتے ہیں:

" مجھے اس بات سے بہت دکھ ہے کہ اس امت کے بیوقوف اوربدکار لوگ ،امور کی باگ ڈور اپنے ہاتھوں میں لئے ہوئے ہیں اس کے نتیجہ میں مال خدا کو اپنے درمیان ایك ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں الٹ پھیر کرتے ہیں اور خدا کے بندوں کو اپنی غلامی کی طرف کھینچے جا رہے ہیں یہ لوگ نیکو کاروں سے لڑتے ہیں اور فاسقوں کو اپنا ساتھی بناتے ہیں اس گروہ میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو شراب پی چکے ہیں اور ان پر حد بھی جاری ہوچکی ہے اور ان میں سے بعض نے اسلام کو قبول ہی نہیں کیا جب تك کہ ان کے لئے کوئی عطیہ معین نہیں ہوا ...(11)"

2_ صالح اور لائق حكمرانوں كى تعيين اور ان كومختلف شہروں ميں بهيجنا_ عثمان بن حنيف كو بصره كا حاكم سهل بن حنيف كو شام كا حاكم اور قيس بن زياد كومصر كا حاكم بنايا اور ابوموسى اشعرى كو مالك

34

اشتر کے اصرار کی بناپر ان کے عہدہ پر کوفہ مینباقی رکھا (12)

حضرت على (ع) كے اقدامات پرمخالفين كا رد عمل

حضرت علي(ع) كے اصلاح طلب اقدامات جس طرح غريب اور ستم رسيدہ طبقہ كے لئے مسرت كا باعث تھے اسى طرح قريش كے غرور، خودبينى اور فوقيّت كے جذبہ پر كارى ضرب تھے، اس وجہ سے جب ثروت مندوں كے چيدہ افراد اور بڑے طبقہ نے اپنى ذاتى منفعت اور اپنى اجتماعى حيثيت كو خطرے ميں ديكھا تو حضرت على (ع) كے ساتھ مذاكرہ اور مالى و حقوقى مسائل ميں آپ(ع) كى سياست ميں تبديلى سے مايوس ہونے كے بعد ،علم مخالفت بلند كرديا اور لوگوں كو بيعت تورّدينے پر بھڑ كانے، مختلف بہانوں سے امام (ع) كى حيثيت كو كمزور كرنے اور داخلى جنگ و اختلاف كو ہوا دينے لگے

حضرت علی (ع) نے اپنے بعض ارشادات میں اپنے مخالفین کو تین گروہوں میں تقسیم کیا ہے اور فرمایا ہے کہ : "میں جب امر خلافت کے لئے اٹھا تو ایك گروہ نے بیعت توڑدی اور كچھ لوگ دین سے باہر نكل گئے اور ایك گروہ نے شروع سے ہی طغیان و سرکشی كي"_(13)

اب امیر المؤمنین (ع) کی اسلامی حکومت کے بالمقابل ان تینوں گروہوں کے موقف کو مختصراً بیان کیا جائے گا:

الف ناکثین (عہد توڑدینے والے)

پیسے کے پرستار ، لالچی اور تفرقہ پرداز افراد، امام(ع) کی سیاست کے مقابلہ میں آرام سے نہیں بیٹھے انہوں نے پہلا فتنہ بصرہ میں کھڑاکیا _ اس فتنہ کے بیچ بونے والے افراد طلحہ و زبیر تھے ، یہ دونوں بصرہ اور کوفہ کی گورنری کا مطالبہ کر رہے تھے (14) اور امام(ع) کے سامنے انہوں نے صریحا

35

ً اظہار کردیا کہ ہم نے اس لئے آپ(ع) کی بیعت کی ہے کہ خلافت کے کام میں آپ(ع) کے ساتھ شریك رہیں_(15) لیکن حضرت علی (ع) نے ان کی خواہش کی موافقت نہیں کی اور دونوں آخر مینعمرہ کے بہانہ سے مکہ چھوڑ کر مدینہ چلے گئے اور وہاں جناب عائشےہ کی مدد اور جناب عثمان کے زمانہ کے بر طرف شدہ حکمران مکہ کے توسط سے طلحہ و زبیر نے ایك سازش تیار کی ، ان کی اس ساز باز سے " ناکثین" کا مرکزی ڈھانچہ تشكیل پاگیا_

ان لوگوں نے امویوں کی دولت سے استفادہ کرتے ہوئے خون عثمان کے انتقام کی آڑ میں جناب عائشے ہ کی رہبری میں ایك لشكر تیار كرلیا اور بصرہ كی طرف چل پڑے اور بصرہ كا دفاع كرنیوالوں پر حملہ كردیا ، طرفین میں شدید ٹكراؤ ہوا بہت سے لوگ قتل اور مجروح ہوئے اور حاكم بصرہ عثمان بن حنیف كے گرفتار ہوجانے كے بعد شہر بصرہ ان كے قبضہ میں آگیا

حضرت علی _" شام" سے جنگ کرنے کے وسائل مہیا کرنے میں لگے ہوئے تھے (اسلئے کہ معاویہ نے قانونی طور پر خلافت سے سرکشی کا اعلان کرکے امام(ع) کی بیعت کو رد کردیا تھا) جب عائشے ، طلحہ اور زبیر کی شورش کی خبر آپ(ع) تك پہونچی تو آپ(ع) امت کے تفرقہ سے ڈرے اور آپ(ع) نے یہ سمجھا کہ ان لوگوں کا خطرہ معاویہ کی سرکشی سے زیادہ اہم ہے _ اگر فوری طور پر اس فتنہ کی آگ کو خاموش نہ کیا گیا تو ممکن ہے کہ خلافت حق کی بنیاد متزلزل ہوجائے

اس وجہ سے آپ(ع) ، ان لوگوں سے جنگ پر آمادہ ہوگئے اور آپ(ع) کا لشکر جلد ہی مدینہ سے باہر آگیا، مقام "رَبذہ" (16) سے آپ (ع) نے کوفہ والوں کے لئے خطوط اور نمائندے بھیجے اور ان کو اپنی مدد کیلئے بلایا_ چنانچہ حضرت علی (ع) کے نمائندہ امام حسن (ع) اور عمار یاسر کی کوششوں کی بناپر کوفہ کے ہزاروں افراد،حضرت علی (ع) کی مدد کے لئے کوفہ چھوڑ کر مقام " ذی قار" (17) میں حضرت علی(ع) سے ملحق ہوگئے_

36

حضرت علی (ع) نے ان پیمان شکنوں سے ٹکراؤ سے پہلے مختلف ذرائع سے صلح کی کوشش کی اور اپنی طرف سے خون ریزی سے بچنے کے لیئے انتہائي کوشش کی لیکن کامیابی حاصل نہ ہوسکی اس لئے کہ شورش کرنیوالے جنگ کا پختہ ارادہ کرچکے تھے _

حضرت علی (ع) کو مجبوراً ان سے جنگ کرنا پڑی اور شدید جنگ کے بعد ،یہ فتنہ حضرت علی (ع) کی فتحیابی اور " ناکثین" کی شکست فاش پر ختم ہوا_ بہت سے لوگ قتل ہوئے اور بقیہ شام کی طرف بھاگ گئے یہ جنگ تاریخ میں جنگ " جمل" کے نام سے مشہور ہے_

ب قاسطين

جب حضرت على (ع) نے اسلامى معاشرہ كى فرماں روائي كى ذمہ دارى قبول كى تھى تو اسى وقت سے يہ ارادہ كرليا تھا كہ پيغمبراكرم (ص) كى سيرت كو ،جو مدت سے بھلائي جاچكى تھى زندہ كرديں گے، قانون الہى سے ہر طرح كى سركشى اور تمرد كى كوشش كو ختم كرديں گے اور بنى اميہ كى روش كو كہ جس كے سربراہ اور اس قانون شكنى كو جارى ركھنے والے معاويہ كو اسلامى معاشرے سے بٹا ديں گے_

لہذا آپ(ع) نے اپنی حکومت کے پہلے ہی دن سے یہ طے کرلیا تھا کہ معاویہ کو شام کی گورنری سے معزول کردیں گے، اس سلسلہ میں کسی کی بات بھی آپ(ع) کے مؤقف کو بدلنے میں مؤثر نہ ہوسکی کیونکہ آپ(ع) کسی بھی صورت میں معاویہ کے وجود کو اسلامی حکومت میں برداشت نہیں کرسکتے تھے ۔ اولا :اسلامی حکومت میں معاویہ جیسے گور نروں کا وجود ، حضرت عثمان کی حکومت کے خلاف مسلمانوں کی شورش کا اہم ترین سبب تھا مسلمانوں نے بار بار ان لوگوں کو برطرف اور معزول کرنے کا مطالبہ کیا تھا اب اگر حضرت علی

(ع) ان کو (اگرچہ تھوڑی اور محدود مدت کے لئے بھی) باقی رکھتے تو لوگ نئي حکومت کے بارے میں کیا فیصلہ کرتے؟

ثانیاً :شام میں معاویہ اور اس کی حکومت نے جو مقام و حیثیت پیدا کرلی تھی اس سے حضرت

37

على (ع) نے بخوبى يہ اندازہ لگاليا تھا كہ معاويہ كسى طرح بھى شام كى حكومت سے دست بردار نہيں ہوگا_ اب اگر حضرت على (ع) كى طرف سے بھى تائيد ہوجاتى تو ہوسكتا تھا كہ كل اسى تائيد كو معاويہ اپنى حقّانيت كى سند سمجھ ليتا اور اس كو امام (ع) كى حكومت كے خلاف استعمال كرتا_

امام (ع) بخوبی جانتے تھے کہ معاویہ اپنی زندگی میں شام میں مرکزی حکومت کے نمائندہ اور مامور کی حیثیت سے عمل نہیں کر رہا ہے _ بلکہ وہ شام کو اپنی حکومت سمجھتا ہے اور اس سرزمین پر اس کے سارے پروگرام اور کام حکومت کے اس سربراہ جیسے تھے جس نے خود حکومت کی بنیاد رکھی ہو اور مختلف ذرائع سے اپنا اقتدار قائم کیا ہو _ وہ معروف اور صاحب نفوذ شخصیتوں کو خرید لیتا تھا اور قیمت کے ذریعہ دوسروں کومحروم کر کے اور لوگوں کے امن و امان کو چھین کر ایك گروہ کو مال و ٹروت فراہم کرتا تھا _ وہ کسانوں ، تاجروں اور تمام مالیات ادا کرنے والوں کو شدید ظلم کا نشانہ بناتا اور ان سے مطلوبہ مال لے کر عربی قبائل کے ان رؤسا کو دیتا کہ ، جواس کی فوج کی مدد سے آزادی پسند ہر طرح کی تحریك کو کچلنے کے لئے آمادہ ہوتے تھے _ اس طرح انہوں نے اپنے آپ کو بہت دنوں تك اپنے منصب پر باقی رکھنے کے لئے آمادہ کر رکھا تھا _

معاویہ اور حضرت عثمان کا کرتا

معاویہ، حضرت علی (ع) کو اچھی طرح جانتا تھا وہ اس بات سے بے خبر نہیں تھا کہ علی (ع) بہت جلد اسے تمنّاؤں کی کرسی سے نیچے کھینچ لیں گے اور اس کی مادی خواہشوں ،آرام طلبیوں اور ہوس اقتدار کے درمیان ایك مضبوط بند باندھ دیں گے _ اس لئے معاویہ نے اپنی جھوٹی حکومت کی بنیاد کومضبوط کرنے اور اپنے مقاصد تك پہونچنے کے لئے انقلابی مسلمانوں کے ہاتھوں حضرت عثمان کے قتل کو بہترین موقع اور ذریعہ سمجھا _ اسی وجہ سے اس نے قتل عثمان کو بہت بڑا بنا کر پیش کیا اور شدید پروپیگنڈہ کے ذریعہ اس کو ایسا حادثہ و فاجعہ بنادیا کہ شام والوں کے دل لرزگئے _

38

معاویہ نے حکم دیا کہ جناب عثمان کے خون آلود کرتے کو انکی بیوی " نائلہ" کی کٹی ہوئی انگلی کے ساتھ جس کو نعمان بن بشیر لایا تھا(18) دمشق کی جامع مسجد کے منبر کی بلندی پر اٹکایا جائے اور اس نے شام کے کچھ بوڑ ھوں کو اس کُرتے کے ارد گرد نوحہ سرائی اور عزاداری کے لئے آمادہ کیا _(19) اس طرح انہوں نے شام کے لوگوں کے جذبات کو مرکزی حکومت کے خلاف بھڑکادیا اور ان کو اتنا غصہ دلایا کہ وہ معاویہ سے بھی زیادہ غیظ و غضب میں آگئے اور معاویہ سے زیادہ جنگ اور انتقام کے لئے آمادہ نظر آنے لگے_

طلحہ و زبیر اور عائشے ہکی شورش نے بھی ، جو حضرت عثمان کی حمایت کے نام پر وجود میں آئي تھي،معاویہ کے کام کو اور آسان بنادیا_ اب معاویہ ان چیزوں کی مدد سے شام والوں کو برانگیختہ کرسکتا تھا اور ان کو جس طرف چاہتا لے جاسکتا تھا _

آغاز جنگ

معاویہ کے اردگرد جب دنیا پرست اور بے ایمان لوگ جمع ہوگئے تو معاویہ جنگ کیلئے تیا ر ہوگیا تا کہ حق و عدل والی ،شرعی حکومت سے ٹکرا جائیں ، معاویہ کا لشکر صفین میں پہنچا اور فرات کے کنار ے خیمہ زن ہوگیا اس کے ساتھیوں نے اصحاب امیرالمؤمنین(ع) پر پانی بند کردیا_

حضرت علی (ع) کوفہ میں تھے جب آپ (ع) کو خبر ملی کہ معاویہ ایك كثیر لشكر کے ساتھ صفین میں پہنچ چکا ہے تو آپ (ع) اس سے مقابلہ کے لئے آمادہ ہوئے ، حضرت علی (ع) کے سپاہیوں کی فوج سیلاب کی طرح اٹھی اور فرات کے كنارے پہنچ كر (20) معاویہ کے لشكر کے سامنے آگئي لیكن حضرت علی (ع) کے سپاہیوں نے دیکھا کہ فرات تك پہنچنے كا راستہ نہیں ہے

حضرت علی (ع) نے خون ریزی نہ ہونے کی بڑی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہوئے جنگ ناگزیر تھی،حضرت علی (ع)

39

بھگادیا اور شام کے لشکر کو بھاری نقصان پہنچایا_ جب عراق کے لشکر نے فرات کو اپنے ہاتھوں میں لے لیا تو حضرت علی (ع) نے بڑے پن کا ثبوت دیا اور فرمایا: " چھوڑ دوان کو پانی لینے دو ..."

اس کے بعد دونوں لشکروں کے درمیان چھوٹے چھوٹے حملے ہوتے رہے_حضرت علی (ع) نہیں چاہتے تھے کہ اجتماعی حملہ شروع ہو _ اس لئے کہ آپ(ع) کو یہ امید تھی کہ دشمن، حق کے سامنے اپنی گردن جھکا دےں گے اور جنگ سے ہاتھ روك لے نگے لیکن دشمن اسی طرح آمادہ پیكار رہے _ طرفین اس كشیدگی کے جاری رہنے سے تھك گئے اس اعتبار سے ان کے درمیان، صلح و موافقت کی کوئي امید باقی نہ رہی _

جب حضرت علی (ع) نے حالات کا یہ رخ دیکھا تو اپنے اصحاب کو ایك بڑی جنگ کے لئے آمادہ کرلیا _ معاویہ بھی جنگ کے لئے تیار ہوگیا نتیجہ میں دونوں گروہوں کی آپس میں مڈ بھیڑ ہوئی "لیلة المریر" (21) میں سخت ترین جنگ ہوئی _ ایسی جنگ کہ جس میں سپاہی نماز کے وقت کو سمجھ نہیں پار ہے تھے اور بغیر آرام کئے ہوئے مسلسل جنگ کر رہے تھے (22)

حضرت علی (ع) کے سپہ سالار، مالك اشتر نہایت مردانگی سے میدان میں حملہ کررہے تھے اور اپنے دلیر اور نامور لشکر کو دشمن کی طرف بڑھاتے جاتے تھے ، پھر معاویہ کو ایسی شکست ہوئی کہ اس کے سپاہیوں کی تمام صفیں ٹوٹ گئیں اور ایسا لگتا تھا کہ حضرت علی (ع) کا اشکر ،فتحیاب ہوجائے گا _ لیکن معاویہ، عمرو عاص کی مدد سے مکر و فریب کی فکر کرنے لگا اور دھوکہ سے قرآن کونیزہ پر بلند کردیا جس کی بناپر حضرت علی (ع) کے سپاہیوں میں اختلاف اور شورش بر پاہوگئی _

آخر کار اپنے ساتھیوں کی طرف سے نہایت اصرار پر مجبور ہوکرحضرت علی (ع) نے ابوموسی اشعری اور عمرو عاص کی حکمیت پر چھوڑ دیا کہ وہ لوگ اسلام اور مسلمانوں کی مصلحتوں کا مطالعہ کریں اور اپنے نظریہ کا اعلان کریں مسئلہ حکمیت کو قبول کرنے کے سلسلہ میں حضرت علی (ع) اس منزل تك پہونچ گئے تھے کہ اگر اس کو قبول نہ کرتے تو شاید اپنے ہی کچھ سپاہیوں کے ہاتھوں قتل کردیئے اتے اور مسلمان شدید

40

بحران مینمبتلا ہوجاتے _

جب حکمین کے فیصلہ سنانے کا وقت آگیا تو دونوں نے اپنے نظریہ کو ظاہر کیا، عمرو عاص نے ابوموسی اشعری کو دھوکہ دیا اور اس نے حکومت معاویہ کو برقرار رکھا، اس بات نے معاویہ کی حیلہ گری کو آشکار کردیا_

ج_ مارقین

حکمین کے واقعہ کے بعد ،کچھ مسلمان جو حضرت علی (ع) کے ساتھ تھے انہوں نے علی (ع) کے خلاف خروج کیا اور اس حکمیت کو قبول کر لینے کا یہی لوگ اصرار کر رہے تھے _

ان لوگوں کو چند دنوں کے بعد اپنی غلطی کا پتہ چل گیا اور وہ نادم ہوئے، انہوں نے اس بات کی کوشش کی کہ حضرت علی (ع) عہد و پیمان توڑدیں(23) لیکن علی (ع) پیمان توڑنے والوں میں سے نہ تھے_

خوارج نے حضرت علی (ع) کے مقابلہ میں صف آرائي کرلي، انہوننے فتنہ و فساد برپا کیا _ کوفہ سے باہر نکل پڑے اور " نہروان(24)" میں خیمہ زن ہوگئے یہ لوگ بے گناہ افراد سے متعرض ہوئے اور قتل و غارت گری کر کے لوگوں میں خوف و دہشت طاری کررہے تھے_

حضرت علی (ع) کوشش کرنے لگے کہ لوگوں کو دوبارہ معاویہ سے جنگ پر آمادہ کیا جائے اور لوگوں نے دوسری بار بھی آپ کی دعوت کو قبول کیا_

جب آپ (ع) نے خوارج کی قتل و غارتگری اور فساد کو دیکھا تو خوارج کے خطرہ کو معاویہ کے خطرہ سے بڑا محسوس کیا_چونکہ وہ لوگ مرکز خلافت کے قریب تھے_ اگر علی (ع) کے سپاہی معاویہ سے لڑنے کے لئے جانا چاہتے تو انہیں خوارج کے حملہ کا سامنا کرنا پڑتا اس لئے کہ خوارج اپنے علاوہ مسلمانوں کے تمام فرقوں کو کافر سمجھتے اور ان کے

41

اس وجہ سے حضرت علی (ع) کے سپاہیوں نے نہروان کی جانب کوچ کیا_ دونوں لشکروں میں جنگ چھڑ جانے سے پہلے علی (ع) نے اس بات کی کہ کوشش کی منطق کے ذریعہ ان لوگوں کے شبہات کو ان کے سامنے بیان کر کے ان کی ہدایت کی جائے اور خونریزی کا سد باب کیا جائے _ لیکن افسوس کہ وہ نادان ،خرد سے عاری، ہٹ دھرم، استدلال اور حقیقت میں سے کچھ بھی سمجھنے پر آمادہ نہ تھے _

جب حضرت علی (ع) ان کی ہدایت سے مایوس ہوگئے اور یہ یقین ہوگیا کہ وہ لوگ راہ حق کی طرف ہرگز نہیں لوٹیں گے ، تب آپ(ع) نے ان کے ساتھ جنگ کی _ امام(ع) کے لشکر نے دائیں اور بائیں طرف سے دشمن پر یلغار کردی اور خوار ج کو درمیان رکھ کر نیزہ و شمشیر کے ساتھ ان پر ٹوٹ پڑے _ ابھی تھوڑی دیر بھی نہ گذری تھی کہ نو افراد کے علاوہ سب کو قتل کرڈالا

حضرت على (ع) كى شہادت

آخر کار حضرت علی (ع) نے تقریباً پانچ سال تك حکومت کرنے کے بعد 19رمضان المبارك کی شب 40 ہ ق کو نماز صبح کی ادائیگی کی حالت میں مسجد کوفہ میں ، پلیدترین انسان ابن ملجم کی زہر آلود تلوار سے جو خوارج میں سے تھا محراب حق میں ضربت کھائي اور آپ (ع) کا چہرہ آپ(ع) کے خون سے گل رنگ ہوگیا _

اور دو روز بعد رمضان المبارك كى 21 ويں شب كو جام شہادت نوش كيا _ شہادت كے بعد ان كے جسد اطہر كونجف كى مقدس سرزمين ميں سپرد خاك كيا گيا

42

سوالات

1 پیغمبراکرم (ص) کی رحلت کے بعد سقیفہ کے واقعہ کے سلسلہ میں حضرت علی (ع) کا رد عمل کیا تھا اور آپ نے احقاق حق کے لئے تلوار کیوں نہ اٹھائی؟

2 _ قتل عثمان کے بعد، حضرت علی (ع) نے فوراً خلافت کیوں نہ قبول کرلي؟

3_ مالي، حقوقی اور انتظامی مرحلوں میں، حکمرانی قبول کرنے کے بعد حضرت علی (ع) کے اقدامات کومختصر أبيان فرمايئے

4_ حضرت على (ع) كى حكومت كے مخالفين كون لوگ تھے اور انہوں نے كون سى جنگيں چھيڑديں؟

5_ معاویہ کو محدود وقت تك اس كے عہدہ پر باقى ركھنے كے بارے میں حضرت على (ع) نے لوگوں كى منجملہ" ابن عباس "كى سفارش كيونقبول نہينكى ؟

43

حوالہ جات

1 مروج الذبب ، جلد2/298_

2 مروج الذہب، جلد 304/2 333/2 مروج الذہب جلد

4 بحار جلد 149/4، الغدير جلد 64/4 66و جلد 6 صفحات 81، 93، 106، 113 و جلد 17 صفحه 151 و جلد 186/8 و شرح نهج البلاغه البلاغم ابن ابى الحديد معتزلي جلد 1 ص 58

. 5 نهج البلاغم 92 " صبحي صالحي"_

6 كامل ابن اثير جلد 193/3

7 نبج البلاغم صبحي صالح" الذليل عندي عزيز حتى اخذ الحق لم و القوى عندي ضعيف حتى اخذ الحق منم"

ر ابن المرابع ا 8 'ا تيول' السي مراد وه ملك ، پانى اور زمين ہے جو حكومت كى طرف سے كسى كو واگذار كى جانے تا كم وہ اس كى آمدنى سے

```
استفادہ کرے ( فرہنگ عمید، جلد 2، ص 654)
 9 مسعودی نے مروج الذہب ج 2 ، ص 353 پر اور ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغہ جلد 1، ص 27 پر اس بات کی تصریح کی ہے
زیادہ معلومات کے لئے مذکورہ بالا منابع کی طرف اور اسی طرح شرح نہج البلاغہ خوئی جلد 3، ص 215 اور فی ظلال نہج البلاغہ جلد
    1، ص 130، شرح بحراني جلد 1 ، ص 296 اور كتاب سيرة الانمه مصنفه علامه سيد محمد امين جلد ١٠ ، جزء دوم ص 11 ملاحظم
                             -269 أورة الحسين مهدى شمن الدين ، ص 75، نهج البلاغم /15، شرح ابن ابى الحديد جلد 1، ص -269
                                                                                          11 نهج البلاغم خطبه نمبر 62
                                                                    12 تاريخ يعقوبي جلد 179/2، كامل ابن اثير جلد 201/3
                                            13 ''فلما نهضت بالأمر نكثت طانفة و مرتت أخرى و قسطَ آخرون'' خطبہ شقشقیہ
                                                                                    14 كامل ابن اثير جلد ، 2 ص 196
                                                    15 تاريخ يعقوبي جلد 2، ص180، شرح ابن ابي الحديد جلد ، 1، ص 230
                     16 ''ابوزر'' مدینہ کا ایك دیہات ہے جو مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور مشہور صحابی ''جناب
                                                                                                                 44
                                                                         ابوذ"ر وبيس مدفون بيس _ معجم البلدان جلد 27/3
  17 ذی قار، بکر بن وائل سے متعلق کوفہ اور واسط کے درمیان ایک ایسا حصہ تھا جہاں پانی موجود تھا معجم البلدان جلد 293/4
                                                                                          18 كامل ابن اثير جلد 192/3
                                                                                              19 وقعہ صفین ص 127
       20 طرفین کے لشکر کی تعداد میں اختلاف ہے _ مسعودی نے مروج الذہب میں حضرت علی (ع) کے لشکر کی تعداد نوے ہزار
                                    اورمعاویہ کے لشکر کی تعداد پچاسی ہزار لکھی ہے _ مروج الذہب مسعودی جلد 2 ص 375_
 21 لغت میں "ابریر" سر دی کی وجہ سے کتے کی نکلنے والی آواز کے معنی میں ہے _ چونکہ اس رات شدت جنگ اور دونوں طرف
  سے سواروں کی یلغار کی بناپر دونوں چکر ہے تھے _ آسی آنے اس رات کو لیلۃ الْہریر کہتے ہیں _ معجم البلدان جلد 5/ 43 مجمع
                                                                                        البحرين جلد 3/ 518 ماده بَرَرَ
                                                                                                 22 وقعہ صفین /475
                            23 یعنی: وہ عہد و پیمان جو جنگ بندی کے بعد حضرت علی (ع) اورمعاویہ کے درمیان منعقدہوا تھا۔
 24 نہروان، واسط اور بغداد کے درمیان ایك وسیع جگہ ہے جہاں اسكان و صافیہ جیسے شہر اس علاقہ میں واقع تھے معجم البلدان
                                                                                                          جلد 324/5
                                                                              25 ملل ونحل شهرستاني جلد 118/2 122
```

تاریخ اسلام 4 (حضرت فاطمہ(س) اور ائمہ معصومین (ع) کی حیات طیبہ

45

تيسراسيق:

حضرت فاطمہ زہراء سلام الله علیها کی زندگی

47

ولادت اور بچین کا زمانہ

20 جمادی الثانی بروز جمعہ، بعثت پیغمبر (ص) کے پانچویں سال خانہ وحی میں رسول اکرم (ص) کی دختر گرامی حضرت فاطمہ زبراء سلام الله علیہانے و لادت پائی _ (1) آپ کی والدہ ماجدہ جناب خدیجہ بنت خویلد تھیں _ جناب خدیجہ قریش کے ایك شریف و نجیب خاندان میں پیدا اور زیور تربیت سے آراستہ ہوئیں _ان کے خاندان کے تمام افراد حلیم و اندیشمند اور خانہ کعبہ کے محافظ تھے _ جب یمن کے بادشاہ" تبّع" نے حجر اسود کو مسجد الحرام سے نکال کر یمن لے جانے کا ارادہ کیا توجناب خدیجہ کے والد خویلد دفاع کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے آپ کی جنگ اور فداکاریونکے

نتیجہ میں" تبّع" اپنے ارادہ کو عملی جامہ نہ پہنا سکا (2)

جناب خدیجہ کے چچا " ورقہ" بھی مکہ کے ایك دانش مند اور علم دوست شخص تھے_ تاریخ کے مطابق جناب خدیجہ پر انكا بڑا اثر تھا _

والدكر ساتھ

حضرت فاطمہ صلوۃ اللہ و سلامہ علیہا کی و لادت سے پیغمبر (ص) وخدیجہ کا گھر اور بھی زیادہ مہر ومحبت کا مرکز بن گیا جس زمانہ میں پیغمبر اکرم (ص) کی بیٹی ، اس زمانہ میں پیغمبر اکرم (ص) کی بیٹی ، اس زمانہ میں پیغمبر اکرم (ص) کی بیٹی ، اسمیم آرام بخش کی طرح ماں باپ کی تھکان کو صبح و شام اپنی محبت سے دور کرتی تھیں

48

اور رسول (ص) اکرم کی پر مشقت زندگی کے رنج و غم کے دنوں میں تسکین بخش تھیں

حضرت فاطمہ زہرا سلام الله علیہا کا بچپن، صدر اسلام کے بحرانی اوربہت ہی خطرناك حالات میں گذرا جبكہ رسول(ص) خدا سخت مشكلات اور خطرناك حوادث سے دورچار تھے آپ(ص) تن تنہا كفر و بت پرستی سے مقابلہ كرنا چاہتے تھے _ چند سال تك آپ پوشیدہ طور پر تبلیغ كرتے رہے جب خدا كے حكم سے آپ(ص) نے كھلم كھلا دعوت اسلام كا آغاز كیا تودشمنوں كی اذبیّت اور ایذا رسانی نے بھی شدت اختیار كرلي _

جب کفار نے یہ دیکھا کہ اذیت و آزار سے اسلام کی بڑھتی ہوئی ترقی کو نہیں روکا جاسکتا توانہوننے ایك رائے ہوكر پیغمبراكرم (ص) كو قتل كرڈالنے كا منصوبہ بنایا

رسول (ص) خدا کی جان کے تحفظ کے لئے جناب ابوطالب نے بنی ہاشم کے ایك گروہ کے ساتھ "شعب ابی طالب" نامی درّہ میں آنحضرت (ص) کو منتقل کردیا_ مسلمانوں نے تین سال تك اس تپتے ہوئے درّہ میں نہایت تنگی ، تکلیف اور بھوك کے عالم میں زندگی گذاری اور اسی مختصر غذا پر گذارہ کرتے رہے جو پوشیدہ طور پروہاں بھیجی جاتی تھی _ حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا تقریباً دوسال تك كفار قریش کے اقتصادی بائیكات میں اپنے پدر عالیقدر کے ساتھ رہیں اور تین سال تك ماں باپ اور دوسرے مسلمانوں کے ساتھ بھوك اور سخت ترین حالات سے گذریں

10 بعثت میں " شعب" سے نجات کے تھوڑے دنوں بعد آپ اس ماں کی شفقتوں سے محروم ہوگئیں جنھیں دس سال کی مجاہدت کے رنجو و غم خصوصاً اقتصادی نا کہ بدی کی دشواریوں نے رنجور کردیا تھا (3)

ماں کا اٹھ جانا ہر چند کہ جناب فاطمہ زہراء کے لئے رنج آور اور مصیبت کا باعث تھا اور آپ کی حساس روح کو اس مصیبت نے افسردہ کردیا تھا لیکن اس کے بعد آپ کو پیغمبراکرم(ص) کے دامن تربیت میں رہنے کازیادہ موقع ملا

49

10 بعثت میں جناب ابوطالب اور جناب خدیجہ کی وفات نے روح پیغمبر (ص) پر ایسا اثر کیا کہ آپ(ص) نے اس سال کا نام "عام الحزن "(4) (غم واندوہ کا سال) رکھا_ پیغمبر (ص) کے ان دونوں بڑے حامیوں کے اٹھ جانے سے دشمن کی اذیت اور آزار رسانی میں شدت پیدا ہوگئی ، کبھی لوگ پتھر مارتے کبھی آپ(ص) کے روئے مبارك پر مٹی ڈال دیتے ، کبھی ناسزا كلمات كہتے اكثر اوقات آپ نہایت خستگی کے عالم میں گھر کے اندر داخل ہوتے

لیکن یہ فاطمہ (ع) تھیں جو اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے آپ(ص) کے سر اور چہرہ اقدس سے گرد جھاڑ تیں،نہایت ہی پیار و محبت سے پیش آتیں اور پیغمبراکرم (ص) کے لئے آرام اور حوصلہ کا باعث بنتیں ، جناب فاطمہ (ع) لوگوں کے غصہ اور بے مہری کی جگہ اپنے باپ سے مہر و محبت سے اس طرح پیش آتی تھیں کہ آپ (ص) کے والدگرامی نے آپ کو " أُم أَبِيا" کا لقب دیا

ہجرت کے کچھ دنوں بعد آٹھ سال کی عمر مینحضرت علی (ع) کے ساتھ مکہ سے مدینہ تشریف لائیں وہاں بھی باپ کے ساتھ رہیں _ پیغمبراکرم (ص) کی زندگی کے مشکلات میں حضرت فاطمہ (ع) برابر شریك رہیں ، جنگ احد میں جنگ کے خاتمہ کے بعد جناب فاطمہ (ع) مدینہ سے پیغمبر (ص) کے خیمہ گاہ کی طرف دوڑتی ہوئي پہنچیں اور باپ کے خون آلود چہرہ کو دھویا اور آنحضرت(ص) کے زخمونكا مداوا کرنے لگیں _(5)

جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا ، اسلام اور قرآن کے ساتھ ساتھ پروان چڑ ہیں _ آپ نے وحی ونبوت کی فضا میں پرورش پائی_ آپ کی زندگی پیغمبر (ص) کی زندگی سے جدا نہیں ہوئی یہاں تك کہ شادی کے بعد بچوں کے ساتھ بھی آپ کا گھر پیغمبر (ص) کے گھر سے متصل تھا اور پیغمبر (ص) خدا کی ہر جگہ سے زیادہ فاطمہ (ع) کے گھررفت و آمد تھی_ ہر صبح مسجد جانے سے پہلے آپ(ص) فاطمہ (ع) کے دیدار کوتشریف لے جاتے تھے _ (6) پیغمبر (ص) کے خدمتگار " ٹومان" بیان کرتے ہیں کہ جب رسول(ص) اکرم سفر پر جانا چاہتے تو آپ(ص) سب سے آخر میں فاطمہ (ع) سے وداع ہوتے تھے اور جب سفر سے واپس آتے تھے تو سب سے

50

پہلے فاطمہ(ع) کے پاس جاتے تھے (7)

آخر کار پیغمبر اکرم(ص) کی زندگی کے آخری لمحات میں بھی فاطمہ (ع) ان کی بالین پر موجود گریہ فرمارہی تھیں، پیغمبر (ص) ان کو یہ کہ کردلا سہ دے رہے تھے کہ وہ ہر ایك سے پہلے اپنے باپ سے ملاقات كريں گي_(8)

حضرت فاطمہ (ع) کی شادي

3 ھ میں پیغمبر اکرم(ص) نے امیرالمؤمنین " علی (ع) " سے فاطمہ (ع) کی شادی کردی_ (9) حقیقت تو یہ ہے کہ یہ خوشگوار رشتہ انہینکے لائق تھا_ اس لئے کہ معصومین (ع) کی تصریح کے مطابق حضرت علی (ع) کے علاوہ کوئي بھی فاطمہ (ع) کا کفو اور ہمسر نہیں ہوسکتاتھا

اس شادی کی خصوصیتوں میں سے یہ بات بھی ہے جو ان دونوں بزرگ ہستیوں کی بلند منزلت کا ثبوت ہے کہ پیغمبراکرم (ω) نے قریش کے صاحب نام افراد، بڑی شخصیتوں اور ثروت مندوں کی خواستگاری کوقبول نہیں کیا آپ(ω) فرماتے تھے کہ فاطمہ (ع) کی شادی کا مسئلہ حکم خدا سے متعلق ہے (10)

رسول (ص) خدا نے فاطمہ زہراء کو علی (ع) کے لئے روکے رکھا تھا اور آپ(ص) خدا کی طرف سے مامور تھے کہ نور کونور سے ملا دیں_ (11)

اسی وجہ سے جب حضرت علی (ع) نے رشتہ مانگا توپیغمبر اکرم (ص) نے قبول فرمایا اور کہا: " تمہارے آنے سے پہلے فرشتہ الہی نے مجھے حکم خد اپہنچایا ہے کہ فاطمہ (ع) کی شادی علی (ع) سے کردو" (12)

رسول اکرم(ص) نے جناب فاطمہ(ع) کی رضایت لینے کے بعدحضرت علی (ع) سے پوچھا کہ شادی کرنے کے لئے تمہارے پاس کیا ہے ؟ آپ (ع) نے عرض کیا : " ایك ذرّه ، ایك شمشیر اور پانی لانے کے لئے ایك شتر کے علاوہ میرے پاس اور کچھ نہیں ہے _ " علی (ع) نے پیغمبر (ص) کے حکم کے مطابق ذرہ بیچ

51

دی اور اس کی قیمت سے ، جو تقریباً پانچ سودرہم تھی، جہیز کا معمولی سامان خریدا گیا ، ضیافت بھی ہوئی اور مسلمانوں کوکھانا بھی کھلایا گیا _ مسرت و شادمانی اور دعائے پیغمبر (ص) کے ساتھ فاطمہ کو علی (ع) کے گھر لے جایا گیا _ (13)

فاطمہ (ع) علی (ع) کے گھر میں

حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا باپ کے گ5ھر سے شوہر کے گھر اور مرکز نبوّت سے مرکز ولایت میں منتقل ہوگئیں ___ اور اس نئے مرکز میں فاطمہ کے کاندھوں پر فرائض کا گراں بار آگیا__ آپ چاہتی تھیں کہ اس مرکز میں ایسی زندگی گذاریں کہ جو ایك مسلمان عورت کے لئے مکمل نمونہ بن جائے تا کہ آئندہ زمانہ میں ساری دنیا کی عورتیں آپ(ع) کے وجود اور آپ(ع) کی روش میں حقیقت ونورانیت اسلام دیکھ لیں_ گھر کے محاذ میں جناب فاطمہ کے کردار کے تمام پہلوؤں کو پیش کرنے کے لئے ایك مفصل کتاب کی ضرورت ہے لیکن اختصار کے پیش نظر یہاں چند چیزوں کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے:

الف گهر کا انتظام

حضرت فاطمہ زہراء اگر چہ بڑے باپ اور عظیم پیغمبر (ص) کی نور چشم تھیں اور کائنات مینان سے بڑی شریف زادی کا وجود نہیں تھا لیکن ان باتوں کے باوجود آپ گھر میں کام کرتی تھیں اور گھر کے دشوار کاموں سے بھی انکار نہیں کرتی تھیں گھر کے اندر آپ اتنی زحمت اٹھاتی تھیں کہ علی (ع) بھی ان سے ہمدردی کا اظہار کرتے اور ان کی تعریف کرتے ہوئے نظر آتے ہیں_ اس سلسلہ میں حضرت علی (ع) نے اپنے ایك صحابی سے

52

فرمایا:کہ تم چاہتے ہو کہ میں اپنی اور فاطمہ (ع) کی حالت تم کو بتاؤں؟

... آپ گھر کے لئے اتنا پانی بھر کر لاتی تھیں کہ آپ کے جسم پر مشك كا نشان پڑجاتا تھا اور اسى قدر چكياں چلاتى تھيں كہ ہاتھ ميں چھالے پڑجاتے تھے گھر كو صاف ستھرا ركھنے ، روٹى اور كھانا پكانے ميں اتنى زحمت برداشت كرتى تھيں كہ آپ كا لباس گرد آلود ہوجاتا تھا (14)

جناب سیدہ (ع) نے گھر کو ، حضرت علي(ع) اور اپنے بچوں کے لئے مرکز آسائشے بنادیاتھا اس حد تك کہ جب حضرت على (ع) پر رنج و غم ، دشواريوں اور بے سروسامانيوں كا حملہ ہوتا تھا تو آپ(ع) گھر آجاتے اور تھوڑی دير تك جناب فاطمہ (ع) سے گفتگو كرتے تو آپ(ع) كے دل كو اطمينان محسوس ہونے لگتا _

امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ علی (ع) گھر کی ضرورت کے لئے لکڑی اور پانی مہیا کرتے گھر مینجھاڑو دیتے اور فاطمہ چکی بیستیں اور آٹاگوندھ کر روٹی یکاتی تھیں (15)

ب_ شوہر کی خدمت

جناب فاطمہ وہ بی بی ہیں جنہوں نے غریب لیکن انتہائی با فضیلت انسان کے ساتھ عقد فرمایا۔ انہوں نے ابتدا ہی سے اسلام اور اپنے شوہر کے حساس حالات کو محسوس کرلیا تھا۔ وہ جانتی تھیں کہ اگر علی (ع) کی تلوار نہ ہوتی تو اسلام کو اتنی پیش قدمی حاصل نہ ہوتی او ریہ بھی جانتی تھیں کہ اسلام کا بہادر سپہ سالار اس صورت میں میدان جنگ میں کامیاب ہوسکتا ہے جب گھر کے داخلی حالات کے اعتبار سے اس کی فکر آزاد اور وہ بیوی کی مہر و محبت اور تشویق سے مالامال ہو ۔ جب علی (ع) میدان جنگ سے تھك کر واپس آتے تھے تو ان کو مکمل طور پر بیوی کی مہربانیاں اور محبتیں ماتی تھیں ۔ حضرت فاطمہ انکے جسم کے زخموں کی مرحم پٹی کرتیں ، اور ان کے خون آلود لباس کو دھوتی تھیں ۔ چنانچہ جب حضرت علی (ع) جنگ احد سے واپس لوٹے تو انہوں نے اپنی تلوار فاطمہ (ع) کودی اور فرمایا اس کا خون دھوڈالو۔ (16)

آپ زندگی کی مشقتونمیں حضرت علی (ع) کی ہم فکر اور ان کی شانہ بشانہ تھیں _ آپ ان کے

53

کاموں میں ان کی مدد کرتیں ، ان کی تعریف اور تشویق فرماتیں ، ان کی فداکاری اور شجاعت کی ستائشے کرتیں اور ان کی کوششوں اور زحمتوں کے سلسلہ میں بڑی فرض شناس تھیں پوری زندگی مینکوئی موقعہ بھی ایسا نہیں آیاکہ جس میں آپ نے اپنے شوہر سے دل توڑنے والی کوئی بات کہی ہو یا ان کے دل کورنج پہنچایا ہو _ بلکہ ہمیشہ آپ اپنی بے لاگ محبت و عنایت سے ان کی دکھی روح اور تھکے ماندہ جسم کو تسکین دیتی رہی ہیں حضرت علی (ع) اس سلسلہ میں فرماتے ہیں:

" جب مینگهر آتا تھا اور میری نظر فاطمہ زہرا پر پڑتی تو میرا تمام غم و غصہ ختم ہوجاتا تھا_"(17) جب آنحضرت (ص) نے علی (ع) سے سوال کیا تھا کہ آپ نے" فاطمہ کو کیسا پایا؟ " تو آپ(ع) نے جواب میں فرمایا تھا کہ " فاطمہ اطاعت خداوند عالم میں میری بہترین مددگار ہیں _ (18)

ج _ تربیت او لاد

جناب فاطمہ کے فرائض میں سے ایک اہم فریضہ ،بچوں کی پرورش اور ان کی تربیت تھی _ آپ کو خداوند عالم نے پانچ اولادیں عطا کی تھیں، حسن (ع) ، حسین (ع) ، زینب (ع) ، ام کلثوم (ع) اور محسن (ع) _ پانچویں فرزند جن کا نام محسن تھا، وہ سقط ہوگئے تھے _ آپ کے تمام بچے پاکباز ، با اخلاص اور خدا کے مطیع تھے _ جناب فاطمہ نے ایسی او لاد کی پرورش کی کہ جو سب کے سب اسلام کے محافظ اور دین کی اعلی اقدار کے نگہبان تھے _ کہ جنھوں نے اس راستہ میں اپنی جان دینے کی حد تک مقاومت کا مظاہرہ کیا _ ایک نے صلح کے ذریعہ اور دوسرے نے اپنے خونین انقلاب سے نہال اسلام کی آبیاری کی اور دین اسلام کو بچالیا _ (19)

ان کی بیٹیوں نے بھی خاص کر واقعہ کربلا میں اپنے بھائیوں کی آواز اور امام حسین(ع) کے پیغام کو کوفہ ، شام اور تمام راستوں میں دوسروں تك پہنچایا

54

جناب فاطمہ کی معنوی شخصیت

تمام عورتوں کی سردار، حضرت فاطمہ کی معنوی شخصیت ہمارے ادراك اور ہماری توصیف سے بالاتر ہےں_ یہ عظیم خاتون کہ جو معصومین (ع) کے زمرہ میں آتی ہیں ان کی اور ان کے خاندان کی محبت و ولایت دینی فریضہ ہے _ اور ان كاغصہ اور ناراضگی خدا كا غضب اور اسكی ناراضگی شمار ہوتی ہے (20) ان كی معنوی شخصیت كے گوشے ہم خاكيوں كی گفتار و تحرير مينكيونكر جلوہ گر ہوسكتے ہیں ؟

اس بناء پر ، فاطمہ کی شخصیت کومعصوم رہبروں کی زبان سے پہچاننا چاہئے _ اور اب ہم آپ کی خدمت مینجناب فاطمہ کے بارے میں ائمہ معصومین(ع) کے چند ارشادات پیش کرتے ہیں:

1_ پیغمبراکرم (ص) نے فرمایا: جبرئیل نازل ہوئے اور انہوں نے بشارت دی کہ " ... حسن (ع) و حسین (ع) جوانان جنّت کے سردار ہیں اور فاطمہ (ع) جنّت کی عورتوں کی سردار ہیں _(21)

2_ آنحضرت (ص) نے فرمایا: دنیا کی سب سے برتر چار عورتیں ہیں: مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ دختر محمد (ص) اور آسیہ دختر مزاحم (فرعون کی بیوی) (22)

5_ امام جعفر صادق _سے سوال ہوا کہ: "حضرت فاطمہ کا نام" زہرا" یعنی درخشندہ کیوں ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ: " جب آپ محراب میں عبادت کے لئے کھڑی ہوتی تھیں تو آپ کا نور اہل آسمان کو اسی طرح چمکتا ہوا دکھائي دیتا تھا کہ جس طرح ستاروں کا نور ،زمین والوں کے لئے جگمگاتا ہے _ (25)

55

حضرت فاطمہ سے پیغمبر (ص) کی مہر و محبت

جناب فاطمہ (ع) کے ساتھ پیغمبر اعظم(ص) کی مہر و محبت اتنی شدید تھی کہ اس کوپیغمبر (ص) کی زندگی کی تعجب خیز باتوں میں سمجھنا چاہئے _ رسول خدا (ص) تمام امور میں معیار حق اور میزان عدل و اعتدال تھے ان کی تمام حدیثیں اور ان کے تمام اعمال بہاں تك کہ تقریر پیغمبر (ص) (یعنی: ہر وہ کام کہ جس کو دیکھ کر آپ(ص) اپنی خاموشی سے اس کی تصدیق کر دیتے) بھی شریعت کا حصہ اور حجت ہے ، اور ضروری ہے کہ یہ چیزیں، ساری امت کے اعمال کا قیامت تك نمونہ قرار پائیں _ اس نكتہ پر توجہ کر لینے کے بعد ،جناب فاطمہ کی معنوی منزلت اور کردار کی بلندی کو زیادہ بہتر طریقہ سے سمجھا جاسكتا ہے _

پیغمبراکرم(ص) کے ہاں اور بھی بیٹیاں تھیں (26) اور پیغمبر (ص) اپنے خاندان حتی غیروں کے ساتھ بھی بڑی مہربانی اور نیکی سے پیش آتے تھے لیکن فاطمہ سے آپ(ص) کو خصوصی محبت تھی اور فرصت کے مختلف لمحات میں اس محبت کا صریحاً اعلان اور اس کی تاکید فرماتے تھے _ یہ اس بات کی سند ہے کہ فاطمہ اور آنحضرت(ص) کے گھرانے کی سرنوشت ،اسلام کے ساتھ ساتھ ہے اور پیغمبر(ص) اور حضرت فاطمہ کا تعلق صرف ایك باپ اور بیٹی کا ہی نہیں ہے _ بلکہ پوری کائنات کے لئے پیغمبر اکرم(ص) کی عملی تبلیغ کا شبعہ فاطمہ زہرا کی عملی سیرت سے ہی مکمل ہوتا ہے _ اس مقام پر پیغمبر(ص) کی حضرت فاطمہ سے مہر و محبت کے چند نمونوں کا ذکر کردینا مناسب ہے _ یہ نمونے ان نمونوں کے علاوہ ہوں گے کہ جو پہلے بیان ہوچکے ہیں _

1_ امام محمد باقر (ع) اور امام جعفر صادق فرماتے ہینکہ _ پیغمبر اکرم (ص) ہمیشہ سونے سے پہلے فاطمہ کے چہرے کا بوسہ لیتے ، اپنے چہرہ کو آپ کے سینہ پر رکھتے اور فاطمہ (ع) کیلئے دعا فرماتے (27)

2 پیغمبر اکرم (ص) نے فاطمہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر فرمایا:

" جو انھیں پہچانتا ہے وہ تو پہچانتا ہے اور جو نہیں پہچانتا (وہ پہچان لے کہ) یہ فاطمہ محمد (ص) کی بیٹی ہیں ، یہ میرے جسم کا ٹکر ااور میرا قلب و روح ہیں جو ان کو ستائے گا وہ مجھے ستائے گا اور جو مجھے ستائے گا وہ خدا کو اذیت دے گا _" (28)

3 امام جعفر صادق فرماتے ہیں:

" رسول خدا، (ص) فاطمہ کو بوسہ دیتے تھے ، جناب عائشے ، نے اعتراض کیا ،تو پیغمبر (ص) نے جواب دیا ، میں جب معراج پر گیا اور جنت میں پہنچا تو میں نے طوبی کے پہل کھائے اور اس سے نطفہ پیدا ہوا _ اور جب میں زمین پر پلٹ کر آیا اور خدیجہ (ع) سے ہمبستر ہوا تو فاطمہ کا حمل قرار پایا _ اس لئے جب مینفاطمہ کو بوسہ لیتا ہوں تو مجھے ان سے شجرہ طوبی کی خوشبو محسوس ہوتی ہے _" (9 2)

ايمان و عبادت فاطمم

پیغمبراکرم (ص) نے آپ کے ایمان کے بارے میں فرمایا کہ: " ان کے دل کی گہرائي اور روح میں ایمان اس طرح نفوذ کئے ہوئے ہے کہ عبادت خدا کیلئے وہ اپنے آپ کو تمام چیزوں سے جدا کر لیتی ہیں (30)"

امام حسن مجتبی فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی والدہ ماجدہ، حضرت فاطمہ (ع) زہرا کو دیکھا کہ شب جمعہ محراب میں سپیدہ سحری تك عبادت رکوع و سجود میں مشغول رہتی تھیں میں نے سنا کہ آپ صاحب ایمان مردوں اور عورتوں کے لئے تودعا کرتی تھیں مگر اپنے لئے کوئی دعا نہ مانگتی تھیں میں نے ان سے عرض کیا کہ جس طرح آپ دوسروں کے لئے دعا کرتی ہیں ویسے ہی اپنے لئے دعا کیوں نہیں فرماتیں؟ فرمانے لگیں میرے لال، پہلے ہمسایہ پھر اپنا گھر (32) حسن بصری کہا کرتے تھے کہ امت اسلامی میں فاطمہ سے زیادہ عبادت کرنیوالا ،کوئی اور پیدا نہیں ہوا وہ عبادت حق تعالی میں اس قدر کھڑی رہتی تھیں کہ ان کے پائے مبارك ورم کر جاتے تھے (33)

57

فاطمہ(ع) باپ(ص) کے بعد

پیغمبر اکرم (ص) کی وفات کے وقت ان کا سراقدس حضرت علی(ع) کی گود میں تھا اور حضرت فاطمہ (ع) اور حسن و حسین آپ(ص) کے چہرہ اقدس کو دیکھ دیکھ دیکھ کر رو رہے تھے، آپ(ص) کی آنکھیں بند اور زبان حق خاموش ہوچکی تھی اور روح عالم ملکوت کو پرواز کر چکی تھی، رسول اکرم (ص) کی رحلت کے سبب، حضرت فاطمہ زہراء (ع) پر سارے جہاں کا غم و اندوہ ٹوٹ پڑا، فاطمہ(ع) جنہوں نے اپنی عمر کو مصیبت و آلام میں گذارا تھا اور تنہا انکی دلی مسرت باپ کا وجود تھا اس تلخ حادثہ کے پیش آنے کے بعد آپکی سب امیدیں اور آرزوئیں تمام ہوگئیں_

"سقیفہ بنی ساعدہ" میں مسلمانوں کے ایگ گروہ کے اجتماع کی خبر

ابھی رسول(ص) خدا کا جسم اقدس زمین پرہی تھا کہ حضرت ابوبکر کی خلافت و جانشینی کی تعیین کیلئے لوگوں کے اجتماع سے فاطمہ(ع) کے ذہن کو جھٹکا لگا، اس غم و غصہ کی کیفیت میں تھکے ہوئے اعصاب کو چوٹ پہنچی_ فاطمہ کہ جنہوں نے توحید و خداپرستی، مظلوم کے دفاع اور ظلم و ستم سے مقابلہ کرنے کے لئے تمام سختیوں، دشواریوں ، بھوك اور وطن سے دور ہوجانے کی مصیبت کو برداشت کیا تھا وہ اس انحرافی روش کو برداشت نہ کرسکیں_

حضرت فاطمہ(ع) زہراء کے مبارزات و مجاہدات

فاطمہ(ع) اور علی (ع) جب پیغمبر (ص) کے کفن و دفن سے فارغ ہوئے اور مسئلہ خلافت کے سلسلہ میں انجام شدہ عمل سے دوچار ہوئے تو آپ لوگوں نے مدبرانہ اور زبردست مبارزہ کا ارادہ کیا تاکہ اسلام کو ختم ہونے اور مٹ جانے کے خطرہ سے بچالیا جائے _ ان کے مبارز ات کے چند مراحل ،ملاحظہ ہوں _

پہلا مرحلہ:

حضرت علی (ع) نے یہ ارادہ کیا کہ خلیفہ وقت کی بیعت نہیں کریں گے اور اس طرح آپ(ع) نے سقیفہ کی انتخابی حکومت کی روش سے اپنی مخالفت کا اظہار کیا_ جناب فاطمہ زبراء (ع) نے بھی اس نظریہ کی تائید فرمائی اور اس بات کا مصمم ارادہ کر لیا کہ شوہر پر آنے والے ہر ممکنہ خطرہ اور حادثہ کا واقعی دفاع کریں گی_ انہوں نے اپنی اس روش کے ذریعہ ثابت کر دیا کہ تمام جنگیں تیر و تلوار سے ہی نہیں ہوتیں، سب سے پہلے اسلام کا اظہار کرنے والے شخص کے خاندان کے افراد اور قریبی افراد کی بے اعتنائی اور حکومت وقت کی تائید نہ کرنا اس کے غیر قانونی ہونے کی سب سے بڑی اور بہترین دلیل ہے_ قانونی ہونے کی سب سے بڑی اور بہترین دلیل ہے_ جناب فاطمہ جانتی تھیں کہ علی (ع) کے حق کے دفاع میں اس طرح کی جنگ کا نتیجہ رنج اور تکلیف ہے_ لیکن انہوں نے تمام دکھوں اور تکلیف رکے خندہ پیشانی سے قبول کیا اور اس جنگ کو آخری مرحلہ تك پہنچایا

دوسرا مرحله:

فاطمہ و علی علیہما السلام ،جناب امام حسن (ع) و حسین (ع) کی انگلی پکڑے ہوئے مدینہ کے بزرگوں اور نمایاں افراد کے پاس جاتے اور ان کو اپنی مدد کی دعوت دیتے اور انہیں پیغمبراکرم(ص) کی وصیتوں اور ارشادات کو یاد دلاتے تھے (33)

جناب فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا فرماتی تھیں " اے لوگو کیا میرے باپ(ص) نے علی (ع) کو خلافت کے لئے معین نہیں فرمایا تھا؟ کیا تم ان کی قربانیوں کوبھول گئے؟ ... کیا میرے باپ (ص) نے یہ نہیں فرمایا تھاکہ ، میں تمہارے درمیان سے جارہا ہوں مگر دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم ان سے تمسك كرو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے ايك كتاب خدا ،اور دوسرے میرے اہل بیت (ع) ہیں، اے لوگو كیا یہ مناسب ہے کہ تم ہم کو تنہا چھوڑ دو اور ہمارى مدد سے ہاتھ اٹھالو؟ (34)"

59

تيسرا مرحله:

زمام حکومت سنبھالنے کے بعد حضرت ابوبکر نے جناب فاطمہ زبراء سے "فدك "(35)لینے کا ارادہ کیا اور حکم دیا کہ فدك میں کام کرنے والوں کو نکال باہر کیا جائے اور ان کی بجائے دوسرے کارکنوں کو وہاں مقرر کر دیا (36)_
فدك کو قبضہ میں کرنے کے وجوہات میں سے ایك وجہ یہ تھی کہ وہ لوگ اس بات کو بخوبی جانتے تھے کہ حضرت علی فدك کو قبضہ میں کرنے کے وجوہات میں سے ایك وجہ یہ تھی کہ وہ لوگ اس بات کو بخوبی جانتے تھے کہ حضرت علی (ع) کے ذاتی فضائل و کمالات ،ان کاعلمی مقام اور ان کی فداکاریاں قابل انکار نہیں ہیں، اور ان کے بارے میں پیغمبر (ص) کی وصیتیں بھی لوگوں کے درمیان مشہور ہیں اگر ان کی اقتصادی حالت بھی اچھی ہوگئی اور ان کے پاس پیسے آگئے تو ممکن ہے کہ ایك گروہ ان کے ساتھ ہوجائے اور پھر خلافت کے لئے خطرہ پیدا ہوجائے اس نکتہ کو ان باتوں میں دیکھا جاسکتا ہے جو حضرت ابوبکر کو مخاطب کرکے حضرت عمر نے کہی ہیں: " لوگ دنیا کے بندے ہیں اور سوائے دنیا کے جاسکتا ہے جو حضرت اگر خمس و بیت المال اور فدك کو علی (ع) سے چھین لو تو پھر لوگ خود بخود ان سے علی حدہ ہوجائیں گے (37) _

جب جناب فاطمہ(ع) ، ابوبکر کے اس اقدام سے مطلع ہوئیں تو انہوننے سوچا کہ اگر اپنے حق کا دفاع نہ کیا تو لوگ یہ سمجھ بیٹھیں گے کہ حق سے چشم پوشی اور ظلم کے بوجھ کے نیچے دب جانا ایك پسندیدہ کام ہے _ یا یہ تصور کریں گے کہ حق ،ابوبکر کے ساتھ ہے _ جیسا کہ اس وقت ان تمام مبارزوں کے باوجود حضرت ابوبکر کے پیروکار، ابوبکر کی اس روش کو حق بنا کر پیش کرتے ہیں

ان سب باتوں کے پیش نظر ،جناب فاطمہ زہراء س نے ممکنہ حد تك اپنے حق کے دفاع كا ارادہ كیا_ البتہ جس بی بی (ع) كا باپ تازہ ہی دنیا سے رخصت ہوا ہو اور جس كا بچہ تازہ ہی سقط ہوا ہو نیز جس نے اور بہت سے مصائب برداشت كئے ہوں اس كے لئے يہ سب كام سہل اور آسان نہیں تھے، ان حادثات میں سے ایك حادثہ ہی ایك عورت كو ہمیشہ كیلئے ستمگروں سے مرعوب كرنے كے لئے كافی تھا_ لیكن فاطمہ (ع) ، كہ جنھیں فداكاری اور شجاعت كی خو ماں اور باپ سے وراثت میں ملی تھیں _ اور جنھوں نے فداكار افراد كے درمیان زندگی گذاری تھی، انھیں یہ چھوٹی چھوٹی دھمكیاں خو فزدہ نہیں كر سكتی تھیں _ اسلام اللہ علیہا كے مبارزات كا خلاصہ مندرجہ ذیل ہے _

1 بحث و استدلال :

جناب فاطمہ (س) نے حضرت ابوبکر سے گفتگو کے دوران قرآنی آیات کی شہادت وگواہیانپیش کرکے برہان و استدلال سے ثابت کیا کہ فدك ان کی ملکیت ہے اور خلفاء کی شیزی کا یہ اقدام غیر قانونی ہے

2_ مسجد بنوي(ص) میں تقریر:

جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا نے دلائل اور براہین کے ذریعہ خلافت کی مذمت اور اپنی حقانیت ثابت کرنے کے بعد یہ ارادہ کیا کہ مسجد میں جائیں اور لوگوں کے سامنے حقائق کو بیان کریں_

جناب سیدہ سلام اللہ علیہا نے مسجد میں مہاجرین و انصار کے کثیر مجمع کے درمیان ایك مفصل خطبہ دیا آپ (ع) نے لوگوں كو خدا كى طرف دعوت دي_ پیغمبر اكرم(ص) اور ان كى رسالت كى تعریف كى فلسفہ احكام كے بارے میں گفتگو فرمائي، ولایت اور رہبر و قائد كى عظمت كى تشریح فرمائي اور دوسرے بہت سے اہم مسائل پر روشنى ڈالنے كے بعد لوگوں سے مخاطب ہوئیں كہ جو كہنے كى باتیں تھیں میں نے وہ كہدیں_

آخر میں فرمایا:

" اے لوگو جو کہنا چاہئے تھا وہ میں کہہ چکی، باوجود اس کے کہ مجھے معلوم ہے کہ تم میری مدد نہیں کروگے، تمہارے بنائے ہوئے نقشے مجھ سے پوشیدہ نہیں ہیں لیکن میں کیا کرونیہ ایك درد

61

دل تھا جس کو میں نے شدت غم کی بنا پر بیان کر دیا تا کہ تمہارے اوپر حجت تمام ہوجائے (38)

3 تركككلام:

جناب فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا نے مبارزہ کو جاری رکھنے کے لئے ترك كلام کو منتخب فرمایا اور حضرت ابوبکر سے كھلے عام كہدیا كہ اگر فدك كو واپس نہ كروگے تو میں جب تك زندہ رہوں گی تم سے كلام نہیں كرونگی ، جہاں بھی ابوبكر سے سامنا ہوتا اپنا رخ ان كی طرف سے پھیر لیتیں اور ان سے بات نہ كر تیں (39) _ اس بی بی (ع) نے جو پیغمبر (ص) كے قول كے مطابق رضائے خدا كے بغیر كبھی غضبناك نہیں ہوتی تھیں، اپنی اس روش كے ذريعہ امت كے جذبات و احساسات كی موج كو خلافت كی مشينری كے خلاف ابھار ا

4 رات میں تدفین:

نہ صرف یہ کہ شہزادی نے اپنی زندگی کے آخری لمحات تک مبارزہ کو جاری رکھا بلکہ آپ نے اسے قیامت کی سرحدوں سے ملادیا_ اپنے شوہر حضرت علی کو وصیت کرتے ہوئے کہا کہ "اے علی (ع) مجھ کو رات میں غسل دینا، رات میں کفن پہنانا اور پوشیدہ طور پر سپرد خاک کردینا، میں اس بات سے راضی نہیں ہوں کہ جن لوگوں نے مجھ پر ستم کیا ہے وہ میرے جنازہ کی تشییع میں شریک ہوں حضرت علی (ع) نے بھی شہزادی کی وصیت کے مطابق ان کو راتوں رات دفن کردیا اور چالیس نئی قبروں کے نشان بنادیئے ہکہیں ان کی قبر پہچان نہ لی جائے کردیا اور اس کی قبر کو زمین کے برابر کردیا اور چالیس نئی قبروں کے نشان بنادیئے ہکہیں ان کی قبر پہچان نہ لی جائے (40)

شہادت

پیغمبر اکرم (ص) کی رحلت کا رنج اور خلافت امیر المؤمنین (ع) غضب کرنے والوں کی روش نے بھی

جناب فاطمہ (ع) کے وجود اور ان کے جسم و جان کو سخت تکلیف پہنچائی ، آپ (ع) پیغمبر(ص) کے بعد، مسلسل گریہ کناں اور غمزدہ رہتیں کبھی با پ کی قبر کی زیارت کو تشریف لیے جاتیں اور کبھی شہداء کے مزار پر جاکر گریہ فرماتیں (41) نیز گھر میں گریہ و عزاداری میں مصروف رہتی تھیں آخر کار ، شہزادی دو عالم جاکر کی طاقت کو کم کردینے والے غم اور دیگر پہنچنے والے صدموں نے آپ کو مضمحل اور صاحب فراش بنادیا بالاخر انہیں صدمات کے نتیجے میں آپ 13 جمادی الاولی (42)یا سوم جمادی الثانیہ (43)- 11 ه ق یعنی رسول اکرم (ص) کی رحلت کے 75 یا 95 دن بعد، دنیا سے رخصت ہوگئیں اور آپ نے اپنی شہادت سے اپنے پیروکاروں کے دلوں کو ہمیشہ کیلئے غم والم میں مبتلا کر دیا 63 سو الأت 1 جناب فاطمہ زہراء (ع) کی ولادت کس تاریخ کو ہوئی اور مکہ میں آپ کا بچین کیسے ماحول اور کن حالات میں گذرا؟ 2 جناب خدیجہ (علیہا سلام) کے انتقال کے بعد جناب فاطمہ زہرا(ع) کا باپ کے ساتھ کیسا سلوك رہا اور "ام ابیہا" آپ كا لقب کیوں پڑا؟ 3 حضرت على (ع) سر آپ كى شادى كس سن اور كس تاريخ ميں بوئى اور اس شادى كى خصوصيت كيا تهى؟ 4 ایك بیوی کے عنوان سے علی (ع) کے ساتھ جناب معصومہ (ع) كا كیا سلوك رہا؟ 5 جناب سیدہ کی عبادت کا ایك نمونہ کا ذکر کیجئر؟ 6 سقیفہ کی کاروائی اور پیغمبر (ص) کی جانشینی کے مسئلہ میں جناب فاطمہ (ع) کا کیا رد عمل تھا؟ 7 خلافت کی مشینری کے ساتھ آپ کے مبارزہ کی کیا روش تھی؟ اس کے دو نمونے بیان فرمایئے 64 حو الم جات 1 مناقب ابن شهر آشوب جلد 3/ص 357، بحار الانوار جلد 43 ص 6 دلائل الامامه ص 10 اصول كافي جلد 1 2 الروضہ الانف جلد 1 ص 213، منقول از بانوی نمونہ اسلام مصنفہ ابراہیم امینی ص 18 3 و4 مناقب ابن شهر آشوب جلد 1 ص 174_ 5 بحار الانوار جلد 20 ص 88، الصحيح من سيرة النبي جلد 4 ص 324 6 كشف الغمم مطبوعم تبريز جلد 1 ص 457 7 كشف الغمم في معرفة الائمم جلد 1 ص 457 8 امالی طوسی جلد 2 ص 14 9 جناب معصومہ کی شادی کی تاریخ میناختلاف ہے سید ابن طاؤس نے مرحوم شیخ مفید کی کتاب حدائق الریاض میناقبال کے مطابق ازدواج کی تاریخ 21 محرم 3 ہ نقل کی ہے _ لیکِن مصباح میں اول ذی الحجہ مانتے ہیں _ امالی میں آیا ہے: فاطمہ کی شادی عثمان کی بیوی رقیہ کی وفات کے سولہ دن بعد آورجنگ بدر سے واپسی پر ہوئی بحار جلد 93/43 _ 97_ 10 " امربا الى ربها" كشف الغمم جلد 1 ص 353 _ مطبوعه تبريزبحار جلد 43 ص 1 11 دلائل الامامہ ص 19 127/43 بحار 127/43 13 كشف الغمم مطبوعم تبريز جلد 1 ص 360 (369 بحار جلد 43 ص 127 ص 133 14 بحار الانوار جلد 82/43 15 بحار جلد 151/43 منقول از كافي '' ... كانَ أميْرُ الْمُؤمنيْنَ (ع) يَحْتَطبُ وَ يَسْفَىْ وَ يَكْسُ وَ كانَتْ فاطمَةٌ (ع) تَطْحَن و تَعْجِنُ و تَخْبُرُ'' $_{-88}$ سيرة ابن بشام جلد 3 ص $_{106}$ ، الصحيح من سيرة النبى جلد 4 ص $_{-324}$ بحار جلد 2 ص $_{-88}$ 17 مناقب خوارزمی ، ص 256

18 بحار الانوار جلد 111/43 "... نعم الصون على طاعة الله"

19 یہ حصہ کتاب '' بانوی نمونہ اسلام '' مصنفہ ابراہیم امینی کا اقتباس ہے

69

```
20 بحار الانوار جلد 19/34 و26كشف الغمم جلد 1مطبوعم تبريز /458، الغدير جلد 20/3 _
                                                   21 امالي مفيد ص 3، امالي طوسي جلد 1 ص 83، كشف الغمم جلد 1 ص 456
                                                      22 بحار جلد 9/43 _ 26 ... ... ... مناقب ابن شهر آشوب جلد3 ص 322
                                                                               467 ص 1 علمہ جلد 1 ص -9/43 عشف الغمہ جلد 1 ص 23
                                                             24 بحار جلد 19/43 66 ، كشف الغمم مطبوعم تبريز جلد ص 472
  25 بحار جلد 43 ص12، علل اشرائع مطبوعه مكتبه الداوري قم ص 181 " قال : سئلت ابا عبدالله عن فاطمه ، لم سميّت زبرائ؟ فقال:
                                            لانُّها كانت اذ اقامت في محرابها زبر نُورها لابل السماء كما يزبر نُور الكواكب لابل الارض"
26 فاطمہ کے علاوہ پیغمبرکی دیگر بیٹیوں کا ثبوت اہل سنت کی کتابوں سے ملتا ہے جبکہ اکثر شیعہ علماء نے تفصیلی تحقیق کے بعد
     یہ سمجھا ہے کہ پیغمبر اکرم (ص) کی صرف ایك ہی بیٹی فاطمہ تھیں
27 بحار الانوار جلد 42/43 ، مناقب ابن شہر آشوب جلد 334/3 '' ... كان النّبی (ص) لا ينام حتّی يقبل عرض وَجہ فاطمة (ع) يَضَعُ
                                                                                          وَجَهِمْ بين تديى فاطمة و يدعولها ... ''
28 كشف الغمم مطبوعم تبريز جلد 1/ 467، فصول المهمم /146، بحار جلد 52/43، الغدير جلد 20/3 " ... من عرف بذه فقد عرفها و من
           لم يعرفها فهي فاطمة ينت محمد (ص) و بي بضعة منّى و بي قلبي الذي بين جنبي فمن آذاها فقد آذاني و من آذاني فقد آذي الله _
                                           29 بحار الانوار جلد 6/43 منقول از تفسير على بن ابرابيم ، كشف الغمم جلد 1 ص 459
                        31 بحار الانوار جلد 43/ 82، كشف الغمم مطبوعم تبريزي جلد 1 ص 468 " ... فقالت يا بني الجار ثم الدار"
                               33 بحار الانوار جلد 43/ 76، 84 " ما كان في بذه الامة اعبد من فاطمة كانت تقوم حتى تورّم قدمابا"
                                                                                          33 الامامة و السياسة جلد 1 ص 19
                                                                       34 ''بانوئے نمونہ اسلام'' مصنفہ ابراہیم امینی ص 144
  35 ''فدك'' مدينہ سے چند فرسخ كے فاصلہ پر ايك ديہات تھا جو 7 ھ ميں رسول(ص) خدا اور يہوديوں كے درميان صلح كے معاہدہ
                        میں بغیر کسی خونریزی کے رسول(ص) کو ملا تھا اور یہ صرف رسول(ص) کا حق تھا چنانچہ آپ (ص) نے
                                                                                                                        66
                                                           خدا کے حکم کے مطابق فدك كو اپنى بيٹى فاطمہ (س) كو بخش ديا تھا
                      36 تفسير نور الثقلين جلد 3/ 154 مطبوعه حكمت قم أصول مالكيت جلد 2 موضوع فدك و الاحصه ملاحظه بو
                                                                                            37 نىاسىخ التواريخ ج زېراء / 122_
     38 كشف الغمم مطبوعم تبريز جلد 1 ص 491 ، احتجاج طبرسي جلد 1 ص 141" ألاقد قلت ما قلت بذا على معرفة منى بالجذلة التي
                                                    خامرتكم و العذرة التي استشعرتها قلوبكم ولكنَّها فيضة الَّنفس و نفتُة الغيظ...''
                                                                   39 شرح ابن ابي الحديد جلد 6/ 46 ، كشف الغمم جلد 1/ 477
    40 دلائل الامة طبري /46، مناقب ابن شهر آشوب جلد 363/3٪ يه حصم ابرابيم اميني كي كتاب "بانوي نمونه اسلام" كا اقتباس بي
                                                                                                41 بحار الانوار جلد 195/43
                                                                                                  42 بحار الانوار ج 43 /195
                                            43 كشف الغمم جلد 503/1 دلائل الامامم / 45 ، بحار 196/43 منقول ا ز اقبال الاعمال
                       تاریخ اسلام 4 (حضرت فاطمہ(س) اور ائمہ معصومین (ع) کی حیات طیبہ
                                                                                                                        67
                                                                                                               چوتهاسيق:
                                                                                     امام حسن مجتبی (ع) کی سوانح عمری
```

بچین کا زمانہ

على (ع) اور فاطمہ (ع) كے پہلے بيٹے 15 رمضان 3ھ ق كو شہر مدينہ ميں پيدا ہوئے (1) _ پيغمبر (ص) اكرم تہنيت كيائے جناب فاطمہ (ع) كے گهر تشريف لائے اور خدا كى طرف سے اس بچہ كا نام "حسن" ركھا(2) امام حسن مجتبى (ع)سات سال تك پيغمبر (ص) اسلام كے ساتھ رہے(3) _ رسول اكرم (ص) اپنے نواسہ سے بہت پيار كرتے تھے _ كبھى كا ندھے پر سوار كرتے اور فرماتے: "خدايا ميں اس كو دوست ركھ" (4)

اور پھر فرماتے:

" جس نے حسن(ع) و حسین(ع) کو دوست رکھا اس نے مجھ کو دوست رکھا _ اور جو ان سے دشمنی کرتا ہے وہ میرا دشمن ہے" _ (5)

امام حسن (ع) کی عظمت اور بزرگی کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ کم سنی کے باوجود پیغمبر (ص) نے بہت سے عہدناموں میں آپ کو گواہ بنایا تھا واقدی نے نقل کیا ہے کہ پیغمبر (ص) نے قبیلہ " ثقیف" کے ساتھ ذمّہ والا معاہدہ کیا، خالد بن سعید نے عہد نامہ لکھا اور امام حسن و امام حسین علیہما السلام اس کے گواہ قرار پائے (6)

70

والد گرامی کے ساتھ

رسول (ص) اکرم کی رحلت کے تھوڑے ہی دنوں بعد آپ کے سرسے چاہنے والی ماں کا سایہ بھی اٹھ گیا _ اس بناپر اب تسلی و تشفی کا صرف ایك سہارا علی (ع) کی مہر و محبت سے مملو آغوش تھا امام حسن مجتبی (ع)نے اپنے باپ کی زندگی میں ان کا ساتھ دیا اور ان سے ہم آہنگ رہے ظالموں پر تنقید اور مظلوموں کی حمایت فرماتے رہے اور ہمیشہ سیاسی مسائل کو سلجھانے میں مصروف رہے _

جس وقت حضرت عثمان نے پیغمبر (ص) کے عظیم الشان صحابی جناب ابوذر کو شہر بدر کر کے رَبَذہ بھیجنے کا حکم دیا تھا، اس وقت یہ بھی حکم دیا تھا کہ کوئی بھی ان کو رخصت کرنے نہ جائے اس کے برخلاف حضرت علی (ع) نے اپنے دونوں بیٹوں امام حسن اور امام حسین علیہما السلام اور کچھ دوسرے افراد کے ساتھ اس مرد آزاد کو بڑی شان سے رخصت کیا اور ان کو صبر و ثبات قدم کی وصیت فرمائی (7)

36ھ میں اپنے والد بزرگوار کے ساتھ مدینہ سے بصرہ روانہ ہوئے تا کہ جنگ جمل کی آگ جس کو عائشے، و طلحہ و زبیر نے بھڑکایا تھا ، بجھادیں

بصرہ کے مقام ذی قار میں داخل ہونے سے پہلے علی (ع) کے حکم سے عمار یاسر کے ہمراہ کوفہ تشریف لے گئے تا کہ لوگوں کو جمع کریں آپ کی کوششوں اور تقریروں کے نتیجہ میں تقریباً بارہ ہزار افراد امام کی مدد کے لئے آگئے (8) آپ نے جنگ کے زمانہ میں بہت زیادہ تعاون اور فداکاری کا مظاہرہ کیا یہاں تك کہ اما م (ع) کے لشكر کو فتح نصیب ہوئی (9)

جنگ صفین میں بھی آپ نے اپنے پدربزرگوار کے ساتھ ثبات قدم کا مظاہرہ فرمایا _ اس جنگ میں معاویہ نے عبداللہ ابن عمر کو امام حسن مجتبی (ع) کے پاس بھیجا اور کہلوایا کہ آپ اپنے باپ کی حمایت سے دست بردار ہوجائیں تومیں خلافت آپ کے لئے چھوڑ دونگا _ اس لئے کہ قریش ماضی میں اپنے آباء و اجداد کے قتل پر آپ کے والد سے ناراض ہیں لیکن آپ کو وہ لوگ قبول کرلیں گے _

71

لیکن امام حسن (ع) نے جواب میں فرمایا: " نہیں ، خدا کی قسم ایسا نہیں ہوسکتا"_ پھر اس کے بعد ان سے خطاب کرکے فرمایا: گویا میں تمہارے مقتولین کو آج یا کل میدان جنگ میں دیکھونگا، شیطان نے تم کو دھوکہ دیا ہے اور تمہارے کام کو اس نے اس طرح زینت دی ہے کہ تم نے خود کو سنوارا اور معطّر کیا ہے تا کہ شام کی عورتیں تمہیں دیکھیں اور تم پر فریفتہ ہوجائیں لیکن جلد ہی خدا تجھے موت دے گا _ (10)

امام حسن اس جنگ میں آخر تك اپنے پدربزرگوار كے ساتھ رہے اور جب بھی موقع ملا دشمن پر حملہ كرتے اور نہايت

بہادری کے ساتھ موت کے منہ میں کود پڑتے تھے

آپ (ع) نے ایسی شجاعت کا مظاہرہ فرمایا کہ جب حضرت علی (ع) نے اپنے بیٹے کی جان، خطرہ میں دیکھی تو مضطرب ہوئے اور نہایت درد کے ساتھ آواز دی کہ " اس نوجوان کو روکو تا کہ (اسکی موت) مجھے شکستہ حال نہ بنادے میں ان دونوں حسن و حسین علیہما السلام کی موت سے ڈرتا ہوں کہ ان کی موت سے نسل رسول (ص) خدا منقطع نہ ہوجائے"(11)

واقعہ حکمیت میں ابوموسی کے ذریعہ حضرت علی (ع) کے برطرف کردیئے انے کی دردناك خبر عراق کے لوگوں کے درمیان پهیل جانے کے بعد فتنہ و فساد کی آگ بهڑك اٹهی _ حضرت علی (ع) نے دیکھا کہ ایسے افسوسناك موقع پر چاہیے کہ ان کے خاندان کا کوئي ایك شخص تقریر کرے اور ان کو گمراہی سے بچا کر سکون اور ہدایت کی طرف رہنمائي کرے لہذا اپنے بیٹے امام حسن(ع) سے فرمایا: میرے لال اٹھو اور ابوموسی و عمروعاص کے بارے میں کچھ کہو _ امام حسن مجتبی (ع) نے ایك پرزور تقریر میں وضاحت کی کہ :

" ان گوں کو اس لئے منتخب کیا گیا تھا تا کہ کتاب خدا کو اپنی دلی خواہش پر مقدم رکھیں لیکن انہوں نے ہوس کی بناپر قرآن کے خلاف فیصلہ کیا اور ایسے لوگ حَکم بنائے جانے کے قابل نہیں بلکہ ایسے افراد محکوم (اور مذمت کے قابل) ہیں (12)

شہادت سے پہلے حضرت علی (ع) نے پیغمبر (ص) کے فرمان کی بناء پر حضرت حسن (ع) کو اپنا جانشین معین

72

فرمایا اور اس امر پر امام حسین (ع) اور اپنے تمام بیٹوں اور بزرگ شیعوں کو گواہ قرار دیا (13)

اخلاقي خصوصيات

امام حسن (ع) ہر جہت سے حسن تھے آپ کے وجود مقدس میں انسانیت کی اعلی ترین نشانیاں جلوہ گر تھیں_ جلال الدین سیوطی اپنی تاریخ کی کتاب میں لکھتے ہیں کہ "حسن(ع) بن علی (ع) اخلاقی امتیازات اور بے پناہ انسانی فضائل کے حامل تھے ایك بزرگ ، باوقار ، بردبار ، متین ، سخی ، نیز لوگوں کی محبتوں کا مرکز تھے _ (14) ان كے درخشاں اور غیر معمولی فضائل میں سے ایك شمہ برابر یہاں پیش كئے جار ہے ہیں:

يربيزگارى:

آپ خدا کی طرف سے مخصوص توجہ کے حامل تھے اور اس توجہ کے آثار کبھی وضو کے وقت آپ کے چہرہ پر لوگ دیکھتے تھے جب آپ وضو کرتے تو اس وقت آپ کا رنگ متغیر ہوجاتا اور آپ کاپنے لگتے تھے جب لوگ سبب پوچھتے تو فرماتے تھے کہ جو شخص خدا کے سامنے کھڑا ہو اس کے لئے اس کے علاوہ اور کچھ مناسب نہیں ہے _ (15) امام جعفر صادق نے فرمایا: امام حسن(ع) اپنے زمانہ کے عابدترین اور زاہدترین شخص تھے جب موت اور قیامت کو یاد فرماتے تو روتے ہوئے ہے قابو ہوجاتے تھے _ (16)

امام حسن(ع) ، اپنی زندگی میں 25 بار پیادہ اور کبھی پابر ہنہ زیارت خانہ خدا کو تشریف لے گئے تا کہ خدا کی بارگاہ میں زیادہ سے زیادہ ادب و خشوع پیش کر سکیں اور زیادہ سے زیادہ اجر ملے (17)

سخاوت:

امام(ع) کی سخاوت اور عطا کے سلسلہ میں اننا ہی بیان کافی ہے کہ آپ نے اپنی زندگی میں دوبار

73

تمام اموال اور اپنی تمام پونجی خدا کے راستہ میں دیدی اور تین بار اپنے پاس موجود تمام چیزوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا_ آدھا راہ خدا میں دیدیا اور آدھا اپنے پاس رکھا _ (18) ایك دن آپ نے خانہ خدا میں ایك شخص کو خدا سے گفتگو کرتے ہوئے سنا وہ کہہ رہا تھا خداوندا: مجھے دس ہزار درہم دیدے_ امام _اسی وقت گھر گئے اور وہاں سے اس شخص کو دس ہزار درہم بھیج دیئے_(19)

ایك دن آپ كى ایك كنیز نے ایك خوبصورت گلدستہ آپ كو ہدیہ كیا تو آپ(ع) نے اس كے بدلے اس كنیز كو آزاد كردیا جب

لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا کہ خدا نے ہماری ایسی ہی تربیت کی ہے پھر اس کے بعد آپ(ع) نے آیت پڑھی و اذاحُییتم بتحیّة: فحیّوا باحسن منہا (20) " جب تم کو کوئی ہدیہ دے تو اس سے بہتر اس کا جواب دو "(21)

ایك شخص شام سے آیا ہوا تھا اور معاویہ كے اكسانے پر اس نے امام (ع) كو برا بھلا كہا امام (ع) نے سكوت اختيار كيا ، پھر آپ نے اس کو مسکرا کر نہایت شیرین انداز میں سلام کیا اور کہا:

" اے ضعیف انسان میرا خیال ہے کہ تو مسافر ہے اور میں گمان کرتا ہوں کہ تو اشتباہ میں پڑگیا ہے ۔ اگر تم مجھ سے ۔ میری رضامندی کے طلبگار ہو یا کوئي چیز چاہیے تو میں تم کو دونگا اور ضرورت کے وقت تمہاری راہنمائي کروں گا _ اگر تمہارے اوپر قرض ہے تو میں اس قرض کو ادا کروں گا ۔ اگر تم بھوکے ہو تومیں تم کو سیر کردونگا ... اور اگر ، میرے پاس آؤگے تو زیادہ آرام محسوس کروگے

وہ شخص شرمسار ہوا اور رونے لگا اور اس نے عرض کی: " میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ زمین پر خدا کے خلیفہ ہیں خدا بہتر جانتا ہے کہ و ہ اپنی رسالت کو کہاں قرار دے۔ آپ اور آپ کے والد میرے نزدیك مبغوض ترین شخص تھے لیکن اب آپ میری نظر میں سب سے زیادہ محبوب

74

ېيں" (22)

مروان بن حکم _ جو آپ کا سخت دشمن تھا _ آپ (ع) کی رحلت کے بعد اس نے آپ کی تشیع جنازہ میں شرکت کی امام حسین نے پوچھا میرے بھائی کی حیات میں تم سے جو ہوسکتا تھا وہ تم نے کیا لیکن اب تم ان کی تشبیع جنازہ میں شریك اور رورہے ہو؟ مروان نے جواب دیا" میں نے جو کچھ کیا اس شخص کے ساتھ کیا جس کی بردباری پہاڑ (کوہ مدینہ کی طرف اشارہ) سے زیادہ تھی (23)

خلافت

21/ رمضان المبارك 40 ه ق كي شام كوحضرت على (ع) كي شهادت بوگئي اس كے بعدلوگ شهر كي جامع مسجد ميں جمع ہوئے حضرت امام حسن مجتبی (ع) منبر پر تشریف لے گئے اور اپنے پدربزرگوار کی شہادت کے اعلان اور ان کے تھوڑے سے فضائل بیان کرنے کے بعد اپنا تعارف کرایا_پھر بیٹھ گئے اور عبداللہ بن عباس کھڑے ہوئے اور کہا لوگو یہ امام حسن (ع) تمہارے پیغمبر (ص) کے فرزند حضرت علی (ع) کے جانشین اور تمہارے امام (ع) ہیں ان کی بیعت کرو_ لوگ چھوٹے چھوٹے دستوں میں آپ کے پاس آتے اور بیعت کرتے رہے_ (24) نہایت ہی غیر اطمینان نیز مضطرب و پیچیدہ صورت حال میں کہ جو آپ کو اپنے پدربزرگوار کی زندگی کے آخری مراحل میں در پیش تھے آپ نے حکومت کی ذمہ داری سنبھالی آپ نے حکومت کو ایسے لوگوں کے درمیان شروع کیا جو مبارزہ اور جہاد کی حکمت عملی اور اس کے اعلی مقاصد پر چنداں ایمان نہیں رکھتے تھے چونکہ ایك طرف آپ (ع) پیغمبر (ص) و علی (ع) کی طرف سے اس عہدہ کے لئے منصوب تھے اور دوسری طرف لوگوں کی بیعت اور ان کی آمادگی نے بظاہر ان پر حجت تمام کردی تھی اس لئے آپ نے زمام حکومت کو ہاتھوں میں لیا اور تمام گورنروں کو ضروری احکام

75

صادر فرمائے اور معاویہ کے فتنہ کو سلادینے کی غرض سے لشکر ا ور سپاہ کو جمع کرنا شروع کیا، معاویہ کے جاسوسوں میں سے دو افراد کی شناخت اور گرفتاری کے بعد قتل کرادیا_ آپ(ع) نے ایك خطبهی معاویہ کو لکها کہ تم جاسوس بھیجتے ہو؟ گویا تم جنگ کرنا چاہتے ہو جنگ بہت نزدیك ہے منتظر رہو انشاء الله (25)

معاویہ کی کارشکنی

جس بہانہ سے قریش نے حضرت علی (ع) سے روگردانی کی اور ان کی کم عمری کو بہانہ بنایا معاویہ نے بھی اسی بہانہ سے امام حسن (ع) کی بیعت سے انکار کیا_ (26) وہ دل میں تو یہ سمجھ رہے تھے کہ امام حسن (ع) تمام لوگوں سے زیادہ مناسب ہیں لیکن ان کی ریاست طلبی نے ان کو حقیقت کی پیروی سے باز رکھا _ معاویہ نے نہ صرف یہ کہ بیعت سے انکار کیا بلکہ وہ امام (ع) کو درمیان سے ہٹا دینے کی کوشش کرنے لگا کچھ لوگوں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کو اس نے خفیہ طور پر اس بات پر معین کیا کہ امام (ع) کو قتل کردیں اس بناپر امام حسن (ع) لباس کے نیچے زرہ پہنا کرتے تھے اور بغیر زرہ کے نماز کے لئے نہیں جاتے تھے، معاویہ کے ان مزدوروں میں سے ایك شخص نے ایك دن امام حسن (ع) کی طرف تیر پھینكا لیكن پہلے سے كئے گئے انتظام کی بناپر آپ کو كوئي صدمہ نہیں پہونچا (27) معاویہ نے اتحاد کے بہانہ اور اختلاف کو روکنے کے حیلہ سے اپنے عمال کو لکھا کہ " تم لوگ میرے پاس لشكر لے كر آو" پھر اس نے اس لشكر کو جمع کیا اور امام حسن (ع) سے جنگ لڑنے کے لئے عراق کی طرف بھیجا (28) امام حسن (ع) نے بھی حجر بن عدی كندی كوحكم دیا كہ وہ حكام اور لوگوں كو جنگ كے لئے آمادہ كریں (29)

76

امام حسن (ع) کے حکم کے بعد کوفہ کی گلیوں میں منادی نے " الصّلوة الجامعة " کی آواز بلند کی اور لوگ مسجد میں جمع ہوگئے امام حسن (ع) منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ : " معاویہ تمہاری طرف جنگ کرنے کے لئے آرہا ہے تم بھی نُخَیلہ کے لشکر گاہ کی طرف جاؤ ..." پورے مجمع پر خاموشی طاری رہی _

حاتم طائي كے بیٹے عدی نے جب ایسے حالات دیكھے تو اٹھ كھڑا ہوا اور اس نے كہا سبحان اللہ یہ كیسا موت كا سناٹا ہے جس نے تمہاری جان لے لی ہے؟ تم امام (ع) اور اپنے پیغمبر (ص) كے فرزند كا جواب نہیں دیتے ... خدا كے غضب سے ٹرو كیا تم كو ننگ و عار سے ٹر نہیں لگتا ...؟ پھر امام حسن (ع) كی طرف متوجہ ہوا اور كہا" میں نے آپ كی باتوں كو سنا اور ان كی بجا آوری كے لئے حاضر ہوں پھر اس نے مزید كہا اب میں لشكرگاہ میں جارہا ہوں، جو آمادہ ہو وہ میرے ساتھ آجائے قیس بن سعد، معقل بن قیس اور زیاد بن صَعصَعہ نے بھی اپنی پرزور تقریروں میں لوگوں كو جنگ كی ترغیب دلائی پھر سب لشكر گاہ میں بہنچ گئے (30)

امام حسن (ع) کے پیروکاروں کے علاوہ ان کے سپاہیوں کو مندرجہ ذیل چند دستوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے: 1_ خوارج، جو صرف معاویہ سے دشمنی اور ان سے جنگ کرنے کی خاطر آئے تھے نہ کہ امام(ع) کی طرف داری کے لئے

2_حریص اور فائدہ کی تلاش میں رہنے والے افراد جو مادی فائدہ اور جنگی مال غنیمت حاصل کرنے والے تھے_ 3_ شك كرنے اور متزلزل ارادہ كے حامل افراد جن پر ابھی تك امام حسن (ع) كی حقانیت ثابت نہیں ہوئی تھی، ظاہر ہے كہ طبعی طور پر ایسے افراد میدان جنگ میں اپنی جاں نثاری كا ثبوت نہیں دے سكتے تھے_ 4 وہ لوگ جنہوں نے اپنے قبیلہ كے سرداروں كی پیروی میں شركت كی تھی ان میں كوئی

77

دینی جذبہ نہ تھا (31)

امام حسن (ع) نے اشکر کے ایک دستہ کو حَکَم کی سرداری میں شہر انبار بھیجا، لیکن وہ معاویہ سے جاملا اور اس کی طرف چلاگیا_ حَکَم کی خیانت کے بعد امام (ع) مدائن کے مقام " ساباط" تشریف لے گئے اور وہاں سے بارہ ہزار افراد کو عبیداللہ بن عباس کی سپہ سالاری میں معاویہ سے جنگ کرنے کے لئے روانہ کیا اور قیس بن سعد کو بھی اس کی مدد کے لئے منتخب فرمایا کہ اگر عبیداللہ بن عباس شہید ہوجائیں تو وہ سپہ سالاری سنبھال لیں

معاویہ ابتداء میں اس کو شش میں تھا کہ قیس کو دھوکہ دیدے اس نے دس لاکھ درہم قیس کے پاس بھیجے تا کہ وہ اس سے مل جائے یا کم از کم امام حسن (ع) سے الگ ہوجائے، قیس نے اس کے پیسوں کو واپس کردیا اور جواب میں کہا: " تم دھوکہ سے میرے دین کو میرے ہاتھوں سے نہیں چھین سکتے " (32)

لیکن عبیداللہ بن عباس صرف اس پیسہ کے و عدہ پر دھوکہ میں آگیا اور راتوں رات اپنے خاص افراد کے ایك گروہ کے ساتھ معاویہ سے جاملا صبح سویرے لشکر بغیر سرپرست کے رہ گیا، قیس نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی اور اس واقعہ کی رپورٹ امام حسن (ع) کو بھیج دی _ (33)

قیس نے بڑی بہادری سے جنگ کی چونکہ معاویہ نے قیس کو دھوکہ دینے کے راستہ کو مسدود پایا اس لئے اس نے عراق کے سپاہیوں کے حوصلہ کوپست کردینے کے لئے دوسرا راستہ اختیار کیا اس نے امام حسن (ع) کے لشکر میں، چاہے وہ مسکن (34) میں رہا ہو یا مدائن میں ، چند جاسوس بھیجے تا کہ وہ جھوٹی افواہیں پھیلائیں اور سپاہیوں کو وحشت میں مبتلاکریں

مقام مسکن میں یہ پروپیگنڈہ کر دیا گیا کہ امام حسن (ع) نے معاویہ سے صلح کی پیشکش کی ہے اور معاویہ نے بھی قبول

کرلی ہے_ (35) اور اس کے مقابل مدائن میں بھی یہ افواہ پھیلادی کہ قیس بن سعد نے معاویہ سے سازباز کرلی اور ان سے جاملا ہے_ (36)

ان افواہوں نے امام حسن (ع) کے سپاہیوں کے حوصلوں کو توڑ دیا اور یہ پروپیگنڈے امام (ع) کے

78

(38)

اس لشکر کے کمزور ہونے کا سبب بنے جو لشکر ہر لحاظ سے طاقت ور اور مضبوط تھا _

معاویہ کی سازشوں اور افواہوں سے خوار جاور وہ لوگ جو صلح کے موافق نہ تھے انہوں نے فتنہ و فساد پھیلانا شروع کردیا۔ انھیں لوگوں میں سے کچھ افراد نہایت غصّہ کے عالم میں امام (ع) کے خیمہ پر ٹوٹ پڑے اور اسباب لوٹ کرلے گئے یہاں تك کہ امام حسن (ع) کے پیر کے نیچے جو فرش بچھا ہوا تھا اس کو بھی کھینچ لے گئے _ (37) ان کی جہالت اور نادانی یہاں تك پہنچ گئے کہ بعض لوگ فرزند پیغمبر کو (معاذ الله) کافر کہنے لگے _ اور " جراح بن سنان" تو قتل کے ارادہ سے امام (ع) کی طرف لیکا اور چلا کربولا، اے حسن (ع) تم بھی اپنے باپ کی طرح مشرك ہوگئے (معاذالله) اس کے بعد اس نے حضرت کی ران پروار کیا اور آپ (ع) زخم کی تاب نہ لاکر زمین پر گرپڑے ، امام حسن (ع) کو لوگ فوراً مدائن کے گور نر " سعدبن مسعود ثقفی" کے گھر لے گئے اور وہاں کچھ دنوں تك آپ کا علاج ہوتا رہا

اس دوران امام (ع) کو خبر ملی کہ قبائل کے سردارونمیں سے کچھ نے خفیہ طور پر معاویہ کو لکھا ہے کہ اگر عراق کی طرف آجاؤ توہم تم سے یہ معاہدہ کرتے ہیں کہ حسن (ع) کو تمہارے حوالے کردیں

معاویہ نے ان کے خطوط کو امام حسن (ع) کے پاس بھیج دیا اور صلح کی خواہش ظاہر کی اور یہ عہد کیا کہ جو بھی شرائط آپ (ع) پیش کریں گے وہ مجھے قبول ہیں (39)

ان در دناك واقعات كے بعد امام (ع) نے سمجھ ليا كہ معاويہ اور اس كے كارندوں كى چالوں كے سامنے ہمارى تمام كوششيں نقش بر آب كے سوا كچھ نہيں ہيں_ ہمارى فوج كے صاحب نام افراد معاويہ سے مل گئے ہيں لشكر اور جانبازوں نے اپنے اتحاد و اتفاق كا دامن چھوڑديا ہے ممكن ہے كہ معاويہ بہت زيادہ تباہى اور فتنے بريا كردے

مذکورہ بالا باتوں اور دوسری وجوہ کے پیش نظر امام حسن (ع) نے جنگ جاری رکھنے میں اپنے پیروکاروں اور اسلام کا فائدہ نہیں دیکھا_ اگر امام (ع) اپنے قریبی افراد کے ہمراہ مقابلہ کیلئے اٹھ کھڑے ہوتے اور قتل کردیئے جاتے تو نہ صرف یہ کہ معاویہ کی سلطنت کے پایوں کو منزلزل

79

کرنے یا لوگوں کے دلوں کو جلب کرنے کے سلسلہ میں ذرّہ برابر بھی اثر نہ ہوتا، بلکہ معاویہ اسلام کو جڑ سے ختم کردینے اور سچے مسلمانوں کا شیرا زہ منتشر کردینے کے ساتھ اساتھ اپنی مخصوص فریب کارانہ روش کے ساتھ لباس عزا پہن کر انتقام خون امام حسن (ع) کے لئے نکل پڑتا اور اس طرح فرزند رسول(ص) کے خون کا داغ اپنے دامن سے دھوڈالتا خاص کر ایسی صورت میں جب صلح کی پیشکش معاویہ کی طرف سے ہوئی تھی اور وہ امام (ع) کی طرف سے ہر شرط قبول کرلینے پر تیار نظر آتا تھا_ بنابرایں (بس اتنا) کافی تھا کہ امام (ع) نہ قبول کرتے اور معاویہ ان کے خلاف اپنے وسیع پروپیگنڈے کے ذریعہ اپنی صلح کی پیشکش کے بعد ان کے انکار کو خلاف حق بناکر آپ (ع) کی مذمت کرتا ور کیا بعید تھا ے جیسا کہ امام (ع) نے خود پیشین گوئی کردی تھی کہ ان کو اور ان کے بھائی کو گرفتار کرلیتا اور اس طریقہ سے فتح مکہ کے موقع پیغمبر (ص) کے ہاتھوں اپنی اور اپنے خاندان کی اسیری کے واقعہ کا انتقام لیتا اس وجہ سے امام (ع) نے نہایت سخت حالات میں صلح کی (40) پیشکش قبول کرلی _

معابده صلح

معاہدہ صلح امام حسن _ کا متن، اسلام کے مقدس مقاصد اور اہداف کو بچانے میں آپ کی کوششوں کا آئینہ دار ہے_ جب کبھی کوئي منصف مزاج اور باریك بین شخص صلح نامہ کی ایك ایك شرط کی تحقیق کرے گا تو بڑی آسانی سے فیصلہ کرسکتا ہے کہ امام حسن (ع) نے ان خاص حالات میں اپنی اور اپنے پیروکاروں اور اسلام کے مقدس مقاصد کو بچالیا_

صلح نامہ کے بعض شرائط ملاحظہ ہوں:

1_ حسن (ع) زمام حکومت معاویہ کے سپردکر رہے ہیں اس شرط پر کہ معاویہ قرآن وسیرت پیغمبر (ص) اور شائستہ خلفاء کی روش پر عمل کر __ (41)

80

2_ بدعت اور علی (ع) کے لئے ناسزا کلمات ہر حال میں ممنوع قرار پائیں اور ان کی نیکی کے سوا اور کسی طرح یادنہ کیا جائے _(42)

3_ كوفہ كے بيت المال ميں پچاس لاكھ درہم موجود ہيں، وہ امام مجتبى (ع)كے زير نظر خرچ ہوں (43) گے اور معاويہ " داراب گرد" كى آمدنى سے ہر سال دس لاكھ درہم جنگ جمل و صفين كے ان شہداء كے پسماندگان ميں تقسيم كرے گا جو حضرت على (ع) كى طرف سے لڑتے ہوئے قتل كرديئے گئے تھے (44)

4_ معاویہ اپنے بعد کسی کو خلیفہ معین نہ کرے (45)

5_ ہر شخص چاہے وہ کسی بھی رنگ و نسل کا ہو اس کو مکمل تحفظ ملے اور کسی کو بھی معاویہ کے خلاف اس کے گذشتہ کاموں کو بناپر سزا نہ دی جائے_ (46)

6 شیعیان علی (ع) جہاں کہیں بھی ہوں محفوظ رہیں اور کوئي ان سے معترض نہ ہو (47)

امام (ع) نے اور دوسری شرطوں کے ذریعہ اپنے بھائي امام حسین (ع) اور اپنے چاہنے والوں کی جان کی حفاظت کی اور اپنے چند اصحاب کے ساتھ جن کی تعداد بہت ہی کم تھی ایك چھوٹا سا اسلامی لیکن با روح معاشرہ تشکیل دیا اور اسلام کو حتمی فنا سے بچالیا

معاویہ کی پیمان شکنی

معاویہ وہ نہیں تھا جو معاہدہ صلح کو دیکھ کر امام (ع) کے مطلب کو نہ سمجھ سکے اسی وجہ سے صلح کی تمام شرطوں پر عمل کرنے کا عہد کرنے کے باوجود صرف جنگ بندی اور مکمل غلبہ کے بعد ان تمام شرطوں کو اس نے اپنے پیروں کے نبچے روند دیا اور مقام نُخیلہ میں ایك تقریر میں صاف صاف کہہ دیا کہ " میں نے تم سے اس لئے جنگ نہیں کی کہ تم نماز پڑھو، روزہ رکھو اور حج کے لئے جاؤ بلكہ میری جنگ اس لئے تھی کہ میں تم پر حکومت کروں اور اب میں حکومت کی کرسی پر پہنچ گیا ہوں اور

81

اعلان کرتا ہوں کہ صلح کے معاہدہ مینجن شرطوں کو میں نے ماننے کیلئے کہا تھا ان کو پاؤں کے نیچے رکھتا ہوں اور ان کو پورا نہیں کروں گا (48)

لہذا اس نے اپنے تمام لشکر کو امیرالمؤمنین(ع) کی شان میں ناسزا کلمات کہنے پر برانگیختہ کیا_ اس لئے کہ وہ جانتا تھا کہ انکی حکومت صرف امام کی اہانت اور ان سے انتقامی رویہ کے سایہ میں استوار ہوسکتی ہے_ جیسا کہ مروان نے اس کو صاف لفظوں میں کہہ دیا کہ " علی کو دشنام دیئے غیر ہماری حکومت قائم نہیں رہ سکتی "(49)

دوسری طرف امیر المؤمنین (ع) کے چاہنے والے جہاں کہیں بھی ملتے ان کو مختلف بہانوں سے قتل کردیتا تھا _ اس زمانہ میں تمام لوگوں سے زیادہ کوفہ کے رہنے والے سختی اور تنگی سے دوچار تھے اس لئے کہ معاویہ نے مغیرہ کے مرنے کے بعد کوفہ کی گورنری کو زیاد کے حوالہ کردیا تھا اور زیاد شیعوں کو اچھی طرح پہچانتا تھا، وہ ان کو جہاں بھی پاتا بڑی بے رحمی سے قتل کردیتاتھا _ (50)

مدینہ کی طرف واپسی

معاویہ ہر طرف سے طرح طرح کی امام کو تکلیفیں پہنچانے لگا آپ(ع) اور آپ(ع) کے اصحاب پر اس کی کڑی نظر تھی ان کو بڑے سخت حالات میں رکھتا اور علي(ع) و خاندان علی (ع) کی توہین کرتا تھا _

یہاں تك كہ كبھی تو امام حسن (ع) كے سامنے آپ كے پدر بزرگوار كی برائي كرتا اور اگر امام(ع) اس كا جواب دیتے تو آپ (ع) كو بھی ادب سكھانے كی كوشش كرتا_ (51) كوفہ میں رہنا مشكل ہوگیا تھا اس لئے آپ نے مدینہ لوٹ جانے كا ارادہ كیا

۔ لیکن مدینہ کی زندگی بھی آپ کے لئے عافیت کا سبب نہیں بنی اس لئے کہ معاویہ کے کارندوں میں سے ایك پلید ترین

82

میں پیغمبر (ص) نے فرمایا تھا: " ہو الوزغ بن الوزغ، الملعون بن الملعون"(52) " اس نے امام (ع) اور آپ کے اصحاب کا جینا مشکل کردیا تھا یہاں تك کہ امام حسن (ع) کے گھر تك جانا مشکل ہوگیا تھا، باوجودیکہ امام (ع) دس برس تك مدینہ میں رہے لیکن ان کے اصحاب ، فرزند پیغمبر کے چشمہ علم و دانش سے بہت کم فیض یاب ہوسکے مروان اور اس کے علاوہ دس سال کی مدت میں جو بھی مدینہ کا حاکم بنا اس نے امام حسن (ع) اور ان کے چاہنے والوں کو تكلیف و اذیت ہونچانے میں کوئی کمی نہیں کی

شهادت

معاویہ جو امام (ع) کی کمسنی کے بہانہ سے اس بات کے لئے تیار نہیں تھا کہ آپ(ع) کو خلافت دی جائے وہ اب اس فکر میں تھا کہ اپنے نالائق جوان بیٹے یزید کو ولی عہدی کے لئے نامزد کرے تا کہ اس کے بعد مسند سلطنت پر وہ متمکن بوجائے

اور ظاہر ہے کہ امام حسن (ع) اس اقدام کے راستہ میں بہت بڑی رکاوٹ تھے اس لئے کہ اگر معاویہ کے بعد امام حسن (ع) مجتبی زندہ رہ گئے تو ممکن ہے کہ وہ لوگ جو معاویہ کے بیٹے سے خوش نہیں ہیں وہ امام حسن (ع) کے گرد جمع ہوجائیں اور اس کے بیٹے کی سلطنت کو خطرہ میں ڈالدیں لہذا یزید کی ولی عہدی کے مقدمات کو مضبوط بنانے کے لئے اس نے امام حسن (ع) کو راستہ سے ہٹادینے کا ارادہ کیا ۔ آخر کار اس نے دسیسہ کاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے امام حسن (ع) کی بیوی " جعدہ بنت اشعب" کے ذریعہ آپ(ع) کو زہر دید یا اور امام معصوم (ع) سینتالیس سال کی عمر میں 28/صفر 53) مفر میں 58/

83

سوالات

1_ پیغمبر (ص) کے ساتھ امام حسن (ع) کتنے دن رہے اور اس مدت میں پیغمبر (ص) کی محبت امام حسن (ع) سے کس طرح کی تھی؟ پیغمبر (ص) کی احادیث میں سے ایك كاز كر فرمایئے

2_ اپنے پدربزرگوار کے زمانے میں، امام حسن (ع) کا جنگ جمل و صفین میں کیا عمل رہا؟ مختصراً بیان کیجئے؟

3_ امام (ع) کی پرہیزگاری اور سخاوت کے واقعات میں سے ایك ایك نمونہ بیان فر مایئے

4_ حکومت کی ذمہ داری قبول کرنے کے بعد معاویہ کے سلسلہ میں امام (ع) کا کیسا موقف رہا؟ مختصراً بیان کیجئے_ 5 امام کے سیابیوں میں کس طرح کے لوگ تھے؟

6_ صلح کے اسباب و علل کو مختصراً بیان کیجئے_

7_ صلح کی تین شرائط کو بیان کرتے ہوئے صلح کے نتائج کو امام (ع) کے نظریہ کے مطابق بیان کیجئے

8 امام (ع) کس تاریخ کو کیسے اور دشمن کے ذریعہ کن وجوہ کی بناپر شہید ہوئے؟

84

حوالہ جات

1 ارشاد مفيد ص 187_ تاريخ الخلفاء سيوطى /188_ 2 بحار جلد 238/43 __ 3 دلائل الامامہ طبری /60_ 4 تاريخ الخلفاء /188 ، تذكرة الخواص /177 '' اللهم انى احبّہ فاحبّہ'' _ 5 بحار جلد 44/ 264، كشف الغمہ جلد 550/1 مطبوعہ تبريز سنن ترمذّى جلد 7/5 ''من احبّ الحسن و الحسين(ع) فقد احبّنى و من ابفضها فقد ابغضنى ''

```
6 طبقات كبير جلد 1 حصہ 23/2
       7 حياة الامام حسن جلد 1 ص 20، مروج الذبب جلد 341/2، تاريخ يعقوبي جلد 2 ص 172 شرح نهج البلاغ، ابن ابي الحديد جلد
                                                                                      8 كامل ابن اثير جلد 227/3 231
                                                                                 9 حياة الامام الحسن جلد 396/1 و399
                                                                                                 10 وقعم صفين /297
11 نهج البلاغه فيض الاسلام خطبه 198 ص 11660 ،املكو عنّى بذا الغلام لا يهدّنى فانّنى انفس بهذين يعنى الحسن و الحسين على الموت
                                                                                          لئلا ينقطع بهما نسل رسول الله
                                                    12 الامام، و السياسة جلد 1 ص 119، حياة الامام الحسن جلد 1 ص 444
                                                                                       13 اصول كافى جلد 1/ ص 297_
                  16 بحار جلد 331/43
17 بحار جلد 331/43، تاريخ الخلفاء /190، مناقب ابن شهر آشوب 14/4 شرح نهج البلاغه ابن ابي الحديد جلد 10/16 ، تذكرة الخواص
                                                                                                              178/
                                      18 تاريخ يعقوبي جلد 215/2، بحار جلد 43/ 332، تاريخ الخلفاء /190، مناقب جلد 14/4
                                                                                                                85
                                                                               19 كشف الغمم مطبوعم تبريز جلد 558/1
                                                                                                 20 سوره نساء /86
                                                                                                21 بحار جلد 342/43
                                                                                                22 بحار جلد 43 /344
                23 تاریخ الخلفاء /191 ، شرح ابن ابی الحدید جلد 16 / 13 ، 51 واقعہ کے آخری حصہ میں تھوڑے فرق کے ساتھ
                         24 ارشاد مفيد /188 شرح نهج البلاغم ابن ابي الحديد جلد 30/16 مقاتل الطالبين مطبوعم بيروت 50 50
 25 ارشاد مفيد 189 ، بحارجلد 45/44 ، شرح نهج البلاغ، ابن ابي الحديد جلد 16 / 31 مقاتل الطالبين مطبوع، بيروت / 53 اما بعد فاتك
                           دسَّست الرجال للاحتى ال و الاغتيال و ارصدت العيون كانك تحت اللقاء و ما اشك في ذالك فتوقع، انشاء الله
26 امام حسین (ع) کے مقابل معاویہ کی منطق سے واقفیت کے لئے امام حسن (ع) کے نام معاویہ کا وہ خط پڑھاجانے جس کو ابن ابی
                                                                           الحديد نے اپني شرح كى ج 16 / 37 پر درج كيا
                                                                                                  27 بحار جلد 23/44
                                   28 شرح شرح نهج البلاغہ ابن ابی الحدید ج 16/ 37 و 38 مقاتل الطالبین مطبوعہ بیروت /60_
                           29 ارشاد مفيد /189 ، بحار جلد 44 / 46 شرح نهج البلاغم ابن ابى الحديد 16 / 38 مقاتل الطالبين / 61 _
                                                  30 شرح نهج البلاغم ابن ابي الحديد جلد 16 / 37 \ 40 ،بحار جلد 44 / 50
                                                                                   31 ارشاد مفيد /189 ، بحار 44/ 46
                                                                                          32 تاریخ یعقوبی ج 2 / 214
                                                                                                  33 ارشاد مفید 190
   34 مسکن منزل کے وزن پرہے ۔ نہر دجیل کے کنارے پر ایك جگہ ہے جہاں قیس کی سپہ سالاری میں امام حسن (ع) کا لشکر پڑاؤ
                                                                                                     ڈالے ہوئے تھا
                                                                                        35 تاریخ یعقوبی جلد 2 / 214
                                                                                          36 تاريخ يعقوبي ج 2 / 214
     37 ارشاد مفيد /190 ، تاريخ يعقوبي جلد 2 / 215 ، بحار جلد 44 / 47 ، شرح ابن ابي الحديد جلد 16/ 41 مقاتل الطالبين مطبوعم
                                                                                                        بيروت / 63
                                                                                                                86
38 ارشاد مفيد /190 ، تاريخ يعقوبي ج 2 / 215 ، بحار جلد 44 / 47 شرح نهج البلاغ، ابن ابي الحديد ج 16/ 41 مقاتل الطالبين مطبوعم
                                                                  39 ارشاد مفيد /190 191 ، تاريخ يعقوبي جلد 2 / 215
                                  40 بحار جلد 44/ 17 ، شرح ابن ابي الحديد 16 / 41 ٪ 42، مقاتل الطالبين مطبوعہ بيروت /14
                                                                                                 41 بحار جلد 44/ 65
               42 ارشاد مفيد /191 ،مقاتل الطالبين ،حياة الامام الحسن بن على جلد 2 / 237 شرح نهج البلاغم ابن ابي الحديد 16 / 4
 43 تاريخ دول الاسلام جلد 1/ 53 ،حياة الامام الحسن بن على ج 2 / 238، تذكرة الخواص ابن جوزى /180 ، تاريخ طبرى ج 5 / 160
```

```
44 جوہرة الكلام ، حياة الامام الحسن بن على جلد 2/ 337_

45 بحار الانوار جلد 46/46_

46 مقاتل الطالبين / 48_

47 ارشاد مفيد حياة الامام الحسن بن على جلد 237/2 شرح ابن ابى الحديد 4/16_

48 حياة الامام الحسن بن على جلد 237/2 مقاتل الطالبين / 43 ، نخانر العقبى ميں اتنا مزيد بے كہ معاويہ نے شروع ميں ان شرائط كو 48 حياة الامام الحسن بن على جلد 237/2 مقاتل الطالبين / 43 ، نخانر العقبى ميں اتنا مزيد بے كہ معاويہ نے شروع ميں ان شرائط كو مطلقاً قبول نہيں كيا اور دس آدميوں كو منجملہ قيس بن سعد كے مستثنى كيا اور لكها كہ ان كو جہاں بهى ديكهوں گاان كى زبان اور باته كات دوں گاامام حسن(ع) نے جواب ميں لكها كہ : ايسى صورت ميں، ميں تم سے كبهى بهى صلح نہيں كرونگا، معاويہ نے جب يہ ديكها تو سادہ كاغذ آپ كے پاس بهيجديا اور لكها كہ آپ جو چاہيں لكهديں ميں اسكو مان لونگا اور اس پر عمل كرونگا ديكها حولا بحار 44 بخالا الامر الا بذالك اى بسبّ على)_

40 الصواعق المحرقہ / 33 ( لا يستقيم لنا الامر الا بذالك اى بسبّ على)_

51 حياة الامام الحسن ابن على جلد 2/ 356 معادل الحديد جلد 16/ 47_ 52 مطبوعہ تبريز، ارشاد مفيد /191 مرحوم مفيد عليہ الرحمہ نے 53 دلائل الامامہ طبرى /161 ، كشف الغمہ جلد 1 ص 515 ص 516 مطبوعہ تبريز، ارشاد مفيد /192 ، مرحوم مفيد عليہ الرحمہ نے شہادت كے وقت آپ كى عمر 48 سال بيان كى بے_
```

تاریخ اسلام 4 (حضرت فاطمہ(س) اور ائمہ معصومین (ع) کی حیات طیبہ

87

پانچوانسىق:

امام حسین (ع) کی سوانح عمري (پہلا حصہ)

89

ولادت

تین شعبان 44 _ق کو علی (ع) و پیغمبر (ص) کی دختر گرامی کے دوسرے بیٹے کی پیدائشے ہوئی _ (1) ان کانام رکھنے کی پیدائشے ہوئی _ (1) ان کانام رکھنے کی رسم بھی ان کے بھائی حسن (ع) بن علی (ع) کی طرح پیغمبر (ص) کے ذریعہ انجام پائی، رسول اکرم(ص) نے خدا کے حکم کے مطابق اس نومولود کا نام حسین رکھا _ (2) ولادت باسعادت کے ساتویں دن جناب فاطمہ زہراء سلام الله علیہا نے اپنے فرزند کے لئے ایك بھیڑ عقیقہ کے عنوان سے قربان کی اور ان کے سرکے بالوں کو تراش کر بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ میں دی _ (3)

پیغمبر (ص) کے دامن میں

حسین (ع) بن علی (ع) نے ا پنے بچپن کے چھ سال اور چند ماہ پیغمبر اکرم(ص) کے دامن میں پرورش پائي اور منبع فیاض رسالت (ص) سے علم و معرفت حاصل کیا_

پیغمبر اکرم (ص) ، امام حسین (ع) سے جو اظہار محبت و لطف فرماتے تھے وہ شیعوں کے تیسرے رہنما کی عظمت و بلندی کو بیان کرتا ہے_

حضرت سلمان فارسی فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول (ص) خدا نے حسین (ع)کو اپنے زانو پر بیٹھا رکھا ہے اور بوسے دے رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ تو سید و سردار ہے، بڑے سردار کا بیٹا ہے ، بڑے سرداروں کا باپ ہے، تو امام ، فرزند امام اور ابوالائمہ ہے ۔ تو حجت خدا فرزند حجت خدا

90

اور جو نو افراد حجت خدا ہیں انکا باپ ہے انکا خاتم ان کا قائم ہوگا_ (4)

جب رسول خدا (ص) سے پوچھا گیا کہ آپ اپنے اہل بیت (ع) مینسے کس کو زیادہ دوست رکھتے ہیں تو فرمایا: حسن و حسین علیہما السلام کو (5)

رسول(ص) خدا بار بار حسن (ع) و حسین (ع) کو سینہ سے لگاتے ، ان کی خوشبو سونگھتے، بوسہ دیتے اور فرماتے تھے حسن و حسین(علیہما السلام)جوانان بہشت کے سردار ہیں (6)

پیغمبر (ص) اور امام حسین(ع) کے درمیان معنوی اور وراثتی رابطہ کو بیان کرنے کے لئے بلندترین قریب ترین اور واضح ترین جملہ، اس جملہ کو کہا جاسکتا ہے جس میں پیغمبر (ص) نے فرمایا کہ حسین (ع) مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں_" (7)

والد ماجد کے ساتھ

رسول (ص) خدا کی آنکھینبند ہوجانے کے بعد امام حسین (ع) نے اپنی عمر مبارك کے تیس سال اپنے پدربزرگوار کے ساتھ گذارے _اس پوری مدت میں آپ دل و جان سے پدر عالیقدر کی اطاعت کرتے رہے اور باپ کی پانچ سالہ حکومت کے زمانہ میں امام حسین (ع)اسلام کے مقاصد کو آگے بڑھانے میں ایك جاں باز فداكار کی طرح اپنے بڑے بھائي کی مانند كوشش كرتے رہے اور جمل و صفین و نہروان کی جنگوں میں شریك رہے _(8)

بھائي کے ساتھ

حضرت علی (ع) کی شہادت کے بعد، علی (ع) کے بڑے بیٹے حسن بن علی علیہما السلام کی طرف امامت و رہبری منتقل ہوگئی_ امام حسین (ع) جو مکتب رسالت و ولایت کے پروردہ تھے، اپنے بھائي کے ساتھ ہم فکر تھے _ جب اسلام اور مسلمانوں کے معاشرہ کے مصالح کے پیش نظر امام حسن معاویہ کی

91

صلح کی پیشکش کو قبول کرنے کے لئے مجبور ہوئے تو اس وقت امام حسین (ع) بھائی کے غموں میں شریك تھے _ اور چونکہ آپ جانتے تھے کہ یہ صلح، اسلام اور مسلمانوں کی بھلائي کیلئے ہوئي ہے اس لئے آپ نے برگز اعتراض نہیں کیا اور ہمیشہ امام حسن (ع) کے موقف کا دفاع کرتے رہے (9)

ایك دن معاویہ، امام حسن و امام حسین علیہما السلام كے سامنے امام حسن (ع) اور ان كے پدر بزرگوار اميرالمومنين كى بدگوئي كيائے لب كشابوا_ امام حسین (ع) اٹھے تا كہ اس كى اہانت كا جواب دیں لیكن آپ كے بھائي نے خاموش رہنے كا اشارہ كیا اور پھر خود ہى انہوں نے معاویہ كو بہت مناسب اور جھنجھوڑنے والے بیان كے ذریعہ خاموش كردیا_(10)

اخلاقي فضائل و مناقب

امام حسین (ع)کی مکمل حق طلب اور خداپرست 56 سالہ زندگی پر اگر اجمالی نظر ڈالی جائے تو ہم کو پتہ چلے گا کہ آپ(ع) کی زندگی ہمیشہ پاك دامني، خدا کی بندگي، محمدی (ص) پیغام کی نشر و اشاعت اور انسانیت کی بلند قدروں کی حفاظت میں گذری ہے_

آپ کو پروردگار کی نماز و بندگی، قرآن، دعا اور استغفار سے بڑا شغف تھا_ کبھی کبھی شب و روز میں سینکڑوں رکعت نماز پڑھتے تھے، (11) حتی کہ اپنی زندگی کی آخری رات میں بھی عبادت و دعا سے دست بردار نہیں ہوئے اور اس رات آپ (ع) نے دشمنوں سے مہلت مانگی تا کہ خلوت میں اپنے خدا سے راز و نیاز کرسکیں اور فرمایا: خدا جانتا ہے کہ میں نماز تلاوت قرآن اور دعا و استغفار کو بہت زیادہ دوست رکھتا ہوں_(12)

ابن اثیر نے لکھا ہے کہ حسین (ع) بہت روزے رکھتے_ نمازیں پڑ ھتے حج کو جاتے، صدقہ دیتے اور تمام اچھے کاموں کو انجام دیتے تھے (13)

حضرت اباعبدالله الحسين (ع)زيارت خانہ خدا كيلئے بارہا پيدل تشريف لے گئے اور حج كا

92

فریضہ ادا کیا (14)

امام حسین (ع)کی شخصیت ایسی پر شکوہ اور باعظمت تھی کہ جب آپ (ع) اپنے بھائي امام حسن مجتبی کے ساتھ حج

کے لئے پیدل جارہے تھے تو تمام بزرگ اور اسلام کے نمایاں افراد آپ(ع) کے احترام میں مرکب اور سواری سے اتر پڑتے اور آپ(ع) کے ہمراہ پیدل راستہ طے کرتے (15)

امام حسین (ع) کا احترام اور ان کی قدردانی کا معاشرہ اس لئے قائل تھا کہ آپ(ع) ہمیشہ لوگوں کے ساتھ زندگی بسر کرتے اور دوسروں کی طرح ایك معاشرہ کی نعمتوں اور مصیبتوں میں شامل رہتے تھے اور خداوند عالم پر پُر خلوص اعیان کی بناپر آپ عوام کے غم خوار اور مددگار تھے_

آپ ایك ایسی جگہ سے گذر ے جہاں كچھ فقیر اپنی اپنی چاردیں بچھائے ہوئے بیٹھے تھے اور سوكھی روٹیوں كے ٹكڑے كھارہے تھے _ امام حسین (ع) كو ان لوگوں نے دعوت دی تو آپ نے ان كی دعوت قبول كی اور ان كے پہلو میں بیٹھ گئے اور پہر آپ نے يہ آیت پڑھی: انَّہ لا يحب المستكبرين (16)

اس كے بعد آپ (ع) نے فرمایا كہ: " میں نے تمہارى دعوت قبول كى اب تم بھى ميرى دعوت قبول كرو_ وہ لوگ امام حسین (ع) كے ساتھ ان كے گھر آئے امام (ع) نے حكم دیا كہ جو كچھ گھر میں ہے وہ مہانوں كے لئے لایا جائے (17) اس طرح آپ نے معاشرہ كو تواضع اور انسان دوستى كا درس دیا

اس حصّہ کو علائلی کی اس بات کے خلاصہ کے ساتھ ختم کرتا ہوں جو انہوں نے اپنی کتاب میں ابا عبدالله الحسین (ع)کے بارے میں کہی ہے وہ فرماتے ہیں کہ: "تاریخ میں ہم کو ایسے بزرگ افراد نظر آتے ہیں جن میں ہر ایك نے کسی نہ کسی جہت اور کسی نہ کسی نہ کسی محاذ پر اپنی عظمت و بزرگی کو عالمی حیثیت دی ہے ایك شجاعت میں تو دوسرا زہد میں تو تیسرا سخاوت میں ...

لیکن ا مام حسین کی عظمت و بزرگی کا ہر پہلو فراز تاریخ کی عظمت کو دوبالا کرنے والا ہے گویا آپ(ع) میں تمام خوبیاں اور بلندیاں جمع ہوگئی تھیں (18)

93

امام حسین (ع) معاویہ کے زمانہ میں ابو عبداللہ الحسن اپنے پدر بزرگوار کی شہادت کے بعد خدا کے حکم اور اپنے بھائی کی وصیت سے اسلامی معاشرہ کی قیادت اور امامت کے منصب پر فائز ہوئے آپ نے اپنی امامت کے تقریباً دس سال معاویہ کی حکومت کے زمانہ میں گزارے اس مدت میں آپ نے امام حسن(ع) کی روش کو قائم رکھا اور جب تك معاویہ زندہ رہاآپ(ع) نے کوئی مؤثر اقدام نہ کیا

امام حسین اگر چہ یہ دیکھ رہے تھے کہ معاویہ اسلام ہی کی طاقت سے اسلامی معاشرہ کی بنیاد اور قوانین الہی کو بدل ڈالنے کی کوشش کر رہا ہے_ چنانچہ آپ کو قلق بھی تھا _ لیکن جانتے تھے کہ اگر اس کے مقابلہ کے لئے اٹھا جائے تو ہر مفید اقدام و تحریك (اور کوئي بھی نتیجہ حاصل ہونے) سے پہلے آپ کو قتل کردیا جائے گا_

قيام حسيني

معاویہ کی موت کے بعد خلافت _ جو کہ سلطنت میں تبدیل ہوگئی تھی _ اس کے بیٹے یزید کی طرف منتقل ہوگئی _ زمام حکومت کو ہاتھوں میں لیتے ہی یزید نے اپنے ارکان سلطنت کو مضبوط بنانے کیلئے عالم اسلام کی اہم شخصیتوں اور جانے چہچانے لوگوں سے اپنی بیعت لینے کا ارادہ کیا _ اس غرض سے اس نے حاکم مدینہ کے نام خط لکھا اور حکم دیا کہ امام حسین (ع) سے میری بیعت لے اور اگر وہ مخالفت کریں تو ان کو قتل کردو

94

مدینہ کے گورنر نے حکم کے مطابق بیعت کا سوال امام (ع) کے سامنے رکھا، امام حسین (ع) نے فرمایا: "اناللہ و انا الیہ راجعون و علی الاسلام السلام اذا بلیت الامة براع: مثل یزید (20) " یعنی جب یزید جیسے لوگ (شراب خوار، جواري، بے ایمان اور ناپاك) حکومت اسلامی کی مسند پر بیٹھ جائیں تو اسلام پر فاتحہ پڑھ دینا چاہیے_

امام (ع) نے بیعت کی پیش کش کو ٹھکرانے کے بعد یہ سمجھ لیا کہ اگر مدینہ میں رہے تو آپ(ع) کو قتل کر دیا جائے گا_

لہذا رات کے وقت پوشیدہ طور پر 28 رجب 60 ہکو اپنے یار و انصار کے ساتھ مکہ کی طرف روانہ ہوگئے (21) آپ کے مکہ میں پہنچنے اور یزید کی بیعت سے انکار کرنے کی خبر مکہ اور مدینہ کے لوگوں کے درمیان پھیل گئی اور یہ خبر کوفہ بھی پہنچ گئی _ اس طرح لوگوں کو امام حسین (ع) کی مدد اور ان کی موافقت کے لئے اپنے کو آمادہ کرنے کا موقع نظر آیا کہ شاید اس طرح بنی امیہ کے ظلم سے نجات مل جائے _

کوفیوں نے_ مندرجہ بالا نکات کے پیش نظر _ مکہ پہنچنے کی خبر سنتے ہی بہت سے خطوط کے ذریعہ آپ(ع) کو دعوت دی کہ آپ کوفہ تشریف لایئےور ہماری رہنمائی کی ذمہ داری قبول کرلیجئے_

حضرت ابو عبدالله الحسین (ع) نے جناب مسلم کو روانہ کرنے کے ساتھ ان تمام خطوط کا جواب مختصر جملوں میں اس طرح لکھا" اما بعد یہ خط حسین بن علی (علیہما السلام) کی طرف سے عراق کے مسلمانوں اور مؤمنوں کی جماعت کی طرف بھیجا جار ہا ہے تم یہ جان لو کہ ہانی اور سعید جو تمہارے بھیجے ہوئے آخری افراد تمہارے خطوط لے کر آئے ان تمام باتوں کی جو تمہاری تحریروں سے عیاں تھیں مجھے اطلاع ملی خلاصہ یہ کہ تمہارا مطلب یہ تھا کہ " ہمارے پاس کوئی لائق رہبر اور امام نہیں ہے ہمارے پاس آجایئے اید خدا ہم کو آپ کے ذریعہ ہدایت تك پہنچا دے فوری طور پر میں حضرت مسلم کو جو میرے چچا کے بیٹے اور میرے معتمد ہیں، تمہارے پاس بھیج رہا ہوں اگر انہوں نے لکھا کہ تمہارے آخری نظریات عملی طور پر اسی طرح ہیں جیسا کہ تم نے

95

خط میں لکھا ہے تو میں اسے قبول کر کے تمہاری طرف آؤنگا _ آخر میں آپ(ع) نے مزید لکھا _ مجھے اپنی جان کی قسم ، امام و پیشوا صرف وہ ہے جو خود دین کا پابند ہو اور عدل و انصاف کرتا ہو اور خدا کی رضا کے لئے حلیم ہو _ " (22) حضرت مسلم اس خط کو لیکر کوفہ پہنچے ، ان کے پہنچنے کی خبر بڑی تیزی سے کوفہ میں پھیل گئی _ اہل کوفہ نے پر تپاک طریقہ سے امام (ع) کے نمائندہ حضرت مسلم بن عقیل کا استقبال کیا _ ایسا استقبال پہلے کبھی نہیں ہوا تھا، پھر جناب مسلم بن عقیل کا میں اضافہ ہوتا رہا _ مسلم بن عقیل کے ہاتھوں بیعت کی اور دن بدن بیعت کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہا _

کوفہ سے دو خط

امام حسین (ع) کے حق اور یزید کی مخالفت میں انقلابی صورت حال پیدا ہوجانے کے بعد دو خط لکھے گئے ایك خط حسین (ع) بن علی (ع) کو لکھا:" اب تك ہے شمار لوگوں نے میری بیعت کی ہے اب آپ کوفہ آجایئے ' (23)

یزید کے پیروکاروں نے اس کو لکھا کہ : " اگر عراق کی حکومت کو بچانا ہے تو کسی لائق گورنر کو بھیجوتا کہ ان فتنوں کو ختم کردے اس لئے کہ نعمان بن بشیر (حاکم کوفہ) ایك كمزور آدمی ہے یا اس نے اپنے آپ کو كمزور بناركھا (24)

ہے۔ ان دو خطوط کے نتیجہ میں دو اقدام سامنے آئے_ پہلے خط نے امام حسین (ع)کی کوفہ کی طرف روانگی کے مقدمات فراہم کئے اور دوسرے خط نے پہلے حاکم کو معزول اور اس کی جگہ پر عبیداللہ ابن زیاد کو معین کیا_ امام حسین (ع)ہر چند کہ کوفیوں کو بخوبی پہچانتے تھے اور ان کی بے وفائي، ان کے عقیدہ کا تزلزل اپنے پدر گرامی اور برادر بزرگ کی حکومت کے زمانہ میں دیکھ چکے تھے لیکن اتمام حجّت

96

اور خداوند عالم کے اوامر کے اجراء کے لئے آپ (ع) نے کوفہ جانے کا ارادہ کیا_ خصوصاً مکہ میں چند ماہ قیام کے بعد آپ(ع) نے یہ سمجھ لیا کہ یزید(لعن) کسی طرح بھی آپ سے دست بردار ہونے کے لئے تیار نہیں ہے اور اگر آپ(ع) بیعت نہیں کرتے تو آپ کا قتل، اور وہ بھی خانہ خدا کے نزدیك یقینی ہے_

اس صورت حال میں امام حسین (ع) 8 ذی الحجہ تك _ جس دن تمام خُجّاج منی كی طرف جانے كا ارادہ كر رہے تھے(25) مكہ میں رہے اور حج تمتع كو عمرہ مفردہ سے بدلنے كے بعد اپنے اہل بیت اور اصحاب كو لے كر مكہ كو ترك كیا اور عراق كی طرف چل پڑے _ (26)

امام کا ایسے زمانہ میں اور ایسی جگہ سے کوچ کرنا، جہاں لوگ دور دور سے ارکان حج بجا لانے کے لئے آتے ہیں، ایسا بے نظیر اقدام تھا کہ جس کی ایك عام مسلمان سے بھی توقع نہیں کی جاسکتی تھی چہ جائیکہ فرزند پیغمبر (ص) سے ، اسی وجہ سے تھوڑی ہی مدت میں سارے شہر مکہ میں امام کے سفر کی خبر گشت کرنے لگی_ امام حسین (ع) نے اپنے ناگہانی اور آشکار سفر سے اپنے فریضہ پر بھی عمل کیا اور مسلمانوں کو بھی سمجھا دیا کہ فرزند پیغمبر (ص) نے یزید کی حکومت کو قانونی نہیں سمجھا اور نہ صرف اس کی بیعت نہیں کی بلکہ اس کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے ہیں_

حضرت مسلم ابن عقیل کی شہادت

حضرت مسلم کے ہاتھ پر اہل کوفہ کی بیعت اور امام حسین (ع)کی طرف ان کے میلان کی اطلاع یزید کو مل چکی تھی _ اس نے ابن زیاد کو کوفہ بھیجا ابن زیاد نے شیطانی چال کے ذریعہ ایك نیا بھیس بدلا، چہرہ پر نقاب ڈالا اور بنی ہاشم کے کسی شریف اور بڑی شخصیت کے روپ میں رات کے اندھیرے میں کوفہ میں وارد ہوا _ جو لوگ امام حسین (ع) کے منتظر تھے انہوں نے یہ گمان کیا کہ یہ

97

حسین (ع) ہیں

ابن زیاد بغیر کسی سے کوئی بات کئے اور نقاب میں منھ چھپائے ہوئے سیدھا دار الامارہ پہنچا_(27)
عبیدالله ابن زیاد نے دار الامارہ میں مشورہ کیلئے ایک مٹینگ بلائی اور ابتدائی اقدامات کے بعد، کوفہ والوں کے ایمان کی
کمزوری ، دو غلہ پن اور ان کے خوف سے فائدہ اٹھایا اور ان کو ڈرا دھمکا کر حضرت مسلم کے اطراف سے منتشر کردیا
یہاں تک کہ جب حضرت مسلم نماز کے لئے آئے تو صرف تیس افراد نے ان کے پیچھے نماز پڑھی اور نماز کے بعد وہ
بھی متفرق ہوگئے _ جب آپ مسجد سے باہر نکلے تو آپ کے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا

حضرت مسلم نے ابن زیاد کے لشکر سے اکیلے جنگ کی اور ایك بہادرانہ جنگ کے بعد شہید ہوگئے_ (28)

ظلم كر خلاف عظيم ترين قيام

عراق کے قصد سے ابو عبدالله الحسین (ع) نے حجاز کو چھوڑ دیا لیکن در حقیقت آپ اس مقصد کی طرف جا رہے تھے جو صرف عراق میں نہیں تھا_ یہ عظیم مقصد اسلام اور مسلمانوں کو استعمار کے چنگل اور خاندان بنی امیہ کے استبدادی پنجہ سے چھڑانا تھا_ اسی وجہ سے آپ(ع) دوستوں کی مقدس مآبانہ باتوں اور نصیحتوں کے برخلاف، جو اس سفر کو ترک کرنے پر مبنی تھیں، اپنے عزم و ارادہ پر جمے رہے اور اسلام کی نجات کے لئے آخری تحریک شروع کی جس کو بہر قیمت انجام تک پہنچانا تھا

امام حسین (ع) راستہ میں بہت سے لوگوں کو اپنی مدد کے لئے دعوت دیتے اور جو لوگ ان کے ساتھ تھے ان کو یزید سے جنگ کے بارے میں اپنے مصمم ارادہ سے آگاہ کرتے رہے اور اس

98

جنگ کے نتیجے میں سب کے قتل ہوجانے سے بھی آگاہ کرتے رہے اور اس بات کا اختیار دیا کہ وہ چاہیں تو ساتھ چھوڑ کر جاسکتے ہیں_ " صفاح" نام کی ایك جگہ پر کوفہ سے واپس آنے والے فرزدق سے ملاقات ہوگئي، آپ(ع) نے کوفہ کے حالات کے بارے میں ان سے سوال کیا، فرزدق نے جواب دیا کہ " لوگوں کے دل تو آپ(ع) کے ساتھ ہیں مگر ان کی تلواریں بنی امیہ کے ساتھ ہیں _(29)

شہادت

امام حسین (ع) کا قافلہ کوفہ سے پہلے سرزمین کربلا پر (تقریباً کوفہ سے 70 کیلومیٹر دور) دشمن کے بہت بڑے لشکر سے روبرو ہوا_ آپ کے ساتھ صرف وہی لوگ تھے جو جان کی بازی لگانے والے تھے اور فرزند پیغمبر(ص) کی نصرت و مدد کے سوا انکا اور کوئي مقصد و مطلوب نہ تھا _

آخر کار یہ لوگ ابن زیاد کے تیس ہزار لشکر کے تنگ گھیرے میں آگئے (30) یہاں تك کہ فرات کا پانی بھی ان پر بند كرديا گيا

ایسے حالات میں فرزند زہراء حضرت امام حسین (ع)کے سامنے دو ہی راستے تھے یا قتل یا بیعت، حسین ابن علی (علیہما السلام)جو مکتب وحی محمدی اور ولایت علوی کے پروردہ تھے انہوں نے بیعت نہیں کی اور ان بہتر (31) افراد کے ساتھ

```
( جو ان کے بہترین اصحاب، وابستگان اور فرزند تھے_ جن میں سے ہر ایك اخلاص ،جواں مردي، شجاعت، عزت و
شرافت انسانی کی اخلاقی قدروں سے آراستہ اور انسانیت کا مکمل نمونہ تھے دس محرم 60 ہکو صبح سے عصر تك پسر
    معاویہ کے کثیر اور آراستہ لشکر کے مقابلہ میں ایك شجاعانہ اور قابل فخر جنگ کی ۔ اور بالآخر شربت شہادت نوش
      فرمایا۔ اور اس زمین کے سینہ پر جب تك انسانیت موجود رہے گی اس وقت تك کے لئے اپنے نام کو جاودانہ بنادیا
                                                                                                            99
     آپ(ع) کی شہادت کے بعد دشمن کا لشکر آپ(ع) کے پسماندگان کے خیمہ میں گھس آیا، تمام مال و اسباب لوٹ لیا اور
              آپ(ع) کے اہل بیت کو اسیر کرکے شہداء کے کٹے ہوئے سروں کے ساتھ کوفہ اور وہاں سے شام لے گیا
                                                                                                           100
                                                                                                        سو الات
                1 حسین (ع) ابن علی (ع) کس تاریخ کو پیدا ہوئے اور پیغمبر (ص) اکرم کے ساتھ کتنے دنوں تك رہے؟
                                2 صلح كر بارے ميں امام حسين (ع) كا موقف كيا تها؟ اس كا ايك نمونہ بيان فرمايئر
                                             3 امام حسین (ع) کی تواضع اور فروتنی کے ایك نمونہ کا ذکر کیجئے
                                                    4 امام حسين (ع) كا قيام كس زمانه مين اور كس طرح شروع بوا؟
           5 امام (ع) نے مکہ سے کوفہ جانے کا کیوں ارادہ کیا اور کوفہ جانے سے پہلے آپ(ع) نے کون سا اقدام کیا ؟
6 دشمن کے اشکر سے امام حسین (ع) کس جگہ ملے؟ دونوں اشکروں کے حالات اور آپ(ع) کی اور آپ(ع) کے اصحاب
                                                                                    کی تاریخ شہادت بیان کیجئے؟
                                                                                                           101
                                                                                                     حو الم جات
                                                                           1 اعلام الورى / 213، بحار جلد 44/ 201
                                                                                             2 بحار جلد 43/ 241
                                                                           3 فروع كافي جلد 33/6 بحار جلد 43/ 257
   4 '' ... انت سيد بن سيد ابوالسادات انت امام ابن امام ابوالائمم ، انت حجة الله بن حجته و ابو حجج تسعة من صلبك و تاسعهم قانمهم''
                                             مقتل خوارزمي جلد 1 / 146، كمال الدين صدوق جلد 1/ 262 بحار جلد 43/ 290_
            5 'اسئل رسول الله اى الله البيت احب اليك ؟ قال : الحسن والحسين 'اسنن ترمذي جلد5/ 323 ، بحار جلد 43/ 264، 265
                  6 الحسن والحسين سيد الشباب ابل الجنَّم، بحار جلد 43 / 264 ، 265، سنن ترمذي جلد 5/ 323 بحار جلد 299/43
  7" حسين منى و انا من حسين" سنن ترمذى جلد 5/ 324، بحار جلد 43/ 270 مقتل خوارزمى جلد 1/ 146، انساب الاشراب
                                                                                              بلاذرى جلد 3 / 142
                                                                                         8 الاصابہ جلد 1 ص 333
 9 کافی میں منقول ہے کہ جس نشست میں امام حسن (ع) بیٹھے رہتے تھے اس میں امام حسین (ع) بھائی کے احترام کی بناپر باتیں
               نہیں کرتے تھے یہاں تك كہ بخشش و عطا میں بھی اس بات كا خیال ركھتے تھے كہ امام حسن (ع) سے ذرا كم ہو _
                                                     10 ارشاد مفيد / 173 ، شرح نهج البلاغم ابن ابي الحديد جلد 16 / 47_
                                                              11 بحار جلد 44/ 196 ، منقول از فلاح السائل و عقد الفريد
```

102

15 سوره نحل / 23

13 اسد الغابہ جلد 20/2 14 انساب الاشراف بلاذري_

16 تفسير سياسي جلد 257/2 ، مناقب جلد 4/ 66 ، جلاء العيون مرحوم شبر جلد 2/ 24

12 ارشاد مفيد / 230 مطبوعه مكبة بصيرتي'' فهو يعلم أنّى قد كنت احبُّ الصلوة و تلاوة كتابه و كثرة الدعا و الاستغار''

```
17 سمو المعنى / 104_
18 رجال كشى / 94
```

19 مُقْتِل خوارزمي جَلَد 1 /184، لهوف / 20 بحار جلد 44/ 326

20 ارشاد مفيد / 201 ، تاريخ طبرى جلد 341، بحار جلد 44/ 326

21/2 مناقب ابن شهر آشوب جلد 90/4 ،ارشاد مفيد / 204 بحار جلد 44/ 334 كامل ابن اثير جلد 21/4

22 ارشاد مفيد / 205 ،بحار جلد 44/ 336_

23 مناقب ابن شهر آشوب جلد 4/ 91 ،بحار جلد 44 / 366

24 8ذی الحجة کو منی جانا ایك مستحب عمل ہے اس زمانہ میں اس استحبابی حكم پر عمل ہوتا تها لیكن اس زمانہ میں حجاج ایك ساتھ عرفات جاتے ہیں

25 ارشاد مقید 281 ،بحار جلد 44 365 ،اعلام الوري/ 227 ،اعیان الشیعہ (دس جلد والي) جلد 1 593 ،نہضت الحسین مصنفہ ہیة الذین شہرستانی 165 مقتل ابی مخنف 166 ، لیکن بعض صحیح روایات سے استفادہ ہوتاہے کہ امام حسین(ع) نے حج تمتع کا احرام نہیں باندھا تھا کہ اس کو عمرہ مفردہ سے تبدیل کردیں ملاحظہ ہو وسائل الشیعہ جلد 10 باب 7 از ابواب عمرہ حدیث 2.3

26 ارشاد مفيد / 206 ،بحارجلد 44/ 340 مقاتل الطالبين /63

27 ارشاد مفید / 212_

28 ارشاد مفید / 213 | 216

29 '' قلوبہم معك و سيوف مع بنى اميہ ...'' تاريخ طبرى جلد 384/5 ، كامل ابن اثير جلد 4/ 40 ارشاد مفيد / 618 بحار ،جلد 44/ 386 البتہ لشكر يزيد كى تعداد كے بارے ميں دوسرى روايتيں بھى ہيں جن ميں سب سے كم بارہ ہزار كى روايت ہے مناقب جلد 44/ 386 بزار افراد كى تعداد بھى لكھى گئى ہے

تاریخ اسلام 4 (حضرت فاطمہ(س) اور ائمہ معصومین (ع) کی حیات طیبہ

103

چهڻاسيق:

امام حسین (ع) کی سوانح عمري (دوسرا حصّہ)

105

ز نده جاوید ر و داد

اسلام کے تیسرے رہبر کی اور ان کی اولاد و اصحاب کی دشت کربلا میں جاں بازی، فداکاری اور شہادت آپ کی زندگی کا اہم ترین واقعہ ہے جس نے عقل و خرد کو جھنجوڑ کر رکھ دیا، تمام واقعات کے اوپر چھاگیا اور ہمیشہ کے لئے تاریخ کے صفحات پر زندہ جاوید و پائیدار بن گیا

دنیامیں پیش آنے والا ہر واقعہ ے چا ہے وہ کتنا ہی بڑا اور عظیم کیوں نہ ہو _ اس کو تھوڑے ہی دن گذرنے کے بعد زندگی کا مدّ و جزر فراموشی کے سپرد کردیتا ہے اور مرور زمانہ اس کے فروغ میں کمی کردیتاہے اور اوراق تاریخ پر سوائے اس کے نام کے کچھ باقی نہیں بچتا _

لیکن بہت سے واقعات ایسے ہیں کہ زمانہ گذر جانے کے بعد بھی ان کی عظمت گھٹتی نہیں اللہ والوں کی تاریخ اور وہ انقلابات جو آسمانی پیغمبروں اور الہی عظیم رہبروں کے ذریعہ آئے ہیں، یہ تمام کے تمام واقعات چونکہ خدا سے متعلق و مربو طہیں اس لئے ہرگز بھلائے نہیں جاسکیں گے اور مرور زمانہ کا کوئی اثر قبول نہیں کریں گے_ حضرت حسین (ع) بن علی (ع) کی تحریك اور کربلا کا خونین حادثہ و انقلاب ،انسانی معاشرہ کی ایك اہم ترین سرگذشت ہے، اس حقیقت پر تاریخ و تجربہ روشن گواہ ہیں

عاشور کی خون آلود تاریخ کے تجزیہ میں دوسرے مطالب سے پہلے چند مطالب توجہ کے قابل اور تاریخی لحاظ سے زبردست تحقیق کے محتاج ہیں جنہیں اختصار سے بیان کیا جارہا ہے:

- 1) امام حسین (ع) کے قیام کے اسباب
- 2) امام حسین (ع) کی تحریك و انقلاب کی مابیت
- 3) امام حسین (ع) کے انقلاب کے اثرات و نتائج

انقلاب حسین (ع) ابن علی (ع) کا اہم اور واضح سبب ایک انحرافی سلسلہ تھا جو اس وقت اسلامی حکومت کی مشینری میں رونما ہوچکا تھا _ اور لوگوں میں اموی گروہ کے تسلط کی بنا پر دین سے انحراف اور اجتماعی ظلم و ستم مکمل طور پر نمایاں تھا _ یزید کے خلاف امام حسین (ع)کا قیام اس بناپر تھا کہ وہ اموی حکومت کا مظہر تھا، وہ حکومت جو ملت کے عمومی اموال کی عیاشی، رشوت خوری ، با اثرا فراد کے قلوب کو اپنی طرف کھینچنے اور آزادی دلانے والی تحریکوں کو ختم کرنے میں خرچ کرتی تھی، وہ حکومت جس نے غیر عرب مسلمانوں کا جینا دشوار کر کے ان کو ختم کردینے کی ٹھان لی تھی اور جس نے عرب مسلمانوں کے شیرازہ اتفاق کو بکھیر کر ان کے درمیان نفاق اور کینہ کا بیج بودیا تھا _ وہ حکومت جس نے اموی خاندان کے مخالفین کو جہاں پایا وہیں قتل کردیا _ ان کے مال کو لوٹ لیا، وہ حکومت جس نے قبائلی عصبیت کی فکر کو برانگیختہ کردیا مسلمانوں کے اجتماعی وجود کیلئے خطرہ بن گئی تھی _ وہ حکومت جو کہ اسلام کے پیغام کے تحقق، قوانین و حدود اور اجتماعی عدالت کے اجراء کی بجائے ایک ایسے پلید شخص کے ہاتھ کا کھلونہ تھی جو کہ محمد(ص) کی رسالت اور ان پر وحی کے نزول کا انکار کر رہا تھا _ یزید اپنے دادا ابوسفیان کی طرح تھا ، جس کا کہنا تھا " اب حکومت بنی امیہ کے قبضہ میں آگئی ہے خلافت کو گیند کی طرح گھماتے رہو اور ایک دوسرے کی طرف منتقل کرتے رہو ... میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ نہ کوئی جنّت ہے نہ جہنّم" (1) یزید بھی ان تمام باتوں کو ایک خیال سے زیادہ نہیں سمجھتا تھا _ (2)

امام حسین (ع) نے ایسے حالات میں انقلاب کے لئے ماحول کو سازگار پایا آپ(ع) نے خود اس وصیت میں جو اپنے بھائی محمد حنفیہ کو کی تھی، اپنے قیام کے بارے میں لکھا کہ "میرے قیام کی وجہ

107

ہوا و ہوس اور بشری میلانات نہیں ہیں ، میرا مقصد ستمگری اور فتنہ و فساد پھیلانا نہیں ہے _ بلکہ میرا مقصد تو اپنے جد رسول (ص) خدا کی امت کی خراب حالت کی اصلاح کرنا ہے _ میرا مقصد امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے میں چاہتا ہوں کہ اپنے جد رسول خدا کی سیرت اور اپنے باپ(ع) علی کے راستہ پرچلوں ..." (3)

اسی طرح حر بن یزید ریاحی سے ملاقات کے بعد اپنی ایك تقریر میں آپ(ع) نے اپنے قیام کی تصریح کی اور فرمایا: " اے لوگو پیغمبر خدا (ص) نے فرمایا ہے کہ جو کسی ایسے ظالم فرمان روا کو دیکھے جو حرام الہی کو حلال شمار کرتا ہو خدا سے کیے گئے عہد و پیمان کو توڑتا ہو اس کے پیغمبر کی سنت کی مخالفت کرتاہو، خدا کے بندوں پرظلم و ستم کرتا ہو ا ور ان تمام باتوں کے باوجود زبان و عمل سے اپنی مخالفت کا اظہار نہ کرے تو خدا اس کو اسی ظالم فرمان روا کے ساتھ ایك ہی جگہ جہنّم میں رکھے گا

اے لوگو انہوں نے (یزید اور اس کے ہمنواؤں نے) شیطان کی اطاعت کا طوق اپنی گردن میں ڈال لیا ہے اور خدائے رحمن کی پیروی ترک کردی ہے فساد پھیلارکھا ہے اور قوانین الہی کو معطل کررکھا ہے، بیت المال کو انہوں نے اپنے لئے مخصوص کرلیا_ حلال خدا کو حرام اور حرام الہی کو حلال سمجھ لیا ہے_ میں اسلامی معاشرہ کی قیادت کے لئے تمام لوگوں سے زیادہ حق دار ہوں اور ان مفاسد سے جنگ اور ان خرابیوں کی اصلاح کے لئے سب سے پیش پیش ہوں ..." (4)

امام حسین (ع) نے معاویہ کے زمانہ میں قیام کیوں نہیں کیا؟

ممکن ہے کہ یہاں یہ سوال پیش آئے کہ معاویہ کے زمانہ میں متعدد عوامل ایسے پیدا ہوگئے تھے جو قیام و انقلاب کا تقاضا کرتے تھے اور حسین(ع) ابن علی (ع) ان تمام عوامل سے آگاہ تھے اور آپ نے ان خطوط میں جو معاویہ کے جواب میں لکھے تھے ان اسباب کو بیان بھی کیا ہے_ (5) پھر آپ (ع) نے معاویہ کے زمانہ میں قیام کرنے سے کیوں گریز کیا؟

108

جواب: تمام وہ عوامل و مسائل جنہوں نے امام حسن (ع) کو معاویہ سے صلح کرنے کے لئے مجبور کیا وہی عوامل امام حسین (ع) کے لئے بھی قیام سے باز رہنے کا سبب بنے (6) عراقی معاشرہ پر مسلط حاکم کی حقیقت کو پہچاننے میں امام حسین (ع) اپنے بھائی حسن (ع) اپنے بھائی کم نہ تھے وہ بھی اپنے بھائی کی طرح لوگوں کی کاہلی اور اسلامی معاشرہ کی

افسوسناك صورت حال ديكه رہے تھے كو اس وقت آپ نے عراق كے لوگونقيام كرنے كى تر غيب دلانے كے بجائے عظيم مقصد كے لئے آمادہ اور مستعد كرنے كو ترجيح دي

عراق کے شیعوں نے ایک خط میں امام حسین (ع)سے درخواست کی کہ وہ معاویہ کے خلاف قیام کرنے کے سلسلہ میں ان کی قیادت کریں حسین ابن علی (ع) نے موافقت نہیں کی اور جواب میں لکھا:

" ... لیکن میری رائے یہ ہے کہ انقلاب کا وقت نہیں ہے جب تك معاویہ زندہ ہے، اپنی جگہ بیٹھے رہو اپنے گھر کے دروازوں کو اپنے لئے بندر کھو اور اتہام کی جگہ سے دور رہو " (7)

معاویہ اور یزید کی سیاست مینفرق

معاویہ کے زمانہ میں امام حسین (ع) کا انقلاب برپا کرنے کے لئے نہ اٹھنے اور یزید کے زمانہ میں اٹھ کھڑے ہونے کا اصلی سبب ان دونوں کی سیاسی روش کے اختلاف میں ڈھونڈھنا چاہیے

دین و پیغمبر (ص) کے تضاد میں معاویہ کی منافقانہ روش بہت واضح اور اعلانیہ تھی وہ اپنے کوصحابی اور کاتب وحی کہتا تھا اور خلیفہ دوم کی ان پر بے پناہ توجہ اور عنایت تھی، اس کے علاوہ ان اصحاب پیغمبر (ص) کی اکثریت کو جن کی لوگ تعظیم و احترام کرتے تھے (جیسے ابوہریرہ، عمر عاص، سمرۃ، مغیرہ بن شعبہ و غیرہ …) کو حکومت و ولایت او رملك کے تمام حساس کاموں کی انجام دبی کے لئے مقرر

109

کیا تا کہ لوگوں کے حسن ظن کا رخ اپنی طرف موڑلیں ، لوگوں کے درمیان صحابہ کے فضائل اور ان کے دین کے محفوظ رہنے کی بہت سی روایتیں اور ایسی روایتیں کہ وہ جو بھی کریں معذور ہیں _ گھڑ لی گئیں ، نتیجہ میں معاویہ جو کام بھی کرتا تھا اگر وہ تصحیح اور توجیہ کے قابل ہوتا تھا تو کیا کہنا ورنہ بہت زیادہ بخششوں اور عنایتوں کے ذریعہ معترض کے منہ کو بند کردیا جاتا تھا اور جہاں یہ وسائل موثر نہیں ہوتے تھے انہیں خواہش کے پرستاروں کے ذریعہ ان کو ختم کردیا جاتا تھا ۔ جیسا کہ دسیوں ہزار حضرت علی (ع) کے بے گناہ چاہنے والوں کے ساتھ یہی رویہ اختیار کیا گیا: معاویہ تمام کاموں میں حق کا رخ اپنی طرف موڑ لینا چاہتا تھا اور امام حسن (ع) اور امام حسین (ع) کا ظاہری احترام کرتا تھا وہ بہت زیرك اور دور اندیش تھا اسے یہ معلوم تھا کہ حسین ابن علی (ع) کا انقلاب اور ان كا لوگوں کو قیام کے لئے دعوت دینا میری پوری حکومت اور اقتدار کے لئے خطرہ بن سكتا ہے اس لئے کہ اسلامی معاشرہ میں حسین (ع) کی عظمت او ران کے مرتبہ سے معاویہ بخوبی واقف تھا

اگر حسین (ع) ابن علی (ع) معاویہ کے زمانہ میں قیام کرتے تو اس بات کا قوی امکان تھا کہ معاویہ آپ (ع) کے انقلاب کو ناکام کرنے کے لئے ایسی روش اختیار کرتا کہ جو اسی جگہ کامیاب ہوجاتی اور امام (ع) کے انقلاب کو عملی شکل دینے سے پہلے ہی زہر کے ذریعہ شہید کردیا جاتا اور اس طرح معاویہ اپنے کو خطرہ سے بچالیتا جیسا کہ حسن (ع) ابن علی (ع) ، سعد ابن وقاص اور مالك اشتر كو قتل كرنے میں اس نے یہی رویہ اختیار كیا تھا_

لیکن یزید کی سیاسی روش اس کے باپ کی سیاسی روش سے کسی طرح بھی مشابہ نہ تھی وہ ایك خود فریب اور بے پروا نوجوان تھا اس کے پاس زور زبردستی کے علاوہ كوئي منطق نہ تھی وہ عمومی افكار كو ذرہ برابر بھی اہمیت نہیں دیتا تھا

وہ اعلانیہ طور پر اسلام کی مقدس باتوں کو اپنے پیروں کے نیچے روند تا تھا اور اپنی خواہشات پوری کرنے کے لئے کسی چیز سے باز نہیں رہتا تھا، یزید کھلے عام شراب پیتا، راتوں کو نشست اور

110

بزم میں بادہ خواری میں مشغول رہتا اور گستاخی سے کہتا تھا:

" اگر دین احمد میں شراب حرام ہے تو اس کو دین مسیح بن مریم میں پیو" (8)

یزید مسیحیت کی تعلیمات کی اساس پر پلا تھا اور وہ دل سے اس کی طرف مائل تھا (9)

اور دین اسلام سے اس کا کوئي ربط نہیں تھا جبکہ اسلام کی بنیاد پروہ لوگوں پر حکومت کرناچاہتا تھا۔ اس طرح سے جو نقصانات اسلام کو معاویہ کے زمانہ میں پس پردہ پہنچ رہے تھے اب وہ یزید کے ہاتھوں آشکار طور پرپہنچ رہے تھے۔ اپنی حکومت کے پہلے سال اس نے حسین ابن علی (ع) اور ان کے اصحاب کو شہید کیا ان کے اہل بیت کو اسیر کیا۔

حکومت کے دوسرے سال اس نے پیغمبر (ص) کے شہر _مدینہ_ کے لوگوں کے مال اور ناموس کو اپنے لشکر والوں پر مباح کردیا اور اس واقعہ میں چار ہزار آدمیوں کو اس نے قتل کیا_
تیسرے سال خانہ کعبہ _ مسلمانوں کے قبلہ_ پر اس نے منجنیق سے سنگ باری کی _
ایسے سیاسی اور اجتماعی حالات میں حسین (ع) ابن علی (ع) نے انقلاب کے لئے حالات کو مکمّل آمادہ پایا_ اب بنی امیہ
کے مزدور، عمومی افکار کو قیام حسین(ع) ابن علی(ع) کے مقاصد کے بارے میں بدل کر اس کو "قدرت و تسلط کے خلاف کشمکش" کے عنوان سے نہیں پیش کرسکتے تھے اس لئے کہ بہت سے لوگ یہ دیکھ رہے تھے کہ حکومت کی رفتار دینی میزان اور الہی تعلیمات کے خلاف ہے_

اور یہ بات خود مجوّز تھی کہ حسین (ع) ابن علی (ع) اپنے سچے اصحاب کو جمع کریں اور حکومت کے خلاف قیام کریں ایسا قیام جس کا مقصد اسلام اور سیرت پیغمبر (ص) کو زندہ کرنا تھا نہ کہ خلافت اور قدرت حاصل کرنا_

111

انقلاب کی ماہیت

امام حسین (ع) کی تحریك میں ایك اہم مسئلہ اس کی کیفیت و ماہیت کا تجزیہ ہے آیا امام حسین (ع) کا اقدام ایك انقلاب تها یا ایك اتفاقی دهماکہ تها؟ کچھ لوگ جو انسانی مقدس واقعات کو ہمیشہ محدود اور مادی ترازو پر تولتے ہیں وہ قیام کربلا کی تفسیر و تعبیر اپنی نادانی اور جہالت کی بناء پر ایك حادثاتی دهماکے سے کرتے ہیں _(10) اس سلسلہ میں کہتے ہیں کہ کبھی مادی واقعات میں تدریجی تغیرات اس حد تك پہنچ جاتے ہیں کہ وہ واقعہ دیگر تغیرات کو قبول نہینکرسكتا، انجام کار جزئي تغیرات ایك نئي چیز کو وجود میں لاتے ہیں یہ قانون، معاشرہ اور تاریخ میں حاکم ہے معاشرہ ایك حدتك ظالموں کے ظلم کو قبول کرتا ہے جب وہ اس مرحلہ میں پہنچ جاتا ہے کہ اب اس سے قبولیت کی توانائي ختم ہوجاتی ہے تو نتیجہ میں حکومت کرنے والے نظام کے خلاف ایك دهماکہ کی شکل میں انقلاب آجاتا ہے _ اس بنیاد پر لوگ کہتے ہیں کہ : " امیر المؤمنین(ع) کی شہادت کے بعد اموی مشینری کا مسلمان ملت پر دباؤ بڑھ گیا تھا اور معاویہ کے مرنے کے بعد اس کے بیٹے یزید نے اس دباؤ کو دوگنا کردیا تھا اس فشار کی بناپر حسین (ع) کے صبر کا معاویہ کے مرنے کے بعد اس کے بیٹے یزید نے اس دباؤ کو دوگنا کردیا تھا اس فشار کی بناپر حسین (ع) کے صبر کا ہمام حسین (ع) کی تحریك کے بارے میں ایسے فیصلے کا سوتا مادی تجزیہ کرنے والوں کے عقیدہ سے پھوٹتا ہے اور اگر وہ قیام امام حسین (ع) کی تاریخ کے متن کو ملاحظہ کرتے اور حقیقت بین اور حق کے شیدائی ہوتے تو ایسا فیصلہ نہ امام حسین (ع) کی تاریخ کے متن کو ملاحظہ کرتے اور حقیقت بین اور حق کے شیدائی ہوتے تو ایسا فیصلہ نہ

وہ قیام امام حسین (ع) کی ناریخ کے متن کو ملاحظہ کرنے اور حقیقت بین اور حق کے شیدائی ہونے نو ایسا قیصلہ نہ کرتے_ امام حسن (ع) کی شہادت کے بعد سے معاویہ کی موت تك کے امام حسین (ع) کے اقوال اور وہ خط و كتابت جو ان کے اور معاہ یہ كے در میان یہ ئی ہے ، جس میں امام (ع) كا مہ قف و اضح طور پر معاہ یہ كے خلاف تما اور آپ معاویہ كو مور د

امام حسن (ع) کی شہادت کے بعد سے معاویہ کی موت تك کے امام حسین (ع) کے اقوال اوروہ خط و كتابت جو ان کے اور معاویہ کے درمیان ہوئي ہے، جس میں امام (ع) کا موقف واضح طور پر معاویہ کے خلاف تھا اور آپ معاویہ کو مور د سوال قرار دیتے اور اس کے خلاف قیام کی دھمکی دیتے تھے_

اسی طرح وہ تقریریں جو مختلف موقعوں پر امام حسین (ع) نے کی ہیں اگر ان سب کو دیکھا جائے تو

112

یہ ساری چیزیں ہم کو اس بات کا پتہ دیتی ہیں کہ ابو عبداللہ الحسین (ع)کی وہ تحریك بہت منظم تھی جس کا نقشہ آزاد منش افراد کے سردار کھینچ رہے تھے اور امت کو اس راستہ پر اس نقشہ کے مطابق عمل کرنے کی دعوت دے رہے تھے اس کے بعد اب قیام سید الشہداء _کو ایك ناگہانی حادثہ یا دھماکہ کیسے کہا جاسكتا ہے ... اگر یہ انقلاب ایك انجانا دھماکہ ہوتا تو اسے بہتر آدمیوں میں منحصر نہیں رہنا چاہئے تھا _ بلکہ اس کو معاشرہ کے تمام افراد کو گھیر لینا چاہیے تھا امام حسین (ع) کے آگاہانہ انقلاب کو بتانے والے تاریخی قرائن کا ایك سلسلہ اب پیش کیا جارہا ہے _

یزید کیلئے بیعت لیتے وقت امام(ع) کی تقریر

لالج اور دھمکی کے ذریعہ معاویہ نے یزید کی ولی عہدی کے لئے اہم شخصیتوں کے ایك گروہ کی موافقت حاصل كرلی تھی جب حسین ابن علی (ع) کے سامنے بات رکھی گئی تو آپ نے اپنی ایك تقریر میں فرمایا:

" تم نے اپنے بیٹے کے کمال اور تجربہ کاری کے سلسلہ میں جو تعریف کی وہ ہم نے سُنی، گویا تم ایسے آدمی کے بارے

میں بات کررہے ہو جس کو یاتو تم نہیں پہچانتے ہو یا اس سلسلہ میں فقط تم کو علم ہے جیسا چاہیے تھا یزید نے ویسا ہی اپنے کو پیش کیا اور اس نے اپنے باطن کو آشکار کردیا وہ کتوں سے کھیلنے والا کبوتر باز اور ہوس پرست شخص ہے جس نے اپنی عمر ساز و آواز اور عیش و عشرت میں گذاری ہے کیاہی اچھا ہوتا کہ تم اس کام سے صرف نظر کرتے اور اپنے گناہ کے بوجھ کو اور گراں بار نہ بناتے (11) "

معاویہ کے نام امام حسین (ع) کا خط

امام حسین (ع)نے ایك مفصل خط معاویہ كو لكھا اور اس كے بڑے بڑے جرائم كويا دلايا ، جن

113

میں سر فہرست پربیزگار، بزرگ اور صالح اصحاب اور شیعیان علی کا قتل تھا، فرمایا:

" اے معاویہ تمہارا کہنا ہے کہ میں اپنی رفتار و دین اور امت محمد(ص) کا خیال رکھوں اور اس امت میں اختلاف و فتنہ پیدا نہ کروں میں نہیں سمجھتا کہ امت کے لئے تمہاری حکومت سے بڑا کوئي اور فتنہ ہوگا _ جب میناپنے فریضہ کے بارے میں سوچتا ہوں اور اپنے دین اور امت محمد(ص) پر نظر ڈالتاہوں تو اس وقت اپنا عظیم فریضہ یہ سمجھتا ہوں کہ تم سے جنگ کروں ..."

پهر آخر میں فرمایا:

" تمہارے جرائم میں غیر قابل معافی ایك جرم یہ ہے كہ تم نے اپنے شراب خوار اور كتوں سے كھيانے والے بیٹے كے لئے لوگوں سے بیعت لی ہے(12) _"

منی میں امام حسین (ع) کی تقریر

معاویہ کی حکومت کے آخری زمانہ میں سرزمین منی پر نو سوسے زیادہ افراد کے مجمع میں، جس میں ، بنی ہاشم اور اصحاب رسول (ص) میں سے بزرگ شخصیتیں شامل تھیں امام حسین(ع) نے

ملك پر حكومت كرنے والے نظام كے بارے ميں استدلالى بيان كے ذريعہ بحث كى اور ان سے يہ خواہش كى كہ ان كى باتوں كو دوسروں تك پہنچائيں اور اپنے شہروں ميں واپس پہنچ جانے كے بعد اپنے نظريہ سے امام(ع) كو مطلع كريں امام حسين (ع)نے معاويہ كو اپنى تنقيد كا نشانہ بناتے ہوئے اپنى تقرير كا آغاز كيا اور ملت اسلاميہ خصوصاً پيروان على (ع) كے بارے ميں معاويہ جن جرائم كا مرتكب ہوا تھا كو ياد دلايا 13_

عراق کی طرف روانگی سے پہلے امام حسین(ع) کی تقریر آٹھ ذی الحجہ کو عراق روانگی سے پہلے امام حسین (ع)نے لوگوں کے ایك مجمع میں حج نہ کرنے

114

اور عراق کی طرف جانے کی وضاحت کی اور فرمایا:

" ایك دلہن کے گلے کے ہار کی طرح موت انسان کی گردن سے بندھی ہوئی ہے میں اپنے بزرگوں کا اس طرح مشتاق ہوں جس طرح حضرت یعقوب (ع) حضرت یوسف کے مشتاق تھے میں یہیں سے اس جگہ کا مشاہدہ کر رہا ہوں جہاں میں شہادت پاؤں گا اور بیابانی بھیڑیے میرے بدن کے ٹکڑے ٹکڑے کردیں گے" پھر فرمایا:" جو لوگ اس راستہ میں خون دینے اور خدا سے ملاقات کرنے کے لئے آمادہ ہیں وہ میرے ساتھ آئیں میں انشاء الله صبح سویرے روانہ ہو جاؤں گا 14 کیا ان تمام تقریروں، کربلا میں شب عاشور اپنے اصحاب کو رخصت کر دینے اور بیعت سے چشم پوشی کرنے کے باوجود یہ کہنا روا ہے کہ امام (ع) کے قیام کو ایك ناگہانی دھما کہ سمجھ لیا جائے؟ وہ لیڈر جو لوگوں کے غم و غصّہ اور ناراضگی سے فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہو کیا وہ ایسی باتیں زبان پر لاسکتا ہے ___

انقلاب كر اثرات و نتائج

دوسرا اہم مسئلہ یہ ہے کہ کیا حسینی (ع) انقلاب اس وقت کے معاشرہ کو کوئي فائدہ پہنچا کر ضروری کامیابی حاصل کر سکا یا دنیا کے بہت سے شکست خوردہ انقلابات کی طرح ناگہانی طور پر شعلہ ور ہوا اور پھر بجھ کر رہ گیا؟ عاشور کے انقلاب کے اثراب کو سمجھنے کے لئے ہم فوری یقینی کامیابی یا حکومت پر قبضہ اور قدرت حاصل کر لینے

کی (منطق) سے ماوراء ہو کر دیکھیں، اس لئے کہ وہ دلائل موجود ہیں جو اس بات کا پتہ دیتے ہیں کہ ابو عبدالله الحسین(ع) اس سرنوشت سے آگاہ تھے جس کا وہ انتظار کر رہے تھے اس بنا پر فوری کامیابی قیام حسینی (ع) کا مقصد نہیں تھی آپ جانتے تھے کہ ان حالات میں

115

فوری طور جنگی کامیابی ممکن نہیں ہے_

ان مطالب کے مجموعہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ہم کو انقلاب حسینی (ع) سے ایسے نتائج کی توقع نہیں کرنی چاہیے جو عام طور پر سارے انقلابات سے حاصل ہوتے ہیں بلکہ ہم کو آپ کے انقلاب کے اثرات و نتائج کو مندرجہ ذیل باتوں میں ڈھونڈنا چاہئے:

1_ امویوں کے جھوٹے دینی نفوذ کو ختم کرنا اور زمانہ جاہلیت کی بے دینی و الحاد کی اس روح کو واضح کرنا جو حکومت اموی کے، مخالف اسلام اعمال کی توجیہ کرتی تھی_

2_ ہر ایك مسلمان كے ضمیر میں گناہ كے احساس كو عام كرنا اور اس كو اپنے اوپر تنقید كرنے كى حالت میں تبدیل كر دینا تا كہ اس كى روشنى میں معاشرہ اور زندگى میں ہر آدمى اپنى حیثیت كو معین كرے_

3_ اسلامی معاشرہ میں پھیلنے والی بری باتوں کے خلاف مبارزہ اور جنگ کی روح کو اس غرض سے برانگیختہ کرنا کہ اسلامی قدروں کااعادہ اور اس کا استحکام ہوجائے

الف امویوں کے جہوٹے دینی نفوذ کو ختم کرنا

اموی یہ دکھا نے کے لئے کہ وہ پیغمبر (ص) کے جانشین ہیں اور انکی حکومت، خدا کے تعیین کردہ احکام کے مطابق ہے، لوگوں کے دینی عقائد سے فائدہ حاصل کر رہے تھے اور ان کا مقصد تھا کہ ہر طرح کی ممکنہ تحریك کی پہلے ہی سے مذمت کی جائے اور دین کے نام پر اپنے لئے اس حق کے قائل ہوجائیں اور ہر طرح کے تمرد کو چاہے وہ اپنی سمجھ سے کتنے ہی حقدار کیوں نہ ہوں، ختم کردیا جائے_

اس غرض سے وہ زبان پیغمبر (ص) سے منسوب جھوٹی حدیثوں کے ذریعہ لوگوں کو دھوکہ دیتے _ اس طرح _ لوگوں کا حکومت اموی پر ایسا ایمان ہوگیا تھا کہ وہ اموی حکومت حدود دین سے چاہے جتنی بھی خارج کیوں نہ ہوجائے، لوگ پھر بھی اموی حکومت کے خلاف قیام کو حرام سمجھتے تھے_

116

امویوں نے اپنے کثیف اعمال پر کس حد تك دین كا پرده ڈال ركھا تھا اس كو واضح كرنے كے لئے ہم يہاں انقلاب حسيني (ع) سے دو تاريخي نمونے نقل كر رہے ہيں:

1 ابن زیاد نے لوگوں کو مسلم کی مدد سے روکنے کے لئے جو خطبہ دیا اس میں اس نے کہا:

" واعتصموا بطاعة الله وطاعة ائمتكم " 15

خدا اور اپنے پیشوا (ائمہ) کی اطاعت کرو_

2_ عَمر وبن حجّاج زُبیدی _ کربلا میں اموی سپاہ کے کمانڈروں میں ایك کمانڈر نے جب دیکھا کہ بعض سپاہی حسین (ع) سے مل کر ان کی رکاب میں جنگ کر رہے ہیں تو اس نے چلاکر کہا " اے اہل کوفہ اپنے امیر کی اطاعت کرو اور جماعت كے ساتھ رہو اور اس كو قتل كرنے كے سلسلہ میں اپنے دل میں كوئي شك نہ آنے دو جو دین سے خارج ہوگیا اور جس نے امام كى مخالفت كى16

ایسے ماحول میں نقلی دینی نفوذ کو ختم کرنے کے لئے سب سے زیادہ اطمینان بخش راستہ یہ تھا کہ کوئی ایسا شخص اس کے خلاف قیام کرے جو تمام افراد ملت کی نظر میں مسلّم دینی امتیازات کا حامل ہو تا کہ حکومت اموی کے کریہہ چہرہ سے دینی نقاب اتار کر پھینك دے اور اس کی گندی ماہیت کو آشکار كردے_

ایسا مجاہد فی سبیل اللہ سوائے حسین (ع) بن علی(ع) کے اور کوئی دوسرانہ تھا اس لئے کہ آپ کا دوسروں کے دلوں میں نفوذ و محبوبیت اور خاص احترام تھا۔ انقلاب حسین (ع) کے بالمقابل یزید کے رد عمل نے اسلام اور اموی حکومت کے درمیان حد فاصل کھینچ دی اور اموی حکومت کی حق کے خلاف ماہیت کو روشن کردیا۔ جو مظالم بنی امیہ نے حسین (ع) ،ان کے اصحاب اور اہل بیت (ع) پرڈھا ئے تھے اس کی وجہ سے ان کے وہ سارے دینی اور مذہبی رنگ مکمل طور پر

اڑگئے جو انہوں نے اپنے اوپر چڑھا رکھے تھے اور اس کام نے ان کی مخالف دین ماہیت کو آشکار کردیا_ حسین ابن علی (ع) نے اپنی مخصوص روش سے امویوں کی دینی پایسی کو خطرہ میں ڈال دیا انہوں نے جنگ شروع کرنے کے لئے اصرار نہیں کیا اور امویوں کو اس بات کی فرصت دی کہ وہ ان کو

117

اور ان کے اصحاب کو قتل کرنے سے گریز کریں لیکن ان لوگوں کو حسین (ع) اور ان کے اصحاب کا خون بہانے کے علاوہ اور کچھ منظور نہیں تھا_ اور یہی بات امویوں کی زیادہ سے زیادہ رسوائی کا باعث بنی_ انہوں نے حسین(ع) کے ساتھ سختی سے کام لے کر در حقیقت اسلام سے جنگ کی اور حسین(ع) ابن علی (ع) نے بھی اس بات سے مناسب فائدہ اٹھایا اور ہر مناسب موقع پر اس نکتہ پر تکیہ کیا اور اپنے درخشاں موقف کو مسلمانوں کے سامنے پیش کیا_

ب احساس گناه

انقلاب حسین (ع) کا دوسرا اثر خصوصاً اس کا اختتامی نقطہ تمام افراد میں احساس گناہ کا پیدا کرنا اور ضمیر کی بیداری تھی جس کے بعد وہ آپ کی مدد کے لئے دوڑ پڑے، لیکن نہیں آئے، گنہگار ہونے کا احساس اور وجدان و عقل کی توبیخ و سرزنش، ان لوگوں کے دلوں میں جنہوں نے مد د کا وعدہ کر کے مددنہیں کی، اسی کربلا کے عصر عاشور سے ابن زیاد کے لشکر کے درمیان عامل قوی تھا _ اس احساس گناہ کے دو پہلو ہیں، ایك طرف یہ احساس، گنہگار کو اپنے جرم و گناہ کے جبران پر ابھارتا ہے اور دوسری طرف ایسے گناہ کے ارتكاب کا سبب بننے والوں کے لئے لوگوں کے دلوں میں كینہ اور عداوت پیدا کرتا ہے _

اس وجہ سے واقعہ کربلا کے بعد امویوں کو متعدد انقلابات سے روبرو ہونا پڑ ا ان سب کا سرچشمہ ان کا اصلی سبب انقلاب حسین(ع) ، انقلابی افراد کا امویوں کی مدد سے انکار اور ان سے انتقام لینے کا جذبہ تھا_

118

امام حسین(ع) کے پس ماندگان کی اسیری کے زمانہ کی تقریریں بھی اس سلسلہ میں بہت موثر ثابت ہوئیں_

ج _ روح جہاد کی بیداری

حسین (ع) ابن علی (ع) کی شہادت کے بعد جنگ و جہاد کی روح امت اسلامی میں جاگ اٹھی_ انقلاب سے پہلے انفرادی اور اجتماعی بیماریوں کا ایك سلسلم، اسلام کے تحفظ کی راہ میں مسلمانوں کے انقلاب لانے سے مانع تھا_لیکن امام حسین (ع) کے انقلاب نے، انقلاب کی تمام انفرادی و اجتماعی ركاوٹوں كو توڑ دیا اور اسلام کے پیكر میں ایك نئي روح پھونك دی

حسین(ع) بن علی (ع) کے انقلاب کے بعد بہت سی ایسی تحریکیں معرض وجود میں آئیں جن کو اسلامی معاشرہ کے افراد کی پشت پناہی اور حمایت حاصل تھی نیل میں ہم ان تحریکوں میں سے چند کا ذکر کریں گے _

 1_{-} شہادت حسینی (ع) کا پہلا براہ راست رد عمل پیغمبر اکرم (ع) کے ایک صحابی سلیمان بن صرد کی قیادت میں انقلاب، تو ابین کے نام سے شہر کوفہ میں ظاہر ہوا_ اس تحریک میں بزرگ شیعوں اور امیر المؤمنین (ع) کے اصحاب میں سے ایک گروہ نے شرکت کی

تو ابین کی تحریك 61 ه سے شروع ہوئي اور یزید کی زندگی تك پوشیدہ طور پر لوگوں کو خون حسین (ع) كا بدلہ لینے كے لئے دعوت دیتی رہي ان لوگون نے یزید کے مرنے کے بعد احتى اط اور رازداری کو ختم كردیا اور اعلانیہ طور پر اسلحہ اور لشكر جمع كركے آمادہ كارزار ہوگئے انكا نعرہ " يالثارات الحسين (ع) " تها ان كے قیام كا جو شيوہ تها اس سے ان كى ياك بازى اور اخلاص كا يتہ چلتا تها 17"

2_ انقلاب تو ابین کے بعد انقلاب مدینہ شروع ہو ا_ حضرت زینب کبری سلام اللہ علیہا مدینہ و اپسی کے بعد انقلاب کی کوشش کرتی رہیں اس طرح کہ مدینہ میں یزید کا مقرر کردہ حاکم، مدینہ

119

کے حالات کے خراب ہونے سے خوف زدہ ہوگیا اور جناب زینب (ع) کی کارکردگی کی رپورٹ اس نے یزید کو بھیجی، یزید نے جواب میں لکھا کہ "لوگوں کے ساتھ زینب (ع) جو رابطہ قائم کر رہی ہیں اس کو منقطع کردو 18" اسی زمانہ میں اہل مدینہ کی نمائندگی کرتے ہوئے ایک وفد شام پہنچا اور واپس آنے کے بعد اس نے اہل مدینہ کے مجمع میں تقریر کی اور یزید پر ان لوگوں نے تنقید کی ، ان کی حقائق پر مبنی تقریروں کے بعد اہل مدینہ نے قیام کیا، یزید کے گور نر کوان لوگوں نے مدینہ سے نکال دیا پھر یزید کے حکم سے شام کی خون کی پیاسی فوج نے شہر مدینہ پر حملہ کر دیا اور نہایت سختی اور خباثت کے ساتھ اس نے قیام مدینہ کو کچل ڈالا اور لشکر کے سپہ سالار نے تین دن تک مدینہ کے مسلمانوں کی جان، مال اور عزت و آبرو کو اپنے سپاہیوں کے لئے مباح قرار دیا _ 19 مسلمانوں کی جان، مال اور عزت و آبرو کو اپنے سپاہیوں کے لئے مباح قرار دیا _ 19 انتقام لیا _ سلمانوں کی جنی امیہ کے خاتمہ پر یہ سلسلہ اس طرح مختلف تحریکیں اور انقلابات ایک دوسرے کے بعد رونما ہوتے رہے یہاں تک کہ بنی امیہ کے خاتمہ پر یہ سلسلہ ختم ہوا _

120

سوالات

1_ رہبران الہی کی تحریکوں خصوصاً حسین (ع) بن علي(ع) کی تحریك میں كون سی خصوصیت تھی كہ مرور زمانہ اس كے فروغ اور اس كی ابھارنے والی كیفیت پر اثر انداز نہیں ہوسكا اور زمانوں كے گذر جانے سے اس كو فراموش نہیں كیا جاسكا

2 اموی حکومت کے خلاف قیام کی اہم ترین وجوہات مختصراً بیان فرمایئے

3_ امام حسین(ع) نے معاویہ کے زمانہ میں کیوں قیام نہیں کیا؟

4_ حسین (ع) ابن علی کے انقلاب کی ماہیت کیا ہے، وہ ایك انجانا دهما کہ تھا یا آگاہانہ انقلاب اور کیوں؟

5_ حكومت يزيد كي مقابل حسين بن على (ع) كي قيام كي اسلامي معاشره ميں كيا اثرات و نتائج رہے؟ اختصار سے اسكى وضاحت كيجئے_

121

حوالہ جات

1 الاغاتى جلد 6/ 356

2 مقاتل الطالبين / 120 ، البدايم والنهايم / 197

3 '' ... انى لم اخرج اشراً و لا بطراً و لا مفسداً و لا ظالماً و انما خرجت لطلب الاصلاح فى امة جدى صلى الله عليه و آله و اريد ان آمر بالمعروف و انهى عن المنكر و اسير بسيرة جدى و إبى على بن ابي طالب ...''(بحار ج 44 / 329 مناقب جلد 4/ 89_

4 ''ان رسول الله قال من را ى سلطاناً جائراً مستحلاً لحرم الله ناكثاً لعهد الله مخالفاً لسنة رسول الله يعمل فى عبادالله بالاثم و العدوان فلم يغير ما عليه بفعل و لا قول _ كان حقاً على الله ان يدخله مدخله، ألا وان هؤلاء قد لزموا طاعة الشيطان و تركو طاعة الرحمن و اظهر الفساد و عطلوا الحدود و استأثروا بالفى و احلوا حرام الله و حرموا حلاله، و انا ا حق من غير ...'' تاريخ طبرى ج / 403 ، كامل ابن اثير ج 4 / 48 مقتل مقوم 218 مقتل ابى مخنف

5 امام حسین (ع) نے جو خط معاویہ کو لکھا تھا اس کے متن سے آگاہی کے لئے کتاب الامامہ و السیاسة ج 1ص155 ص 157 ص

6 امام حسن كى زندگى كى تاريخ كى تحقيق ميں ہم ان اسباب كى طرف اشاره كرچكے ہيں_ 7 اخبار الطوال / 221 ، ثورة الحسين / 161 ، انساب الاشراف بلاذرى ج 17/3 ، 152

8 فان حرمت يوماً على دينفخذها على دين المسيح بن مريم(تتمم المنتبي / 43)

9 سمو المعنى عبدالله علاني / 59

10 اس تفسیر کی بنیاد، دیالکتیك (جدلیات) کے اصول چہارگانہ پر استوار ہے جو کمیت کو اصل نام کے ساتھ کیفیت میں تبدیل کرتاہے_ 11 الامامہ و السیاسہ ج1 / 160، 161

122

13 اصل سليم بن قيس /183 مطبوعه نجف

14 لهوف/41، بحار جلد 44/366_36، مناقب 4/29' خطّ الموت على ولد آدم َفَخَطّ القلادة على جيد الفتاة وَ ما ا ولهَنى الى أسلافى اشتى اقَ يَعْقُوبَ الى يُوسُف، وَ خُيرَ ليَ مصرع: اَنَا لا قيم، كانّى باَوصالى يَتَقَطّعُها عَسَلانُ الفَلَوات بَينَ النّواويس و كَربَلا من كان فينا باذلاً مهجته موصّلناً على لقاء الله نفسه فليركل معنا فاتّى راحل مصبحاً انشاء الله _

15 تاریخ طبری ج 368/5 ، بحار ج 348/44_

16 تاریخ طبری ج 435/5، کامل ابن اثیر ج 67/4

7 1 انقلاب توابین کے واقعہ کی تفصیل طبری نے آپنی تاریخ کی جلد 5/ 551 _ 568 پر لکھا ہے_

18 زينب كبرى تاليف جعفر النقدي/ 120، ثورة الحسين تاليف محمد مهدى شمس الدين

19 طبری ج 482/5 کامل ابن اثیر ج 111/4 113 اور یہ واقعہ تاریخ میں واقعہ حرّہ کیے نام سے مشہور ہے

تاریخ اسلام 4 (حضرت فاطمہ(س) اور ائمہ معصومین (ع) کی حیات طیبہ

123

ساتوانسبق:

امام زين العابدين (ع) كي سوانح عمري

125

و لأدت

آسمان و لایت کے چوتھے درخشاں ستارے امام علی بن الحسین _کی پیدائشے پانچ شعبان 38 ہکو شہر مدینہ میں ہوئی_ 1 سید الشہداء حضرت امام حسین _آپ کے والد اور ایران کے بادشاہ یزدگرد کی بیٹی آپ کی مادر گرامی ہیں_ 2 آپ کی ولادت امیرالمؤمنین (ع) کی شہادت سے دو سال پہلے ہوئی نقریباً 23 برس تك اپنے والد بزرگوار کے ساتھ رہے 3

اخلاقي خصوصيتين

امام زین العابدین (ع)انسانیت کی خصوصی صفات اور نفس کے کمالات کا مکمل نمونہ تھے_ مکارم اخلاق اور ستم رسیدہ و فقراء کی دستگیری میں آپ کے مرتبہ کا کوئی نہ تھا_ اب آپ کے اخلاق و عادات کا تذکرہ کیا جاتا ہے_

1_ آپ(ع) سے متعلق افراد میں سے ایك شخص نے لوگوں کے مجمع میں آپ کی شان میں ناروا کلمات کہے اور چلاگیا_ امام چند لوگوں کے ساتھ چلو تا کہ ہمارا بھی جواب سن لو_ امام چند لوگوں کے ساتھ چلو تا کہ ہمارا بھی جواب سن لو_ راستہ میں آپ مندرجہ ذیل آیت، جس میں کچھ مؤمنین کے اوصاف عالی کا تذکرہ ہے، پڑھتے جاتے تھے_ "و الکاظمین الغیظ و العافین عن الناس و اللہ بحب

126

المحسنين" 4

" وہ لوگ جو اپنا غصہ پی کر لوگوں سے درگذر کرتے ہیں اور خدا نیکو کاروں کو دوست رکھتا ہے"_ جب اس آدمی کے گھر کے دروازہ پر پہنچے اور امام (ع) نے اس کو آواز دی تو وہ اس گمان میں اپنے کو لڑنے کے لئے تیار کرکے باہر نکلا کہ امام (ع) گذشتہ باتوں کا بدلہ لینے آئے ہیں_ حضرت سید سجاد (ع) نے فرمایا: میرے بھائی تو تھوڑی دیر پہلے میرے پاس آیا تھا اور تو نے کچھ باتیں کہی تھیں، جو باتیں تونے کہی ہیں اگر وہ میرے اندر ہیں تو میں خدا سے بخشش کا طلبگار ہوں اور اگر نہیں ہیں تو خدا سے میری دعا ہے کہ وہ تجھے معاف کردے _ امام زین العابدین (ع)کی غیر متوقع نرمی نے اس شخص کو شرمندہ کردیا وہ قریب آیا اور امام (ع) کی پیشانی کو بوسہ دیکر کہا :" میں نے جو باتیں کہیں وہ آپ میں نہیں تھیں اور میں اس بات کا اعتراف کرتا ہوں کہ جو کچھ میں نے کہا تھا میں اس کا زیادہ سزاوار ہوں" _ 5

2_ زید بن اسامہ حالت احتضار میں بستر پر پڑے ہوئے تھے سید سجاد(ع) ان کی عیادت کے لئے ان کے سرہانے تشریف لائے ،دیکھا کہ زید رو رہے ہیں آپ نے پوچھا آپ کیوں رو رہے ہیں، انہوں نے کہا پندرہ ہزار دینار میرے اوپر قرض ہے اور میرا مال میرے قرض کے برابر نہیں ہے امام (ع) نے فرمایا: " مت رویئے آپ کے قرض کی ادائیگی میرے ذمہ ہے" _ پھر جس طرح آپ نے فرمایا تھا اسی طرح ادا بھی کردیا _ 6

3_ راتوں کو امام زین العابدین (ع)مدینہ کے بے سہارا اور ضرورت مندوں میں اس طرح روٹیاں تقسم کرتے تھے کہ پہچانے نہ جائیں اور ان لوگوں کی مالی امداد فرماتے تھے جب آپ کا انتقال ہوگیا تب لوگوں کو پتہ چلا کہ وہ نامعلوم شخصیت امام زین العابدین (ع)کی تھی آپ کی وفات کے بعد یہ معلوم ہوا کہ آپ ایك سو خاندانوں کا خرچ برداشت کرتے تھے اور ان لوگوں کو یہ نہیں معلوم تھا کہ ان کے گھر کا خرچ چلانے والے امام زین العابدین (ع) ہیں 7

127

4_ امام محمد باقر _فرماتے ہینکہ:" میرے پدر بزرگوار نماز میں اس غلام کی طرح کھڑے ہوتے تھے جو اپنے عظیم بادشاہ کے سامنے اپنے بیروں پر کھڑا رہتا ہے _ خدا کے خوف سے لرزتے رہتے اور ان کا رنگ متغیر ہوجاتا تھا اور نماز کو اس طرح ادا کرتے تھے کہ جیسے یہ ان کی آخری نماز ہو 8

حضرت سجاد(ع) کی عظمت

آپ کی شخصیت اور عظمت ایسی تھی کہ دوست دشمن سبھی متاثر تھے

یزید ابن معاویہ نے واقعہ " حرّہ" 9 کے بعد حکم دیا کہ تمام اہل مدینہ غلام کے عنوان سے اس کی بیعت کریں اس حکم سے اگر کوئی مستثنی تھا تو وہ صرف امام علی بن الحسین تھے 10

ہشام بن عبدالملك _ اموى خليفہ _ حج ادا كرنے كے لئے مكہ آيا تھا، طواف كے وقت لوگوں كا ہجوم ايسا تھاوہ حجر اسود كاستلام نہ كرسكا11 مجبوراً ايك طرف بيٹھ گيا تا كہ بھيڑ كم ہوجائے _ اسى وقت امام زين العابدين (ع)مسجد الحرام ميں داخل ہوئے _ اور طواف كرنے لگے لوگوں نے امام (ع) كے لئے راستہ چھوڑ ديا _ آپ نے بڑے آرام سے حجر اسود كو بوسہ ديا _ہشام آپ كے بارے ميں لوگوں كا احترام ديكھ كر بہت ناراض ہوا _ شام كے رہنے والوں ميں سے ايك شخص نے ہشام سے پوچھا كہ يہ كون تھے جن كو لوگ اتنى عظمت دے رہے تھے؟ ہشام نے اس خوف سے كہ كہيں اس كے ساتھ والے امام (ع) كے گرويدہ نہ ہو جائيں جواب ديا كہ :" ميں ان كو نہيں پہچانتا"

حریت پسند مشہور شاعر فرزدق بے جھجك كھڑے ہوگئے اور كہا" میں ان كو پہچانتا ہوں" اس كے بعد ايك طويل قصيده امام زين العابدين (ع) كى مدح و عظمت اور تعارف میں پڑھ ڈالا اشعار اتنے مناسب اور ہشام كے لئے ايسا طماچہ تھے كہ اموى خليفہ شدّت ناراضگى كى بنا پر ردّ عمل پر آمادہ ہوگيا اس نے حكم ديا كہ فرزدق كو قيد خانہ بھيجديا جائے

128

امام(ع) جب اس واقعہ سے مطلع ہوئے تو آپ نے صلہ کے طور پر فرزدق کے پاس کچھ بھیجا فرزدق نے ان درہموں کو واپس کردیا اور کہلوا بھیجا کہ میں نے یہ اشعار خدا و رسول(ص) کی خاطر پڑھے تھے امام (ع) نے فرزدق کے خلوص نیت کی تصدیق کی اور دوسری بار پھر وہ درہم فرزدق کو بھیجے اور ان کو قسم دی کہ قبول کرلیں فرزدق نے ان کو قبول کرلیا اور مسرور گیا یہاں چند اشعار کا ترجمہ نمونہ کے طور پر پیش کرتے ہیں: _

1_" اے سوال کرنے والے تو نے مجھ سے جود و سخا اور بلندی کے مرکز کا پتہ پوچھا ہے، تو اس کا روشن جواب میرے پاس ہے_"

2_" یہ وہ ہے کہ مکہ کی سرزمین جس کے نقش قدم کو پہچانتی ہے، خانہ کعبہ ،حرم خدا اور حرم سے باہر کی زمین پہچانتی ہے "

3_" یہ اس کے فرزند ہین جو بہترین خلائق ہیں، یہ پرہیزگار، پاکیزه، اور بلندحشم ہیں"

4_" یہ وہ ہیں کہ پیغمبر (ص) گرامی " احمد (ص) " جن کے جدہیں"_

5_"اگر رکن جان جاتا کہ اس کو بوسہ دینے کیلئے کون آرہا ہے تو وہ بےتاب ہوکر اپنے کو زمین پر گرا دیتا تا کہ اس کی خاك پاکو چوم لے"_

6_" ان بزرگوار کا نام " علی (ع) " ہے پیغمبر (ص) خدا ان کے جد ہیں_ ان کی روشنی سے امتوں کی راہنمائي ہوتی ہے " 12

امام سجاد (ع) اور پیغام عاشورائ

واقعہ کربلا کے بعد امام حسین(ع) کے بیٹوں میں سے صرف آپ ہی زندہ بچے تھے اپنے پدر عالیقدر کی شہادت کے بعد دسویں محرم 61 ہکو آپ(ع) نے امامت و ولایت کا عہدہ سنبھالا اور شہادت کے دن تك یزید بن معاویہ، معاویہ بن یزید، مروان بن حکم، عبدالملك بن مروان اور

129

ولید بن عبدالملك جیسے زمامداران حكومت كا زمانہ آپ(ع) نے دیكھا

آپ(ع) کی امامت کا دور اور معاشرہ میں حکومت کرنے والے اس زمانہ کے سیاسی حالات تمام ائمہ کی زندگی میں پیش آنے والے حالات سے زیادہ دشوار اور حساس تھے _ سیرت و روش پیغمبر(ص) سے انحراف، امام زین العابدین (ع)کے زمانہ میں اپنے عروج پر تھا_ اور اس کی شکل بالکل صاف نظر آتی تھی_

امام زین العابدین (ع)کی روش ان کی امامت کے زمانہ میں دو حصوں میں تقسیم کی جاسکتی ہے_

الف: اسیری کا زمانہ ب: اسیری کے بعد مدینہ کی زندگی

الف: كربلا كے جاں گداز واقعہ میں امام زین العابدین (ع) اپنے بزرگوار كے ساتھ تھے_ خدا كے لطف و كرم نے دشمن كے گزند سے محفوظ ركھا ليكن باپ كى شہادت كے بعد اسير ہوگئے اور دوسرے لوگوں كے ساتھ كوفہ اور شام تشریف لے گئے

اس میں کوئي شك نہیں کہ اہل بیت امام حسین (ع) کا اسیر ہونا _ آپ کے مقدس انقلاب کو کامیابی تك پہنچانے میں بڑا مؤثر ثابت ہوا _ چوتھے امام (ع) نے اسیری کے زمانہ میں ہرگز تقیہ نہیں کیا اور کمال بردباری اور شہامت کے ساتھ تقریروں اور خطبوں میں واقعہ کربلا کو لوگوں کے سامنے بیان فرمایا اور حق و حقیقت کا اظہار کرتے رہے _ مناسب موقع پر خاندان رسالت کی عظمت کو لوگوں کے کانوں تك پہنچاتے رہے، اپنے پدربزرگوار کی مظلومیت اور بنی امیہ کے ظلم و ستم اور بے رحمی کو لوگوں کے سامنے واضح کرتے رہے۔

امام زین العابدین (ع)با وجود اس کے کہ اپنے باپ کی شہادت کے وقت بیمار تھے، باپ ،بھائیوں اور اصحاب کی شہادت پر دل شکستہ اور رنجیدہ بھی تھے لیکن پھر بھی یہ رنج و آلام آپ کے فرائض کی انجام دہی اور خون آلود انقلاب کربلا کے تحفظ میں رکاوٹ نہ بن سکے_ آپ نے لوگوں کے افکار کو روشن کرنے کے لئے ہر مناسب موقع سے فائدہ اٹھایا_

130

کوفہ میں

اسیروں کا قافلہ کوفہ پہنچا _ جب لوگ جناب زینب (ع) اور ان کی بہن ام کلثوم(ع) کے خطبوں سے پشیمان ہو کر رونے لگے تو امام زین العابدین (ع) نے اشارہ کیا کہ مجمع خاموش ہوجائے پھر پروردگار کی حمد و ثنا اور پیغمبر(ص) پر درود و سلام کے بعد آپ(ع) نے فرمایا:

" اے لوگو میں علی بن الحسین (ع) ہوں، میں اس کا فرزند ہوں کہ جس کو فرات کے کنارے بغیر اس کے کہ انہوں نے کسی کا خون بہایا ہو یا کسی کا حق ان کی گردن پر ہو، ذبح کردیا گیا_ میں اس کا فرزند ہوں جس کا مال شہادت کے بعد لوٹ لیا گیا اور جس کے خاندان کو اسیر بنا کر یہاں لایا گیا_ لوگو کیا تمہیں یاد ہے کہ تم نے میرے باپ کو خط لکھ کر کوفہ بلایا اور جب وہ تمہاری طرف آئے تو تم نے ان کو قتل کردیا؟ قیامت کے دن پیغمبراکرم(ص) کے سامنے کس منہ سے جاؤگے؟ جب وہ تم سے فرمائیں گے کہ "کیا تم نے میرے خاندان کو قتل کردیا اور میری حرمت کی رعایت نہیں کی لہذا تم میری امت میں سے نہیں ہو"_ 13

حضرت امام زین العابدین (ع) کی تقریر نے طوفان کی طرح لوگوں کو ہلا کر رکھ دیا_ ہر طرف سے گریہ و زاری کی آوازیں آنے لگیں، لوگ ایك دوسرے کو ملامت کرنے لگے کہ تم ہلاك اور بدبخت ہوگئے اور حالت یہ ہے کہ تم کو خود ہی نہیں معلوم

امام حسین (ع) کے اہل حرم کو ابن زیاد کے دربار میں لے جایا گیا اور جب ابن زیاداور امام زین العابدین (ع)کے درمیان گفتگو ہوئي تو آپ(ع) نے نہایت یقین اور شجاعت کے ساتھ ہر موقع پر نہایت دنداں شکن جواب دیا جس سے ابن زیاد ایسا غضب ناك ہوا كہ اس نے امام (ع) كے قتل كا حكم ديديا

اس موقع پر جناب زینب سلام اللہ علیہا نے اعتراض کیا اور فرمایا کہ :" اگر تم علی ابن الحسین (ع) کو قتل کرنا چاہتے ہو تو ان کے ساتھ مجھے بھی قتل کردو" _ امام (ع) نے اپنی پھوپھی سے فرمایا:"آپ

131

کچھ نہ کہیں میں خود اس کا جواب دے رہا ہوں"_ اس کے بعد آپ(ع) نے ابن زیاد کی طرف رُخ کیا اور فرمایا:" اے زیاد کی کے بیٹے کیا تم مجھے قتل کرنے کی دھمکی دے رہے ہو کیا تم یہ نہیں جانتے کہ قتل ہوجانا ہماری عادت اور شہادت ہماری کرامت بے؟ 14

شام میں

ایك ہی رسن میں اہل بیت (ع) کے چند دوسرے افراد کے ساتھ امام (ع) کو بھی باندھا گیا تھا اسی حالت میں امام کو شام میں یزید کے دربار میں لے جایا گیا۔ امام (ع) نے نہایت شہامت اور دلیری کے ساتھ یزید سے خطاب فرمایا: اے یزید اگر پیغمبر (ص) مجھ کو اس حالت میں رسن بستہ دیکھ لیں تو، تو ان کے بارے میں کیا خیال کرتا ہے؟ 15 (وہ کیا کہیں گے)۔ امام زین العابدین (ع)کے اس چھوٹے سے جملہ نے حاضرین پر اتنا اثر کیا کہ سب رونے لگے ۔ 16 امام (ع) نے جب یزید سے گفتگو کی تو ایک نشست میں اس نے قتل کی دھمکی دی۔ امام (ع) نے اس کے جواب میں فرمایا: اسیری سے آزاد ہونے والے بنی امیہ جیسے کبھی بھی قتل انبیاء و اوصیاء کا حکم نہیں دے سکتے مگر یہ کہ اسلام سے خارج ہوجائیں اور اہل اگر تم ایسا ارادہ رکھتے ہو تو کسی صاحب اطمینان شخص کو میرے پاس بھیجو تا کہ میں اس سے وصیت کردوں اور اہل حرم کو اس کے سپرد کردوں ۔ 17

ایك دن شام كی جامع مسجد میں یزید نے ایك اہم نشست كا انتظام كیا اور خطیب سے كہا كہ منبر پر جاكر زین العابدین (ع) كے سامنے امیر المؤمنین (ع) اور امام حسین _كو برا بھلا كہے اس كرایہ كے خطیب نے ایسا ہی كیا_ امام سجاد(ع) نے بلند آواز میں فرمایا: " وائے ہو تجھ پر اے خطیب تونے خالق كی ناراضگی كے بدلے مخلوق (یزید) كی خوشنودی خریدی اور اس طرح تم دوزخ میں اپنا ٹھكانہ بنا رہے ہو _ پھر

132

یزید کی طرف مخاطب ہوئے اور فرمایا "تو مجھے بھی اسی لکڑی (منبر) پر جانے دے اور ایسی بات کہنے دے جس سے میں خدا کو خوش کروں اور وہ حاضرین کے لئے اجر و ثواب کا باعث ہے" _ یزید نے پہلے تو اجازت نہیں دی لیکن لوگوں کے اصرار کے جواب میں بولا کہ " اگر یہ منبر پر جائیں گے تو مجھ کو اور خاندان ابوسفیان کو ذلیل کئے بغیر منبر سے نیچے نہیں اتریں گے" یہ وہ خاندان ہے جس نے علم ودانش کو نیچے نہیں اتریں گے" لوگوں نے کہا کہ :" یہ کیا کرسکتے ہیں؟ یزید نے کہا کہ " یہ وہ خاندان ہے جس نے علم ودانش کو بچپنے سے دودھ کے ساتھ پیا ہے" _ لوگوں نے بہت اصرار کیا تو یزید نے مجبوراً اجازت دے دی، امام(ع) منبر پر تشریف لے گئے اور پیغمبر(ص) پر درود و سلام بھیجنے کے بعد فرمایا:

" اے لوگو خدا نے ہم کو علم، بر دباری، سخاوت، فصاحت، دلیری اور مؤمنین کے دلوں میں ہماری دوستی عطا کی ہے ... پیغمبر (ص) ہم میں سے ہیں،جعفر طیّار ہم میں سے ہیں،جعفر طیّار ہم میں سے ہیں، حمز ہ سیدالشہداء ہم میں سے ہیں، امام حسن اور امام حسین علیهما السلام پیغمبر (ص) کے دونوں نواسے ہم میں سے ہیں،

میں فرزند مکہ و منی ، فرزند زمزم و صفا ہوں، میں اس کا بیٹا ہوں جس نے حجر اسود کو عبا میں رکھ کر اٹھایا_ 18 میں اس بہترین خلائق شخص کا بیٹا ہوں جس نے احرام باندھا، طواف و سعی کی، حج بجالایا ... میں خدیجة الکبری کا بیٹا ہوں جس ہو، میں فاطمہ زہراء (ع) کا بیٹا ہوں جو اپنے خون میں غوطہ زن ہوا، میں اس حسین(ع) کا بیٹا ہوں جس

کو کربلا میں قتل کر ڈالا گیا"

لوگوں میں کھلبلی مچ گئی اور امام (ع) کی طرف دیکھ رہے تھے آپ(ع) ہر جملہ کے ساتھ بنی امیہ کی حقیقت سے پردہ اٹھاتے جا رہے تھے اور اموی گروہ کی کثیف ماہیت کو آشکار کرتے اور اپنے خاندان کی عظمت اور شہادت حسین کی زیادہ سے زیادہ قدر و قیمت لوگوں کے سامنے نمایاں کرتے جا رہے تھے، رفتہ رفتہ لوگوں کی آنکھیں آنسوونسے ڈبڈبا گئیں، گریہ گلو گیر ہوگیا پھر ہر گوشہ سے بے تابانہ رونے کی آواز بلند ہوئی یزید کو ڈر لگنے لگا اور امام (ع) کی نقریر کو روکنے کے

133

لئے اس نے مؤذن کو آذان دینے کا حکم دیا، مؤذن جب " الشہد انّ محمداً رسول الله" پر پہنچا تو آپ نے عمامہ سر سے اتارلیا اور فرمایا:

" اے مؤذن اسی محمد(ص) کی قسم ذرا ٹھہر جا" _ پھر یزید کی طرح رخ کرکے فرمایا:" اے یزید یہ رسول اکرم(ص) میرے جد ہیں یا تیرے اگر تم کہو کہ تمہارے جد ہیں تو سب جانتے ہیں کہ یہ جھوٹ ہے اور اگر تم یہ کہتے ہو کہ میرے جد ہیں تو پھر ان کی عترت کو تم نے کیوں قتل کیا ان کے اموال کو کیوں تاراج کیا اور ان کے خاندان کو تم نے کیوں اسیر کرلیا؟

اے یزید تو ان تمام افعال کے باوجود محمد(ص) کو پیغمبر خدا جانتا ہے اور قبلہ کی طرف رخ کرکے کھڑا ہوتا ہے، نماز پڑھتا ہے، وائے ہو تجھ پر کہ میرے جد و پدر قیامت میں تیرا گریبان پکڑینگے"_

یزید نے مؤذن کو حکم دیا کہ نماز کے لئے اقامت کہے، لیکن لوگ بہت ناراض تھے یہاں تك کہ کچھ لوگوں نے نماز بھی نہیں پڑھی اور مسجد سے نکل گئے_ 19

شام میں امام (ع) کی تقریریں اس بات کا باعث بنی کہ یزید قتل امام (ع) کا قصد رکھنے کے باوجود اس بات پر مجبور ہوا کہ آپ(ع) کو اور تمام اہل بیت(ع) کو مدینہ واپس کرد__

روح مبارزه و جهاد کی بیداري

اسیری کی تمام مدت میں امام زین العابدین (ع)بہت سے لوگوں کے تصور کے برخلاف جو کہ آپ کو شکست خور دہ سمجھتے تھے، ہر محفل و مجلس میں اپنی اور اپنے الد کی کامیابی اور بنی امیہ کے گروہ کی شکست کے بارے میں تقریر کرتے تھے

دوسری طرف آپ(ع) نے اس بات کی کوشش کی کہ اپنے خاندان کی عظمتوں اور خصوصیتوں اور بنی امیہ کے ظلم و جور کے بیان کے ذریعہ مسلمانوں کی انقلابی فکر کو بیدار کریں اور گناہ بنی امیہ سے

134

نفرت کا احساس اور انجام پا جانے والے گناہوں کے جبران کی ضرورت کو لوگوں کے ضمیر و وجدان میں زندہ کریں_ ابھی زیادہ دن نہیں گذرے تھے کہ اس مثبت رویّہ کی وجہ سے اموی سلطنت کے خلاف عراق و حجاز میں انقلاب کا پرچم بلند ہوگیا اور ہزاروں افراد خون حسین (ع) کا انتقام لینے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے_ 20

مدینہ واپسی کے بعد

اسیری کے دن گذرجانے کے بعد امام سجاد (ع) مدینہ واپس آگئے اور معاشرہ پر حکومت کرنے والی سیاست کی حالت بھی بدل گئی_ بنی امیہ کی حکومت اور سیاسی روش کے مقابل امام (ع) کا رویہ بھی بدلا_

آپ(ع) کی امامت کا سارا زمانہ اس وقت کے ان ظالم حکمرانوں کے طرح طرح کے اجتماعی بحران و آشوب سے پُر تھا جو مختلف بہانوں سے امام (ع) پر دباؤ ڈالنے اور ان کی سرگرمیونکو محدود کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے تھے ۔ زمانہ کے حالات سے واقفیت کے لئے ان ظالموں کے جرائم کے چند گوشے ملاحظہ ہوں:

یزید کے مرتے ہی 21 عبداللہ بن زبیر جو برسوں سے خلافت و حکومت کی لالچ میں تھا، مکہ میں اٹھ کھڑا ہوا اور حجاز و یمن، عراق و خراسان کے لوگوں نے بھی ان کی بیعت کر لی، اور شام میں معاویہ بن یزید کے ہٹ جانے کے بعد جو بہت تھوڑے دنوں (یعنی تین مہینہ یا چالیس دن)مسند خلافت پر تمکن رہا اس کے بعد مروان بن حکم نے، سازش کے ذریعہ حکومت تك رسائي حاصل كی اور عبداللہ بن زبير كی مخالفت میں اٹھ كھڑا ہوا_ شام كے بعد مصر پر اپنا قبضہ مضبوط كيا_

135

اس کا بیٹا عبدالملك مسند خلافت پر بیٹھا_ عبدالملك نے شام و مصر میں اپنی پوزیشن مضبوط ہوجانے کے بعد 65 ه میں عبدالله بن زبیر کا مکہ میں محاصرہ کیا اور ان کو قتل کر دیا 22

عبدالملك كے بڑے جرائم میں حجاج بن یوسف كو بصرہ اور كوفہ كا حاكم بنانا ہے_ حجاج ایك خون خوار اور جرائم پیشہ شخص تھا اس نے لوگوں كو اذیتیں پہنچائیں اور كشت و خون كا بازار گرم كيا_ خاص كر شیعیان علي(ع) كو ختم كرنے كا اس نے بیڑا اٹھایا اور اپنی حكومت كے زمانہ میں تقریباً ایك لاكھ بیس ہزار افراد كو قتل كرڈالا _ 23

سی سے بیرہ مہیں ہور بھی سوسے و مدر میں سویہ سے دو ہوں میں تھا کہ آپ(ع) کے خلاف کسی بھی عبدالملك بڑی سختی سے امام زین العابدین کی نگرانی کرتا تھا اور اس کوشش میں تھا کہ آپ(ع) کے خلاف کسی بھی طریقہ سے کوئی بہانہ ہاتھ آجائے تو وہ آپ(ع) پر سخت گیری کرے یا آپ کی توبین کرے

ویہ کو جب یہ اطلاع ملی کہ امام زین العابدین (ع) نے اپنی آزاد کردہ کنیز سے عقد کر لیا ہے تو اس نے ایك خط میں اس كام پر آپ كی شماتت كي اس نے چاہا کہ اس طرح وہ حضرت كو یہ سمجھا دے کہ ہم آپ(ع) کے تمام امور حتی کہ داخلی اور ذاتی امور سے بھی باخبر ہیں اور اس نے اپنی قرابت داری كو بھی یاد دلایا، تو امام (ع) نے جواب میں آئین اسلام كو اس سلسلہ میں یاد دلاتے ہوئے فرمایا: کہ مسلمان ہوجانا اور خدا پر ایمان لانا ہمیشہ دوسرے امتیازات كو ختم كردیتا ہے، امام(ع) نے طنز كے ذریعہ اس كے آبا و اجداد كی گذشتہ جہالت پر (اور شاید اس كی موجودہ جہالت حالت پر) سرزنش كی اور فرمایا:

فلا لوم على امرئ: مسلم: انَّما اللَّومُ لوم الجابِلية" 24

86 ہمیں عبدالملك كے مرنے كے بعد اس كا بیٹا ولید اس كى جگہ پر مسند خلافت بیٹھا_ 25 سیوطى كے بیان كے مطابق وہ ایك ستمگر اور لا پرواہ شخص تھا اودوسرے بنى امیہ كے حكمرانونكى طرح یہ بھى امام (ع) كى شہرت اور محبوبیت سے خوف زدہ تھا اور آپ(ع) كى علمى و روحانى شخصیت سے اس كو تكلیف تھي، اس وجہ سے وہ شیعوں كے چوتھے پیشوا كا وجود مسلمانوں كے معاشرہ میں برداشت

136

نبیں کر سکتا تھا، اس نے دھوکہ کے ساتھ آپ کو زہر دے دیا 26

ایك طرف تو امام زین العابدین (ع)اپنے زمانہ كے ایسے ظالم و جرائم كا ارتكاب كرنے والے بادشاہوں اور ان كى شدید نگرانیوں كو برداشت كر رہے تھے، دوسرى طرف اپنے اطراف میں ایماندار جاں نثاروں اور مجاہد دوستوں كا فقدان محسوس كرتے تھے لہذا آپ(ع) نے مخفى مبارزہ اور جہاد شروع كيا _ اپنے دروازہ كو دوسروں كے لئے بند كرديا، اس طرح آپ(ع) نے اپنى اور اپنے كچھ قابل اعتماد اصحاب كى جان بچالى اور اس محاذ پر صاحب امتیاز عناصر كى پرورش، صالح افراد كى تيارى اور مخفى مبارزہ كے ذريعہ شيعى افكار كى تعليم ميں مشغول ہوگئے تا كہ اس راستہ كے سلسلہ كو جو بے شك منزل مقصود سے بہت قريب تھا _ اپنے بعد كے امام كے سپرد كرديں _

امام جعفر صادق _اپنی ایك حدیث میں امام (ع) چہارم كے حالات اور ان كی كردار ساز خدمات كو اس طرح بیان كرتے ہیں:

"حسین ابن علی (ع) کے بعد تمام لوگ راستہ سے پلٹ گئے مگر تین افراد: ابو خالد کابلی، یحیی ابن ام طویل اور جبیر بن مطعم، اس کے بعد دوسرے لوگ ان سے آملے اور شیعوں کا مجمع بڑھ گیا_ یحیی بن ام طویل مدینہ میں مسجد پیغمبر (ص) میں آئے اور تقریر میں لوگوں سے کہنے لگے: ہم تمہارے (راستہ اور آئین کے) مخالف ہیں اور ہمارے اور تمہارے درمیان دشمنی اور کینہ ہے"_ 27

مکہ کے راستہ میں ایك شخص نے اعتراض کرتے ہوئے امام سجاد(ع) سے کہا کہ " آپ نے جہاد اور اس کی سختی کو چھوڑ دیا اور حج جو آسان ہے اس کے لئے جا رہے ہیں؟ تو آپ(ع) نے فرمایا: اگر باایمان مددگار اور جان نثار اصحاب ہوتے تو جہاد اور مبارزہ حج سے بہتر تھا 28

ابو عمر نہدی کا بیان ہے کہ " امام زین العابدین (ع)نے فرمایا: مکہ اور مدینہ میں ہمارے بیس دوست (حقیقی اور جاں نثار) نہیں ہیں 29

. اس طرح امام زین العابدین (ع)کا کام بر حد دشوار بمت شکن اور شجاعت کا کام تها اور آپ نہایت محدودیت کے عالم میں اس بات میں کامیاب ہوگئے کہ ایك سو ستر ایسے نمایاں شاگر دوں کی تربیت كر دیں جن میں سے ہر ایك اسلامی معاشرہ میں روشن چراغ تھا_ جن افراد كے نام رجال كی كتابوں میں موجود ہیں ان میں سعید بن مسیب ،سعید بن جبیر ، محمد بن جبیر ، یحیی بن ام طویل، ابو خالد كابلي، ابو حمزه ثمالی جیسی شخصیتوں كے نام لئے جاسكتے ہیں جاسكتے ہیں

امام زین العابدین (ع)نے نمایاں شاگردوں کی تربیت اور اسلامی معارف کی نشر و اشاعت کے ذریعہ اسلامی معاشرہ اور اموی حکومت کے صاحب حیثیت افراد کے دلوں میں ایک مخصوص شکوہ و عظمت پیدا کرلی یہاں تک کہ ایک حج کے موقع پر جب آپ(ع) کا سامنا عبدالملك بن مروان سے ہوا تو نہ صرف یہ کہ آپ نے اس کو سلام نہیں کیا بلکہ اس کے چہرہ پر نظر بھی نہیں ڈالی عبدالملك اس بے اعتنائي پر بڑا ناراض ہوا _ اس نے آہستہ سے امام (ع) کے ہاتھ کو پکڑ اور کہا:" اے ابومحمد مجھے دیکھئے میں عبدالملك ہوں نہ کہ آپ کے باپ کا قاتل یزید" امام(ع) نے جواب دیا:" میرے باپ کے قاتل نے اپنے اقدام کے ذریعہ اپنی آخرت خراب کر لی اگر تو بھی میرے باپ کے قاتل کی طرح ہونا چاہتا ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔"

عبدالملك نے غصہ میں كہا:" میں ہرگز ایسا ہونا نہیں چاہتا لیكن مجھے اس بات كى امید ہے كہ آپ(ع) ہمارے وسائل سے بہرہ مند ہوں گے امام (ع) نے جواب میں فرمایا:" مجھ كو تمہارى دنیا كى اور جو كچھ تمہارے پاس ہے اس كى كوئي ضرورت نہیں_ 30

دعائيں

امام زین العابدین (ع)کے مثبت اقدام میں ایك قدم اور بنیادی كوشش یہ تھی كہ آپ (ع) _ انفرادی اور اجتماعی _ تربیت و عقائد سے متعلق مسائل كي نشر و اشاعت دعا كے پيرايہ میں كریں _

138

جو آپ کی یادگار کے طور پر محفوظ رہ گئی ہیں

صحیفہ سجادیہ کے مضامین اور اس میں بیان کی گئی باتوں پر غور و فکر نے بہت سے مسائل کو ہمارے لئے روشن کردیا ہے، اسلامی معاشرہ بلکہ انسان کی معرفت و غیرہ کے ایک سلسلہ کا تعارف کر ایا ہے_ ایک سلسلہ کا تعارف کر ایا ہے_

صیحفہ سجادیہ کی عظمت کو سمجھنے کے لئے مشہور مصری مفسر طنطاوی کا قول کافی ہے، وہ کہتے ہیں کہ" صحیفہ سجادیہ وہ تنہا کتاب ہے جس میں علوم و معارف اور حکمتیں موجود ہیں اس کے علاوہ کسی کتاب میں ایسا ذخیرہ نہیں ہے اور یہ مصر کے لوگوں کی بد نصیبی ہے کہ وہ ابھی تك اس کی گراں بہا اور جاودانہ باتوں سے واقف نہیں، میں اس میں جتنا بھی غور کرتا چلا جاتا ہوں اس کو مخلوق کے کلام سے بالاتر اور خالق کے کلام سے نیچے دیکھتا ہوں _ 31 امام گوشہ نشینی اور محدودیت کے باوجود دعاؤں کے ذریعہ مسلمانوں کو قیام اور تحریك کا درس دیتے ہیں اور اپنے خدا سے راز و نیاز کی باتیں کرتے ہوئے فرماتے ہیں" خدایا مجھ کو ایسی طاقت اور دست رسی عطا کر کہ جو لوگ مجھ پر ظلم کرتے ہیں میں ان پر کامیابی حاصل کروں اور ایسی زبان عنایت فرما کہ مقام احتجاج میں غلبہ حاصل کرسکوں، ایسی فکر اور سمجھ عطا فرما کہ دشمن کے حیلوں کو درہم برہم کردوں اور ظالم کے ہاتھ کو ظلم و تعدی سے روك دوں _ 23 صحیفہ سجادیہ میں ایسے بہت سارے نمونے موجود ہیں

139

شبادت

امام زین العابدین (ع)57 سال تك رنج و مصیبت برداشت كرنے كے بعد ولید بن عبدالملك كے دور حكومت میں اس كے حكم

```
سے جس نے اپنی خلافت و حکومت کا محور ظلم و جور اور قتل و غارت بنا رکھا تھا، مسموم ہوکر ، 25 محرم 95 ہ ق کو
             شہادت پائی اور قبرستان بقیع میں امام حسن مجتبی (ع) کی قبر مطہر کے پہلو میں سیرد خاك كئے گئے 3
                                                                                                             140
                                                                                                           سو الأت

    امام زین العابدین (ع) کی تاریخ و لادت بیان فر مایئرور ان کی اخلاقی خصوصیات میں سے دو نمونے بیان کیجئے

2 پیغام عاشوراء کو پہنچا نے اور اس سے حاصل شدہ نتائج کی نگہبانی کرنے میں آپ نے کیا کردار ادا کیا؟ مختصر طور
 3 یزید نے جو نشست شام کی جامع مسجد میں منعقد کی تھی، امام (ع) نے اس سے اپنے لئے کس طرح فائدہ حاصل کیا؟
4 مدینہ واپسی کے بعد حکومت بنی امیہ کے مد مقابل امام (ع) کا موقف کیوں تبدیل ہوگیا؟ اختصار کے ساتھ بیان کیجئے 🗸
                           5 مدینہ واپس آنے کے بعد شہادت کے زمانے تك امام زین العابدین (ع)کے اہم كام كيا تھے؟
                                                              6 امام سجاد (ع) کس تاریخ کو اور کیسے شہید ہوئے?
                                                                                                             141
                                                                                                       حو الم جات
                                                                                             1 الفصول المهمم /201-
                                        2 اصول كافي جلد/ 466، ارشاد مفيد /253، اعيان الشيعم ( دس جلد والي ) جلد 629/1-
                                                                                                 3 ارشاد مفید /253-
                                                                                                 4 آل عمران /134-
                                                                          5 ارشاد مفيد /257، اعيان الشيعم جلد 632/1-
                     6 ارشاد مفید/259، مناقب جلد 4/ 163 لیکن مناقب میں زید بن اسامہ کے بجاے " محمد بن اسامہ " لکھا ہے
                                             7 تذكرة الخواص ابن جوزي / 184، اعيان الشيعم جلد 633/1، مناقب جلد 153/4-
                                                                8 خصال صدوق مطبوعه غفاري /517، مناقب جلد 150/4-
9 یہ واقعہ، سانحہ کربلا کے بعد یزید کی حکومت کے دوسرے سال پیش آیا اس میں یزید کے حکم سے سپاہ شام نے مدینہ پر حملہ کیا
                                       اور تین دن تك مسلمانوں كى جان، مال،عزت و آبرو كو اپنے اوپر مباح سمجھتے رہے_
                                                 10 اعيان الشيعم ج 1/ 636، بحار ج 46/138، كامل ابن اثير ج 112-113-113
                                                                       11 استلام ہاتھ سے لمس کرنا، چھونا، بوسہ دینا
               12 امالي سيد مرتضى جلد 66/11 اعيان الشيعم ( دس جلد والي) جلد 634/1 تذكرة الخواص، بحار ج 127/46-125-
                                   13 احتجاج طبرسي جلد 30/2، اعيان الشيعم ( دس جلد والي) جلد 613/1، بحار جلد 112/44-1-
                                         14 لهوف سيد ابن طاؤوس /144، مقتل خوارزمي جلد 43/2، بحار جلد 117/44-118-
                                                                         15 اما ظنَّك برسول الله لو راناً موثقين في الحبال-
                                         16 تذكرة الخواص /149، اعيان الشيعم ( دس جلدي ) جلد 615/1، بحار جلد 132/44-13
                                                                                              17 ذريعة النجاة /234-
           18 عام الفیل کے 35 سال بعد پیغمبراکرم (ص) کے ہاتھوں حجر اسود نصب کئے جانے والے واقعہ کی طرف اشارہ ہے_
                                                                     19 كامل بهائي جلد 302/2، بحار جلد 137/45 و13-
          20 امام حسین کی زندگی کی تاریخ کی تحقیق کے سلسلہ میں ہم نے بعض شورشوں اور تحریکوں کی طرف اشارہ کیا ہے
                                                                                                             142
```

21 امام حسین (ع) کی شہادت کے بعد یزید کی حکومت کے سہ سالہ جرائم کو گذشتہ اسباق میں بیان کیا گیا ہے اس لئے یہاں پر اس کا تکرار نہیں کیا 22 كامل ابن اثير جلد 348/4 356-23 كامل ابن اثير جلد 587/4-24 کافی جلد 244/5، مناقب جلد 4،162_ یعنی مسلمان میں کوئی پستی اور ذلت نہیں ہے بلکہ صرف جاہلیت کی فرمایگی میں پستی ہے_

```
25 تاريخ الخلفاء /22_
26 مناقب ابن شهر آشوب جلد176/44
27 بحار جلد 144/46، الاختصاص للمفيد /64، رجال كشى /81
28 احتجاج طبرسى جلد 44،45/2، اعيان الشيعم جلد 635/1، مناقب جلد 159/4
29 بحار جلد 143/46، شرح نهج البلاغم ابن ابى الحديد جلد 104/4
30 بحار جلد 120/46
31 خاتمم ترجمم صحيفم سجاديم مطبوعم آخوندي
32 اللهم صل على محمّدو آلم و اجعل لى يداً على من ظلمنى و لساناً على من خاصمنى و ظفراً بمَن عاندنى و بب لى مكراً على من كادنى " صحيفم سجاديم دعاء /20"
43 مصباح كفعمى /509، كافى جلد 468/1، بحار جلد 25/46
```

تاریخ اسلام 4 (حضرت فاطمہ(س) اور ائمہ معصومین (ع) کی حیات طیبہ

143

آڻهوانسيق:

امام محمد باقر (ع) کی سوانح عمري

145

ولادت اور بچین کا زمانہ

ہمارے پانچوینپیشوا امام محمد باقر (ع)جمعہ کے دن پہلی رجب 57 ہی کہ حضرت رسول مقبول صلی الله علیہ و آلہ و سلم نے اس لقب کنیت ابوجعفر اور مشہور ترین لقب باقر ہے _ روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی الله علیہ و آلہ و سلم نے اس لقب سے ملقب فرمایا تھا _ امام محمد باقر (ع) _ ماں اور باپ _ دونوں طرف سے فاطمی اور علوی تھے _ اس لئے کہ ان کے والد امام زین العابدین _ امام حسین(ع) کے فرزند تھے _ اور ان کی والدہ گرامی " ام عبدالله" امام محتبی _ کی بیٹی تھیں _ آپ نے امام زین العابدین _ جیسے باپ کی پر مہر آغوش میں پرورش پائی اور با فضیلت ماں کی چھاتی سے دودھ پیا _ وہ ماں جو عالمہ اور مقدسہ تھیں، امام جعفر صادق علیہ اسلام سے منقول ہے کہ " میری جدّہ ماجدہ ایسی صدیقہ تھیں کہ او لاد امام حسن مجتبی _ میں کوئی عورت انکی فضیلت کے پایہ کو نہ پہونچ سکی _ 2 میں مجتبی _ میں کوئی عمر چار سال سے کم تھی کہ جب کربلا کا خونین واقعہ کربلا کے بعد 34 برس آپ (ع) نے اپنے پدر آپ (ع) اپنے جد حضرت اباعبدالله الحسین (ع) کے پاس موجود تھے _ واقعہ کربلا کے بعد 34 برس آپ (ع) نے اپنے پدر بزرگوار کے ساتھ زندگی گذاری، آپ جوانی ہی کے زمانہ سے علم و دانش، فضیلت و تقوی میں مشہور تھے اور آئندہ چل کر مسلمانوں کے علمی مشکلات کے حل کا مرجع سمجھے جانے لگے _ جہاں کہیں بھی ہاشمیین، علویین اور فاطمیین کی بلندی کا ذکر ہوتا، آپ(ع) کو ان تمام مقدسات، شجاعت اور بزرگی کا لوگ تنہا وارث جانتے تھے _

146

آپ(ع) کی شرافت اور بزرگی کو مندرجہ ذیل حدیث میں پڑھا جاسکتا ہے۔ پیغمبر۔(ص) نے اپنے ایك نیك صحابی، جابر ابن عبدالله انصاری سے فرمایا:" اے جابر تم زندہ رہوگے اور میرے فرزند محمد ابن علی ابن الحسین (ع) سے کہ جن کا نام توریت میں " باقر" ہے ملاقات کروگے ملاقات ہونے پر میرا سلام پہنچا دینا" پیغمبر(ص) رحلت فرماگئے جابر نے ایك طویل عمر پائی، ایك دن امام زین العابدین (ع) کے گھر تشریف لائے اور امام محمد باقر (ع) کو جو چھوٹے سے تھے دیکھا، ان سے جابر نے کہا: ذرا آگے آیئے امام(ع) آگئے جابر نے جسم اور ران کے چلنے کا انداز دیکھا اس کے بعد کہا، کعبہ کے خدا کی قسم، یہ پیغمبر(ص) کا ہو بہو آئینہ ہیں پھر امام زین العابدین (ع) سے پوچھا" یہ بچہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: میرے بعد امام میرا بیٹا محمد باقر (ع) ہے جابر اٹھے اور آپ العابدین (ع) سے پوچھا" یہ بچہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: میرے بعد امام میرا بیٹا محمد باقر (ع) ہے جابر اٹھے اور آپ

نے امام کے قدموں کا بوسہ لیا اور کہا: اے فرزند پیغمبر (ص) میں آپ پر نثار، آپ اپنے جد رسول خدا کا سلام و درود قبول فرمائیں انہوں نے آپ کو سلام کہلو ایا ہے_

امام محمد باقر (ع) کی آنکھیں ڈبڈ باگئیں اور آپ(ع) نے فرمایا: جب تك آسمان اور زمین باقی ہے اس وقت تك میرا سلام و درود ہو میرے جد پیغمبر (ص) خدا پر اور تم پر بھی سلام ہو اے جابر تم نے ان كا سلام مجھ تك پہنچایا_ 3

امام (ع) کے اخلاق و اطوار

حضرت امام محمد باقر (ع) ، متواضع، سخي، مہربان اور صابر تھے اور اخلاق و عادات کے اعتبار سے جیسا کہ جابر نے کہا تھا ہو بہو اسلام کے عظیم الشان پیغمبر (ص) کا آئینہ تھے_

شام کا ایک شخص مدینہ میں ٹھہرا ہوا تھا اور امام (ع) کے پاس بہت آتارہتا تھا اور کہتا تھا کہ تم سے زیادہ روئے زمین پر اور کسی کے بارے میں میرے دل میں بغض و کینہ نہیں ہے، تمہارے اور تمہارے خاندان سے زیادہ میں کسی کا دشمن نہیں ہوں۔ اگر تم یہ دیکھتے ہو کہ میں تمہارے گھر

147

آتاجاتا ہوں تو یہ اس لئے ہے کہ تم ایك سخن ور اور خوش بیان ادیب ہو

اس کے باوجود امام (ع) اس کے ساتھ حسن سلوك سے پیش آتے تھے اور اس سے بڑی نرمی سے بات کرتے تھے کچھ دنوں کے بعد وہ شخص بیمار ہوااس نے وصیت کی کہ جب میں مرجاؤں تو امام محمد باقر (ع) میری نماز جنازہ پڑھائیں جب اس کے متعلقین نے اسے مردہ دیکھا تو امام (ع) کے پاس پہنچ کر عرض کی کہ وہ شامی مرگیا اور اس نے وصیت کی ہے آپ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں

امام نے فرمایا: مرا نہیں ہے ... جلدی نہ کرو یہاں تك کہ میں پہونچ جاؤں اس کے بعد آپ اٹھے اور آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اور ہاتھوں کو دعا کے لئے بلند کیا اور تھوڑی دیر تك سر بسجدہ رہے، پھر شامی کے گھر گئے اور بیمار کے سر ہانے بیٹھ گئے، اس کو اٹھا کر بٹھایا_ اس کی پشت کو دیوار کا سہارا دیا اور شربت منگواکر اس کے منہ میں ڈالا اور اس کے متعلقین سے فرمایا کہ اس کو ٹھنڈی غذائیں دی جائیں اور خود واپس چلے گئے_ ابھی تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ شامی کو شفا مل گئی وہ امام (ع) کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا:" میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ، لوگوں پر خدا کی حجت سے ... پ

اس زمانے کے صوفیوں میں سے ایک شخص محمد بن مُنگدر کا بیان ہے کہ ایک دن میں بہت گرمی میں مدینہ سے باہر نکلا وہاں میں نے محمد باقر (ع) کو دیکھا کہ دو غلاموں پر تکیہ کئے ہوئے ہیں میں نے اپنے دل میں کہا کہ قریش کے بزرگوں میں سے ایک بزرگ ایسے وقت میں دنیا کی ہوس اور لالچ میں پڑے ہوئے ہیں، میں ان کو کچھ نصیحت کروں میں ان کے قریب گیااور سلام کیا ان کے سر اور داڑھی سے پسینہ بہہ رہا تھا امام (ع) نے اسی حالت میں میرے سلام کا جو اب دیا میں نے عرض کی: خدا آپ کو سلامت رکھے آپ کی جیسی شخصیت والا انسان اس وقت اس حالت میں دنیا حاصل کرنے میں لگا ہوا ہے اگر اسی حالت میں موت آجائے تو آپ(ع) کیا کریں گے؟

148

آپ نے فرمایا خدا کی قسم اگر موت آگئی تو خداوند عالم کی اطاعت کی حالت میں موت واقع ہوگی_اس لئے کہ میں اس وسیلہ سے اپنے آپ کو تم سے ڈرتا ہوں کہ میں (وسیلہ سے اپنے آپ کو تم سے ڈرتا ہوں کہ میں (خدا نخواستہ) گناہ کے کام میں لگا رہوں میں نے کہا آپ پر خدا کی رحمت ہو، میں نے چاہاتھا کہ میں آپ کو نصیحت کروں لیکن آپ نے مجھ کونصیحت کی اور آگاہ فرمایا _ 5

علم امام محمد باقر (ع)

آپ کا علم بھی دوسرے تمام ائمہ کی طرح چشمہ وحی سے فیضان حاصل کرتا تھا، جابر بن عبداللہ آپ کے پاس آتے اور آپ کے علم سے بہرہ ور ہو تے اور بار بار عرض کرتے تھے کہ " اے علوم کو شگافتہ کرنے والے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ بچپن ہی میں علم خدا سے مالامال ہیں 6

اہل سنت کے علماء مینسے ایك بزرگوار عبداللہ ابن عطاء مكى فرماتے تھے كہ میں نے امام محمد باقر (ع) كے سامنے اہل علم كو جس طرح حقير اور چھوٹا پايا ہے ويسا كسى كے سامنے ميں نے نہيں ديكھا ہے حكم بن عتيبہ لوگوں كے نزديك

جن کا علمی مقام بہت بلند تھا_ امام محمد باقر (ع) کے سامنے ان کی حالت یہ ہوتی تھی کہ جیسے ایك شاگر د استاد کے سامنے" 7

آپ کا علمی مقام ایسا تھا کہ جابر بن یزید جعفی ان سے روایت کرتے وقت کہتے تھے "وصی اوصیاء اور وارث علوم انبیاء محمد بن علی بن الحسین نے ایسا کہا ہے ..." 8

ایك شخص نے عبداللہ بن عمر سے ایك مسئلہ پوچها وہ جواب نہ دے سكے اور سوال كرنے والے كو امام محمد باقر (ع)كا پتہ بتادیا اور كہا كہ اس بچے سے پوچهنے كے بعد جو جواب ملے وہ مجه كو بهى بتادینا اس شخص نے امام(ع) سے پوچها اور مطمئن كرنے والا جواب سننے كے بعد عبداللہ بن عمر

149

کو جاکر بتادیا عبداللہ نے کہا:" یہ وہ خاندان ہے جس کا علم خدا داد ہے" 9

حضرت امام محمد باقر (ع)نے علوم و دانش کے اتنے رموز و اسرار واضح کئے ہیں کہ سوائے دل کے اندھے کے اور کوئي انکا، انکار نہیں کرسکتا_ اس وجہ سے آپ نے تمام علوم شکافتہ کرنے والے اور علم و دانش کا پرچم لہرانے والے کا لقب بایا۔ 10

انہوں نے مدینہ میں علم کا ایك بڑا دانشكدہ بتایا تھا جس میں سینكڑوندرس لینے والے افراد آپ کی خدمت میں پہونچ كر درس حاصل كیا كرتے تھے_

رسول خدا (ص) کے اصحاب میں سے جو لوگ زندہ تھے، جیسے جابر بن عبداللہ انصاری اور تابعین میں سے کچھ بزرگ افراد جیسے جابر بن مبارك زہری، اوزاعی ، ابوحنيفہ ، مالك ، شافعی اور زیاد بن منذر اور مصنفین میں سے کچھ افراد جیسے طبری، بلاذری، سلامی اور خطیب نے اپنی تاریخوں میں آپ سے روایتیں لکھی ہیں _ 11

امام اور اموی خلفائ

امام محمد باقر (ع)کی امامت کا زمانہ _ جو تقریباً 19 سال پر محیط تھا _ اموی حکمر انوں جیسے ولید بن عبدالملك، سلیمان بن عبدالملك، عمر بن عبدالعزیز بن عبدالملك، پشام بن عبدالملك کا زمانہ تھا _ ان میں سے سوائے عمر بن عبدالعزیز کے _ جو نسبتاً عدالت پسند تھا _ سب کے سب ستمگري، استبداد اور مطلق العنانی میں اپنے اسلاف سے کچھ کم نہ تھے اور آگے چل کر انہوں نے امام محمد باقر (ع) کے لئے مشکلیں پیدا کیں _

امام محمد باقر (ع)کے زمانہ امامت کے سیاسی اور کھٹن حالات سے واقفیت کے لئے ہم یہاں ان میں سے ہر ایك کے بارے میں اب اجمالی گفتگو كر رہے ہیں_

وليدنے 86 ه ق ميں حكومت كى باگ ثور سنبھالى اور 15، جمادى الآخر 96 ه ق كو مركيا_

150

مسعودی کا بیان ہے کہ ولید ایك بٹ دھرم، جابر اور ظالم بادشاہ تھا _ 12 اس كے باپ نے اس كو وصيت كى تھى كہ حجاج بن يوسف كا اكرام كرے اور چيتے كى كھال پہنے _ 13 تلوار آمادہ ركھے اور جو اس كى مخالفت كرے اس كو قتل كردے _ 14

اس نے بھی باپ کی وصیت کو پورا کیا اور حجاج کے ہاتھوں کو اپنے باپ کی طرح مسلمانوں کو ستانے اور ان کو قتل کرنے کے لئے آزاد چھوڑ دیا_

عمر بن عبدالعزیز، ولید کی طرف سے مدینہ کا حاکم تھا، حجاج کے ظلم سے تنگ آکر جو بھی بھاگتا تھا اس کے پاس پناہ لیتا تھا ۔ عمر نے ولید کو ایك خط لکھااور لوگوں کے ساتھ حجاج کے ظلم کی شکایت کی ۔ ولید نے حاکم مدینہ کی شکایت سننے کی بجائے، حجاج کی خوشنودی کے لئے عمر بن عبدالعزیز کو مدینہ کی گورنری سے معزول کردیا اور حجاج کو لکھا" تم جس کو بھی چاہو حجاز کا حاکم بنادو ۔ حجاج نے بھی خالد بن عبداللہ قسری کے لئے سفارش کی جو خود اسی جیسا ایك خونخوار شخص تھا ولید نے یہ سفارش قبول کر لی ۔ 15

ولید کا حجاج پر اعتماد کرنا اور اپنے باپ عبدالملك کی تائید، ولید کے طغیان اور اس کی تباہ کاری پر بہترین دلیل ہے_ اپنے بھائي کے بعد سلیمان بن عبدالملك نے زمام حكومت اپنے ہاتھوں میں لی اور جمعہ کے دن 10 ماہ صفر 99 ھكو مرگیا_ وہ بڑا پرخور اور عورتوں کا دلدادہ تھا_ اس کے دور خلافت میں عیاشی اور دربار میں عیش و نشاط کی محفل اپنے اوج پر تھی_ متعدد خواجہ سراؤں کو اس نے اپنے دربار میں رکھ چھوڑا تھا اور اور اپنا زیادہ وقت حرم سراء کی عورتوں کے ساتھ گذارتا تھا_ آہستہ آہستہ بری باتیں ملك کے كارندوں میں بھی سرایت كر گئیں اور یہ باتیں ملك گیر پیمانہ پر پھیل گئیں _ 16

اس نے دو سال چند مہینے حکومت کی _ شروع میں اس نے نرمی کا مظاہرہ کیا _ عراق کے قید خانوں کے دروازے کھول دیئے اور بے گناہوں کو آزاد کردیا جبکہ اس کی زندگی کے لمحات ظلم و ستم سے خالی نہ تھے _ اس نے خالد بن عبدالله قسری کو جو ظلم اور جرائم میں حجاج کا ثانی تھا، اس کے

151

مقام پر باقی رکھا_

اس كے بعد عمر بن عبدالعزيز مسند حكومت پر متمكن ہوا_ اس كا انتقال 25 رجب 101 ه ق كو ہوا_ يہ كسى حد تك پريشانيوں اور دشواريوں پر قابو پانے ، برائيوں اور تفريق كے ساتھ جنگ كرنے، اس ننگ و عار كے دهبه كو جو اس وقت كى حكومت كے دامن پر لگا ہوا تھا _ يعنى على _پر سب و شتم كرنا _ دهونے، فدك كو اولاد فاطمہ عليها السلام كو واپس دے دينے اور امام محمد باقر (ع) كے حوالے كرنے ميں كامياب ہوئے_

اس کے بعد یزید بن عبدالملك ان کی جگہ مسند حکومت پر متمکن ہوا _ اور اپنے حکام کو مندرجہ ذیل خط لکھ کر اپنی حکومت کا آغاز کیا:

" عمر بن عبدالعزیز نے دھو کہ کھایا، تم اور تمہارے اطراف کے لوگوں نے اس کو دھو کہ دیا ... خط ملتے ہی سابق معاونین اور اپنے دوستوں کو جمع کرو اور لوگوں کو ان کی سابقہ حالت پر پاٹا دو، چاہے وہ مالیات کو ادا کرنے کی طاقت رکھتے ہوں، زندہ رہیں یا مرجائیں، لازم ہے کہ وہ ٹیکس ادا کریں"_ 17

یزید بن عبدالملك كا اپنے ہم نام یزید بن معاویہ كی طرح سوائے عیاشي، جرائم، مستی اور عورتوں كے ساتھ عشق بازی كے اور كوئي دوسرا كام نہ تھا_ وہ اخلاقی اور دینی اصول كا ہرگز پابند نہ تھا_ اس كی خلافت كا زمانہ بنی امیہ كی حكومت كا ایك سیاہ ترین اور تاریك ترین دور شمار كیا جاتا ہے اس كے زمانہ میں قصائد اور اشعار كی جگہ ساز اور آواز نے لے لی تھی اور اس شعبہ كو اتنی وسعت دے دی تھی كہ مختلف شہروں سے گانے بجانے والے دمشق بلائے جاتے تھے اور اس طرح عیاشی، ہوس رانی، شطرنج اور تاش نے عربی معاشرہ میں رواج پایا 18

152

عرصہ حیات تنگ کردو _ اس نے حکم دیا کہ ان کے آثار کو مٹا کر ان کا خون بہایا جائے اور ان کو عام حق سے محروم کردو

اس نے حکم دیا کہ شاعر اہل بیت " کُمَیت" کا گھر اجاڑ دیا جائے_ کوفہ کے حاکم کو لکھا کہ "اولاد پیغمبر (ص) کی مدح کرنے حکم دیا کہ شاعر اہل بیغمبر (ص) کی مدح کرنے کے جرم میں کُمَیت کی زبان کاٹ دی جائے"

یہی تھا جس نے زید بن علی بن الحسین کے انقلاب کو کچل دیا تھا اور ان کے جسم مقدس کو مثلہ کرنے کے بعد کوفہ کے کلیسا کے پاس نہایت دردناك حالت میں دار پر الٹكا دیا_

امام محمد باقر (ع)کا اپنی خلافت کے زمانہ میں ایسے ایسے مدعیان خلافت سے مقابلہ تھا_

خلافت کے بالمقابل امام (ع) کا موقف

ہشام، امام محمد باقر اور ان کے فرزند عزیز حضرت امام جعفر صادق کی عزت و وقار سے بہت خوف زدہ تھا اس لئے اپنی حاکمیت کا رعب جمانے اور خلافت کی مشینری کے مقابلہ میں امام کی اجتماعی حیثیت و وقار کو مجروح کرنے کے لئے اس نے حاکم مدینہ کو حکم دیا کہ ان دونوں بزرگوں کو شام بھیجدے

امام(ع) کے وارد ہونے سے پہلے اس نے اپنے درباریوں اور حاشیہ نشینوں کو امام (ع) کا سامنا کرنے کے لئے ضروری

احکامات دیئے_یہ طے پایا کہ پہلے خلیفہ اور پھر اس کے بعد حاضرین دربار جو سب کے سب مشہور اور نمایاں افراد تھے، امام محمد باقر(ع) پر تہمت اور شماتت کا سیلاب انڈیل دیں_ اس عمل سے بشام کے دو مقصد تھے، پہلا مقصد یہ تھا کہ اس سختی اور تہمت سے امام (ع) کے حوصلہ کو کمزور کرکے ہر اُس کام کے لئے جس کی وہ خواہش کرے گا امام کو آمادہ کرلے گا_ دوسرا مقصد یہ تھا کہ اس ملاقات میں کہ ، جس میں بڑے بڑے رہبر شریك تھے، آپ کو ذلیل کردیا جائے_

153

امام محمد باقر (ع)وارد ہوئے اور معمول کے مطابق جو طریقہ تھا کہ ہر آنیوالا " امیر المؤمنین" کے مخصوص لقب کے ساتھ خلیفہ کو سلام کرتا تھا_ اس کے برخلاف آپ(ع) نے تمام حاضرین کی طرف رخ کرکے" سلامٌ علیکم" کہا، پھر اجازت کا انتظار کئے بغیر بیٹھ گئے_ اس روش کی بنا پر ہشام کے دل میں کینہ اور حسد کی آگ بھڑك اٹھی اور اس نے اپنا پروگرام شروع کردیا_ اس نے کہا" تم اولاد علی ہمیشہ مسلمانوں کے اتحاد کو توڑتے ہو اور اپنی طرف دعوت دیکر ان کے درمیان رخنہ اور نفاق ڈالنے ہو، نادانی کی بنا پر (معاذالله) اپنے کو پیشوا اور امام سمجھتے ہو" ہشام تھوڑی دیر تك ایسی یاوہ گوئی کر تا رہا پھر چپ ہوگیا

" اے لوگو تم کہاں جا رہے ہو اور ان لوگوں نے تمہارا کیا انجام سوچ رکھا ہے؟ ہمارا ہی وسیلہ تھا جس کے ذریعہ خدا نے تمہارے اسلاف کی ہدایت کی اور ہمارے ہی ہاتھوں سے تمہارے کام کے اختتام پر مہر لگائی جائے گی اگر تمہارے پاس آج یہ تھوڑے دنوں کی حکومت ہے تو ہمارے پاس دیر پا حکومت ہوگی ہماری حکومت کے بعد کسی کی حکومت نہیں ہوگی ہم ہی وہ اہل عاقبت ہیں جن کے بارے میں خدا نے فرمایا ہے کہ عاقبت صاحبان تقوی کے لئے ہے" _19 مام _کی مختصر اور ہلا دینے والی تقریر سے ہشام کو ایسا غصہ آیا کہ سختی کے سوا اور کچھ اس کی سمجھ میں نہ آیا اس نے امام (ع) کو قید کر دینے کا حکم دیا

154

امام (ع) نے زندان میں بھی حقیقتوں کو آشکار اور واضح کیا_ زندان کی نگرانی کرنے والوں نے بشام کو خبر دی ، یہ بات اس مشینری کے لئے قابل تحمل نہ تھی جو دسیوں سال سے شام کو علوی تبلیغات کی دست رسی سے دور رکھے ہوئے تھی اس نے حکم دیا کہ امام اور ان کے ساتھیوں کو زندان سے نکال کر پہرہ اور سختیوں میں مدینہ پہنچا یا جائے اور پہلے سے بھی ضروری احکام بھیجے جاچکے تھے کہ راستہ میں کسی کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ اس معتوب قافلہ کے ساتھ کوئی معاملہ کرے اور ان کے ہاتھوں کسی کو روٹی اور پانی بیچنے کا حق نہیں ہے … 20

اسلامي ثقافت كا احيائ

امام محمد باقر (ع) ان حالات میں حاکم کی سخت گیری اور ضرورت تقیہ کے باوجود _ اس بات میں کامیاب ہوگئے کہ تعلیم و تربیت کے ذریعہ بہت ہی گہری بنیادوں پر مبنی علمی تحریك بنائیں _ انہوں نے آغاز ہی سے تشیع کی بنیادی اور با مقصد دعوت کی اشاعت کیلئے ، وسیع پیمانہ پر کوشش شروع کی_ اس دعوت کی وسعت اتنی تھی کہ شیعوں کے علاقہ جیسے مدینہ اور کوفہ کے علاوہ شیعی فکر کے نفوذ کی قلمرو میں دوسرے نئے علاقوں کا بھی اضافہ ہوا _ اس سلسلہ میں تمام جگہوں سے زیادہ خراسان کا نام لیا جاسکتا ہے _

حج کے زمانہ میں عراق، خراسان اور دوسرے شہروں سے ہزاروں مسلمان آپ سے فتوی معلوم کرتے تھے اور معارف اسلام کے ہر باب کے بارے میں آپ سے سوال کرتے تھے ان بزرگ فقہاء کی طرف سے جو علمی اور فکری مکاتب سے وابستہ تھے، آپ کے سامنے دشوار گذار مسائل رکھے جاتے تھے تا کہ آپ الجھ جائیں اور لوگوں کے سامنے خاموش رہنے پر مجبور ہوجائیں

امام نے ان تمام مقامات پر تشیع کے ارکان کی تفصیلی توضیح کے ساتھ اس کے اعلی صفات

کو محدود سطح اورگنے چنے افراد سے نکالا اور اسے آفاقی نکال کرمکتب کے مفاہیم کی نشر و اشاعت کے ذریعہ افراد کی پرورش کی اور حقیقی اسلام کو مجسم بنایا_ چنانچہ بہت سے شہروں میں اس کا رد عمل ظاہر ہوگیا تھا_ ان کاموں کی وجہ سے لوگ ان کے گرویدہ ہوگئے تھے اور آپ(ع) نے قوم میں بہت زیادہ نفوذ پیدا کر لیا تھا_ جبکہ خلافت بنی امیہ کے زمانہ میں قبیلہ مضر اور حمیر کے درمیان نسلی قتل کی آگ بھڑك رہی تھی_ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ دونوں قبیلوں کے درمیان امام (ع) کے چاہنے والے تھے جیسا کہ باقاعدہ شیعہ کہے جانے والے شعراء جیسے فرزدق تمیمی مضری اور کمیت اسدی حمیری دونوں ہی امام _اور اہل بیت (ع) کی دوستی میں متفق تھے_

اسلامی نظام کی تشکیل

امام محمد باقر (ع)نے ضرورت کی وجہ سے معاشرہ پر مسلط حکومت سے لڑنے اور آمنے سامنے کی جنگ سے اجتناب کیا اور آپ نے زیادہ تر فکری اور ثقافتی کام کیا ۔ جو نظریاتی تخم ریزی بھی تھی اور سیاسی تقیہ بھی _ لیکن یہ حکیمانہ انداز اس بات کا سبب نہیں بنا کہ امام _ تحریك امامت کی کلی سمت کو قریبی دوستوں اور سچے شیعوں کے لئے جو اُن کے گرویدہ تھے، واضح نہ کریں _ اور عظیم شیعی مقصد کو _ یعنی اسلامی نظام کو ناقابل اجتناب مبارزہ کے ذریعہ _ ان کے دلوں میں زندہ نہ کریں _ امام محمد باقر (ع) کے امید افزا طریقوں میں سے ایك طریقہ یہ بھی تھا کہ آپ آئندہ کے لئے دل پسند نوید دیتے تھے جو چنداں دور بھی نہیں ہوتی تھی _

راوی کہتا ہے: ہم ابوجعفر _کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے ایك بوڑھا آدمی آیا، سلام کیا اور کہا کہ اے فرزند رسول خدا کی قسم میں آپ کا اور آپ کے چاہنے والوں کا دوست ہوں یہ دوستی دنیا کی لالچ میں نہیں ہے ... میں نے آپ کے امر و نہی کو قبول کر لیا ہے اور میں اس انتظار

156

میں ہوں کہ آپ کی کامیابی کا زمانہ قریب آئے، کیا اب ہمارے لئے کوئي امید ہے؟ امام (ع) نے اس بوڑھے آدمی کو اپنے پہلو میں بٹھایا اور فرمایا اے پیرمرد کسی نے میرے والد علی ابن الحسین (ع) سے یہی پوچھا تھا، میرے والد نے اس سے کہا تھا کہ " اگر اسی انتظار میں مرجاؤگے تو پیغمبراکرم(ص) ، علی (ع) ، حسن(ع) ، حسین(ع) اور علی بن الحسین کی بارگاہ میں پہنچو گے ... اور اگر زندہ رہ جاؤگے تو اسی دنیا میں وہ دن دیکھو گے کہ تمہاری آنکھیں روشن ہوجائیں گی اور اس دنیا میں ہمارے ساتھ ہمارے پہلو میں بلند ترین جگہ پاؤگے ... 21

اس طرح کے بیانات اس کھٹن ماحول میں دل انگیز خواب کی طرح نظام اسلامی اور حکومت علوی کی تشکیل کے لئے شیعوں کے ستم رسیدہ دلوں میں امید کی کرن اور متحرك کرنے والی لہر پیدا کرتے اور آئندہ کے لئے اس بات کو یقینی اور نہ ٹانے والی صورت میں پیش کرتے تھے_

امام (ع) کی یہ روش اس بات کا نمونہ ہے کہ حضرت کا تعلق اپنے نزدیکی اصحاب سے کیسا تھا، اور یہ روش ایك دوسرے سے منظم اور مرتب رابطہ کی نشاندہی بھی کرتی ہے_ یہی وہ حقیقت تھی جو خلافت کی مشینری کو ردّ عمل ظاہر کرنے پر ابھارتی تھی_

ہشام کی خلافت کی مشینری جس کو بلاذری اموی خلفاء میں مقتدر ترین خلیفہ جانتا ہے _ اگر امام محمد باقر (ع)کے ساتھ سختی سے پیش آتی تھی تو اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ کی روش اور عمل میں ہشام اپنے لئے ایك قسم کی تہدید دیکھ رہا تھا اور آپ کا وجو اس کے لئے ناقابل تحمل تھا

یہ بات ناقابل تردید ہے کہ اگر امام محمد باقر (ع)فقط علمی زندگی میں سرگرم عمل رہتے اور تنظیم سازی کی فکر نہ کرتے تو خلیفہ اپنے ائے اس بات میں صلاح نہیں سمجھتا کہ وہ سخت گیری اور شدّت کے ساتھ آپ کو سخت مقابلہ کے لئے بھڑ کائے اور نتیجتاً آپ کے دوستوں اور معتقدین کو _ جن کی تعداد کم بھی نہ تھی _ اپنے اوپر ناراض اور اپنی مشینری سے ناخوش کر لے

157

امام محمد باقر (ع) کے مکتب فکر کے پروردہ افراد

امام محمد باقر (ع)کے مکتب فکر میں مثالی اور ممتاز شاگردوں نے پرورش پائي تھی ان میں سے کچھ افراد کی طرف اشارہ کیا جارہا ہے

1_ابان ابن تغلب: ابان ابن تغلب نے تین اماموں کی خدمت میں حاضری دی تھے _ چوتھے امام(ع) ، پانچویں امام(ع) اور چھٹے امام (ع) ابان اپنے زمانہ کی علمی شخصیتوں میں سے ایك تھے، تغیر حدیث، فقہ، قرائت اور لغت پر آپ کو تسلط حاصل تھا _ ابان کی فقہی منزلت کی وجہ ہی سے امام محمد باقر (ع) نے ان سے فرمایا کہ مدینہ کی مسجد میں بیٹھو اور لوگوں کے لئے فتوی دو تا کہ لوگ ہمار ے شیعوں میں تمہاری طرح کے میرے پیروکار کو دیکھیں _ 22 جب امام جعفر صادق _نے ابان کے مرنے کی خبر سنی تو آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم ابان کی موت نے میرے دل کومغموم کردیا ہے _ 23

2_زرارہ ابن اَعیُن: شیعہ علمائ، امام محمد باقر(ع) اور امام جعفر صادق کے شاگردوں میں سے چھ افراد کو برتر شمار کرتے ہیں اور زرارہ ان میں سے ایك ہیں امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ اگر بریر ابن معاویہ، ابوبصیر، محمد ابن مسلم اور زرارہ نہ ہوتے تو آثار نبوت مٹ جاتے، یہ لوگ حلال و حرام خدا کے امین ہیں _ 24 اور پھر فرماتے ہیں: بریر، زرارہ ، محمد ابن مسلم اور احول، زندگی اور موت میں میرے نزدیك سب سے زیادہ محبوب ہیں _

2 کُمَیت اسدی : ایك انقلابی اور با مقصد شاعر تھے ان كی زبان گویا آپ كی شاعری دفاع ابل بیت(ع) كے سلسلہ میں لوگوں كو جھنجوڑنے والی اور (دشمنوں كو) اس طرح ذلیل كرنے والی تھی كہ دربار خلافت كی طرف سے مستقل موت كی دھمكی دی جاتي _ کُمَیت امام محمد باقر (ع)كے شیدائي تھے اور محبت كے اس راستہ میں انہوں نے اپنے كو فراموش كردیا تھا ایك دن امام (ع) كے سامنے امام كی مدح میں كہے جانے والے مناسب اشعار پڑھ رہے تھے كہ امام (ع) نے كعبہ كی طرف

158

رخ کیا اور تین بار فرمایا: خدایا کُمَیت پر رحمت نازل فرما_ پھر کُمَیت سے فرمایا اپنے خاندان سے میں نے ایك لاکھ درہم تمہارے لئے فراہم کئے ہیں

4_محمد بن مسلم فقیہ اہل بیت: امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام کے سچے دوستوں میں سے تھے آپ کو فہ کے رہنے والے تھے لیکن امام کے علم بیکراں سے استفادہ کرنے کے لئے مدینہ تشریف لائے_

عبدالله ابن ابی یعفور بیان کرتے ہیں:" میں نے امام جعفر صادق سے عرض کیا کہ کبھی مجھ سے سوالات ہوتے ہیں جن کا جواب میں نہیں جانتا اور آپ تك بھی نہیں پہنچ سكتا _ آخر میں کیا کروں؟ امام(ع) نے محمد ابن مسلم كا نام بتایا اور فرمایا کہ :" ان سے کیوں نہیں پوچھتے؟" 26

کوفہ میں رات کے وقت ایک عورت محمد ابن مسلم کے گھر آئي اور اس نے کہا، میری بہو مرگئي ہے اور اس کے پیٹ میں زندہ بچہ موجود ہے ہم کیا کریں؟

محمد ابن مسلم نے کہا:" امام محمد باقر (ع)نے جو فرمایا ہے اس کے مطابق تو پیٹ چاك كركے بچہ كو نكال لینا چاہئے اور پھر مرده كو دفن كردينا چاہئے_

پھر محمد ابن مسلم نے اس عورت سے پوچھا کہ میرا گھر تم کو کیسے ملا؟ عورت بولي: " میں یہ مسئلہ ابو حنیفہ کے پاس لے گئي انہوں نے کہا کہ میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتا، لیکن تم محمد ابن مسلم کے پاس جاؤ اور اگر وہ فتوی دیدیں تو مجھے بھی بتادینا ... 27

شہادت کے بعد مبارزہ

امام محمد باقر (ع)کی رہبری کا 19 سالہ زمانہ نہایت دشوار حالات اور ناہموار راہوں میں گذرا_ آخر میں آپ کی کم مگر پر برکت عمر کے اختتام کا وقت آیا تو اس شعلہ ور مرکز کے گرم خاکستر سے

159

آپ نے اپنی آخری برق اموی سلطنت کی بنیاد پر گردای

حج کا زمانہ دور افتادہ اور نا آشنا دوستوں کی و عدہ گاہ ہے ۔ اگر کوئي پیغام ایسا ہو کہ جسے تمام عالم اسلام تك پہنچانا ہو تو اس سے بہتر موقع اور کوئي نہیں ہے ۔ حج کے اعمال مسلسل چند دنوں تك متعدد مقامات پر انجام پاتے ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ سب سے زیادہ مناسب جگہ منی ہے چونکہ عرفات سے واپسی پر حاجی تین راتوں تك وہاں ٹھہرتے ہیں، اس لئے آشنائي اور ہمدردی کے لئے سب جگہوں سے زیادہ موقع وہیں ماتا ہے ۔ اور یہ طبیعی بات ہے کہ اگر ان تین دنوں میں اس بیابان میں ہر سال مجلس عزا برپا ہو تو ہر آدمی کی نظر اس پر پڑے گی اور آہستہ آہستہ لوگ اس سے آشنا ہوجائیں گے اور خود ہی سوال کرنا شروع کردیں گے کہ "کئي برسوں سے مدینہ کے کچھ لوگ ۔ وہ مدینہ جو مرکز اسلام اور مرکز صحابہ ہے ۔ حج کے زمانہ میں منی میں مجلس عزا برپا کرتے ہیں وہ بھی عالم اسلام کی بلند شخصیت محمد ابن علی ابن الحسین کے لئے تو کیا ان کی موت طبیعی نہ تھی؟ ان کو کس نے قتل کیا یا زہر دیا ہے؟ اور کیوں؟ آخر انہوں نے کیا کہا اور کیا کیا؟ کیا اس کا کوئی سبب تھا اور ان کی کوئی دعوت تھی؟ کیا ان کا وجود خلیفہ کے لئے خطرہ کا باعث تھا؟ دسیوں ابہام اس کے پیچھے دسیوں سوالات اور جستجو والی باتیں اور پھر صاحبان عزا یا اطلاع رکھنے والے ان لوگوں کی طرف سے، جو اس پراگندہ جمعیت میں شریك تھے، جوابات کا ایك سیلاب ۔

یہ تھا امام محمد باقر (ع)کا کامیاب نقشہ، شہادت کے بعد جہاد کا نقشہ اور یہ ہے اس پُر برکت زندگی کا وجود جن کی موت اور زندگی خدا کے لئے ہے

160

امام _كى شہادت

7 ذی الحجہ 114 ہ ق کو 57 برس کی عمر میں ظالم اموی بادشاہ ہشام بن عبدالملك کے ہاتھوں سے حضرت امام محمد باقر (ع)مسموم اور شہید ہوئے 29

شہادت کی رات آپ نے اپنے فرزند حضرت جعفر ابن محمد _سے فرمایا کہ " میں آج کی رات اس دنیا کو چھوڑ دونگا_ میں نے ابھی اپنے پدر بزرگوار کو دیکھا ہے کہ وہ خوشگوار شربت کا جام میرے پاس لائے ہیں اور میں نے اس کو پیا اور انہوں نے مجھے سرائے جاوید اور دیدار حق کی بشارت دی_

امام جعفر صادق نے اس خدا داد علم کے دریائے بیکراں کے تن پاك كو امام حسن مجتبى (ع) اور امام زین العابدین کے پہلو میں قبرستان بقیع میں سپرد خاك كیا _ 30

161

سوالات:

1_ امام محمد باقر (ع) كس تاريخ كو پيدا ہوئے اور آپ نے اپنے جدحسين بن على _اور اپنے پدر گرامى قدر امام زين العابدين كے ساتھ كتنے دنوں تك زندگى بسر كى؟

2_ امام محمد باقر (ع)کے بارے میں پیغمبر (ص) کی کیا پشین گوئي تھي؟

3_ اخلاق امام محمد باقر (ع)میں سے ایك نمونہ بیان فرمایئے

4_كن كن اموى خلفاء كے زمانہ ميں امام (ع) تھے اور امام (ع) كے بارے ميں انكى عمومى روش كيا تھي؟

5_ خلافت ہشام کے بار ے میں امام (ع) کاموقف بیان کیجئے_

 $_{0}^{-}$ اسلامی تہذیب و ثقافت کے احیاء میں امام محمد باقر (ع)کی کیا خدمات تھیں؟

7_ اسلامی تہذیب وثقافت کی نشر و اشاعت جو خلیفہ کے غیظ و غضب کو بھڑ کانے کا اصلی سبب تھی، اس میں امام کی اہم ترین فعالیت کیا تھی؟

8 امام محمد باقر (ع) کے مکتب فکر کے تین اصحاب اور شاگر دوں کا نام بتایئے

```
9 حضرت امام محمد باقر (ع)کس تاریخ کو اور کیسے شہید ہوئے؟
                                                                                                                       162
                                                                                                                حو الم جات
                                                                   1 مصباح المتهجدشيخ طوسي/ 557، بحار الانوار لد 46/ 213<sub>_</sub>
                                                            2 كافي جلد 1/ 469" كانت صديقه لم تدرك في آل الحسن امراة مثلها"_
                                                                           3 امالى شيخ صدوق /211، بحار الانوار جلد 223/46
                                                 4 امالی شیخ طوسی /261، بحار الانوار جلد 46/ 233 فی اختصار کے ساتھ
                                                                    5 ارشاد مفيد /264، بحار جلد 287/46، مناقب جلد 201/4
                                                                               6 علل الشرائع جلد 1/ 222، بحار جلد 225/46
                                                                                        7 ارشاد مفید/363 مطبوعہ بصیرتی قم
                                                                                   8 ارشاد مفید /263، بحار جلد 286،289/46
                                                                       9 مناقب ابن شهر آشوب جلد 197/4، بحار جلد 289/46
                                                                              10 الصواقع المحرقه /120_
11 مناقب جلد 195/4، بحار جلد 294/46_ 295_
                                                                        12 مروج الذہب جلد 157/3_
13 سیاست میں خشونت اور سختی کے لئے کنایہ ہے_
                                                                                               14 مروج الذہب 160/3_161_
                                                                                                15 كامل ابن اثير جلد 577/4
                                                                                          16 تاریخ سیاسی اسلام جلد 324/T
                                                                                                  17 العقد الفريد جلد 176/5
                                                                                           18 تاریخ سیاسی اسلام جلد 331/1
19 ناقب ابن شهر آشوب ج 189/4" يها الناس اين تذببون و اين يراد بكم؟بنا بدى الله اولكم و بنا يختم آخركم فان يكن لكم ملك معجل" فانّ
                                        لنا ملكا موجلاً و ليس من بعد ملكنا ملك لانا ابل العاقبه، يقول الله تعالى " و العاقبة للمتقين"_
                                            20 مناقب ابن شهر آشوب جلد 190/4، بحار جلد 312/46، دلائل الامامم للطبري /108
                                                                                                                       163
                                                                                         21 بحار الانوار جلد 361/46 _ 362_
                                                                       22 جامع الرواة جلد 9/1، معجم رجال الحديث جلد 147/1
                                                                    23 جامع الرواة جلد 1/ 9، معجم الرجال الحديث جلد 147/1
                                                                                                 24 جامع الرواة جلد 171/1
                                                                25 سفينة البحار جلد 496/2، مناقب ابن شهر آشوب جلد 197/4
                                                                                      26 جامع الرواة 164/2_
27 رجال كشى /162 چاپ دانشگاه مشہد_
  28 بحار الانوار جلد 215/46، 220 "عن ابي عبدالله قال: قال لي ابي: يا جعفر اوقف لي من مالي كذا و كذا النوادب تند بني عشر سنين
                                                                                                              بمنی ایام منی"
                                                                                                29 بحار الانوار جلد 217/46
                                                                                         30 بحار الانوار جلد 213/46 215
                       تاریخ اسلام 4 (حضرت فاطمہ(س) اور ائمہ معصومین (ع) کی حیات طیبہ
                                                                                                                       165
                                                                                                                  نوانسيق:
```

167

ولادت

آسمان ولایت کے چھٹے ستارے حضرت جعفر ابن محمد (علیہما السلام)17 ربیع الاول کو اپنے جدّ بزرگوار، رسول خدا کی ولادت کے دن، 86 ہ کو مدینہ میں پیدا ہوئے آپ کی مشہور ترین کنیت" ابو عبداللہ" اور معروف ترین لقب "صادق" تھا 1 پدر بزرگوار امام محمد باقر اور مادر گرامی فروہ بنت قاسم ابن محمد بن ابی بکر تھیں جو امام جعفر صادق (ع)کے قول کے مطابق پربیزگار، با ایمان اور نیکو کار خواتین میں سے تھیں 2

آپ کی عمر مبارك 65 سال تھی ، 12 سال آپ نے اپنے جد امام زین العابدین (ع) کی آغوش محبت میں اور 9 سال اپنے پدر گرامی امام محمد باقر کے ساتھ گذارے آپ کی امامت کا زمانہ 34 سال 114 ھق سے 148 ھ تك رہا _ 3

امام کی پرورش کا ماحول

امام نے اپنی زندگی کا نصف زمانہ اپنے جد بزرگوار اور پدر عالیقدر کی تربیت میں گذارا یہ قیمتی زمانہ آپ کے لئے ایسے بلند مدرسہ اور خاندان وحی سے علم و دانش اور فضیلت و معرفت الہی کے کسب کا بہترین موقع تھا مام بچپن ہی سے رنج و مصائب کے ساتھ غمزدہ خاندان میں پل کر بڑے ہوئے امام زین العابدین (ع) کے خاندان جیسا کوئی ہی گھرانہ ملے گا جس نے ایسے مصائب و آلام اور روحانی

168

درد و الم کو دیکھا ہو_ امام حسین (ع) اور ان کے اصحاب کی شہادت کی جاں گداز یاد، معصوم بچوں اور اہل بیت رسول خدا(ص) کے اشکوں نے امام سجاد _کے خاندان کے تمام افراد کو ماتم اور دائمی رنج و غم میں مبتلا کر رکھا تھا_ امام جعفر صادق (ع)نے ایسے گھرانے میں آنکھیں کھولیں _ اور جیسے جیسے بڑے ہوتے گئے، اپنے زمانہ کے سیاسی و اجتماعی حالات سے آشنا ہوتے گئے _ اور آپ کی آنکھوں کے سامنے نئے نئے افق کے دروازے کھلتے گئے _ اور آپ کی آنکھوں کے سامنے نئے نئے اور آپ کے گھر آنے جانے والے لوگوں کی آپ بہت قریب سے دیکھ رہے تھے کہ آپ کے جد و پدر کے ایك ایك عمل اور آپ کے گھر آنے جانے والے لوگوں کی ساتھ آپ اموی مشینری نگرانی کر رہی ہے، اور یہ بھی دیکھ رہے تھے کہ آپ کے اصحاب کتنی زحمت اور دشواری کے ساتھ آپ سے ملاقات کر یاتے ہیں

دوسری طرف، دادا آور پدر بزرگوار کے پاس تشنگان علوم کے، اگرچہ محدود تعداد میں، آنے جانے سے، مختلف علوم اسلامی اور علمی و فقہی بحثوں کا آپ نے مشاہدہ کیا تھا، اصول امامت کو مستحکم بنانے، احکام کو بیان کرنے ، اسلام کی اصلی تہذیب کی نشر و اشاعت اور اہل بیت کی روش پر قرآن کی تفسیر کی راہ میں اپنے والد کی کوششوں اور دشواریوں کا آپ نزدیك سے مشاہدہ فرما رہے تھے اور خاندان کے بڑے بیٹے کے عنوان سے ان تمام کاموں میں شریك تھے_

امام کا اخلاق اور انکی سیرت

امام جعفر صادق (ع) اسلامی اخلاق اور انسانی فضائل کا مکمل نمونہ تھے_ جیسا کہ آپ نے خود اپنے پیروکاروں سے فرمایا: "کونوا دعاۃ الناس بغیر السنتکم " 4 لوگوں کو بغیر زبان کے (اپنے عمل سے) دعوت دو زندگی کے تمام پہلوؤں میں اسلام کی روشنی کا درس پہنچا نے کے لئے آپ کی پوری زندگی وقف تھی_ اب ہم آپ کے اخلاق و سیرت کے چند نمونوں کی طرف اشارہ کریں گے اس امید کے

169

ساتھ کہ آپ کے راستہ پر چلنے والوں اور آپ کے مکتب کی نگہبانی کرنے والوں کے لئے نمونہ قرار پائیں_

الف حلم و بردباري

حفص بن ابی عائشے ہسے روایت ہے کہ امام جعفر صادق (ع)نے اپنے خدمت گذار کو کسی کام کے لئے بھیجا_ لیکن جب دیر ہوگئي تو آپ خود ہی اس کام کے لئے نکل پڑے فلام کو آپ نے دیکھا کہ ایك گوشہ میں سو رہا ہے آپ اس کے سرہانے بیٹھ کر اس کو پنکھا جھلنے لگے فلام جب بیدار ہوا تو آپ نے اس سے صرف اتنا کہا کہ " یہ مناسب نہیں ہے کہ انسان دن میں بھی سوئے اور رات میں بھی، رات تمہارے لئے ہے لیکن دن ہمارے لئے ہے " _ 5

ب عفو اور درگذر

امام جعفر صادق (ع) کو کسی نے خبر دی کہ آپ کے فلاں چچازاد بھائي نے لوگوں کے درمیان آپ کو بہت برا بھلا کہا ہے_ آپ اٹھے، وضو کیا، دو رکعت نماز پڑھی اور نماز کے بعد آپ نے رقت قلب سے فرمایا:" خدایا میں نے اپنا حق ادا کردیا، تیرا جود و کرم سب سے زیادہ ہے تو اس سے درگذر کر اور اس کے اعمال کا مواخذہ نہ کر" 6

ج حاجت مندوں کی مدد

ابو جعفر خثعمی نقل کرتے ہیں کہ امام جعفر صادق (ع)نے ایك تهیلی جس میں پچاس دینار تهے، ایك شخص کو دینے کے لئے مجھے دی اور آپ نے تاکید کی کہ میرا نام نہ بتانا جب میں نے تهیلی اس آدمی کو دی تو اس نے شکریہ ادا کیا اور کہا: یہ کس کی طرف سے امداد آئی ہے وہ کون شخص ہے جو چند دنوں کے بعد ایك بار یہ امداد میرے پاس بھیج دیتا ہے جس سے ایك سال کا میرا خرچ چل جاتا ہے، لیكن اس کو امام صادق(ع) سے گلہ تھا کہ آپ قدرت رکھتے ہوئے بھی ہماری مدد نہیں

170

کرتے"_ 7

د امام اور زراعت

ابو عمرو شیبانی نقل کرتے ہیں کہ:" امام جعفر صادق (ع)کو میں نے دیکھا کہ موٹا اور کُھردرا لباس پہنے ہوئے ہیں اور حالت یہ ہے کہ پسینہ بہہ رہا ہے، اور بیلچہ لے کر کھیت میں کام کر رہے ہیں میں نے عرض کی:" میں آپ پر قربان ہوجاؤں، بیلچہ مجھے دیدیں تا کہ آپ کی بجائے میں کام کروں آپ نے فرمایا" مجھے یہ پسند ہے کہ انسان حصول معاش کے لئے گرمی کی تکلیف برداشت کرے" 8

امام کی شخصیت و عظمت

امام جعفر صادق (ع)کی عظمت اور شخصیت کو نمایاں کرنے کے لئے اتنا کافی ہے کہ آپ کا سخت ترین دشمن، منصور دوانقی جب آپ کی خبر شہادت سے مطلع ہوا تو اس نے گریہ کیا اور کہا" کیا جعفر ابن محمد کی نظیر مل سکتی ہے؟" و مالك ابن انس _ جو کہ اہل سنت کے چار اماموں مینسے ایك ہیں _ فرماتے ہیں کہ : جعفر ابن محمد کے جیسا نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں یہ بات آئی کہ علم و عبادت و پربیزگاری کے اعتبار سے جعفر بن محمد سے برتر بھی کوئی ہوگا

ابن ابی العوجاء _ اس زمانہ کے مادہ پرستوں کا امام _ امام کی شخصیت کا اعتراف کرتے ہوئے کہنا ہے" یہ (امام صادق) بشر سے بالاتر ہیں اگر زمین پر کسی روحانی کا وجود ہوسکتا ہے اور وہ بشر کی صورت میں جلوہ گر ہو تو وہ جعفر ابن محمد ہیں" _ 11

171

امام کا علمی مقام

امام جعفر صادق(ع) کی بلندترین علمی شخصیت اور ان کے علوم کا آوازہ اس زمانے کے معاشرہ میں اتنا پھیلا کہ علمی محافل اور فضل و دانش کی مجالس میں نہایت عظمت و احترام کے ساتھ آپ کو "صادق آل محمد" کے لقب سے یاد کیا جانے لگا_ دوست اور دشمن ہر ایك نے آپ کے علمی مقام کی برتری کے بارے میں زبان کھولی_

امام جعفر صادق(ع) کے ہم عصر زمامداران حکومت

امام جعفر صادق (ع)نے 114 ه ق ہیں امت کی رہبری کی ذمہ داری اپنے ہاتھوں میں لی_ چند خلفاء بنی امیہ و بنی عباس آپ کے ہم عصر تھے خلفاء بنی امیہ میں سے بشام بن

172

عبدالملك ولید بن یزید، یزید ابن ولید، ابراہیم ابن ولید اور مروان حمار اور خلفاء بنی عباس میں سے ابوالعباس سفّاح اور منصور دوانقی آپ کے ہمعصر تھے

بنی امیہ کے جرائم

بعد کے واقعات اور بدر و احد و غیرہ کی جنگ پیغمبر (ص) ، امیر المؤمنین(ع) اور آپ کے خاندان کے بارے میں کینہ میں

173

اور امت اسلامی کو ختم کرنے میں کسی بھی فریب و جرم کو فروگذاشت نہیں کیا گیا

بنی امیہ کی حکومت ختم ہونے کے وجوہات

تاریخ میں خاندان بنی امیہ کے خلاف عراق، ایران، اور شمالی افریقہ کے مسلمانوں کے قیام کے اسباب بہت پھیلے ہوئے ہیں ہم ان وجوہات میں سے صرف ان تین وجوہات کو جو تمام وجوہات سے زیادہ امویوں کے تخت و تاج کو بربادی کے تیز اور تند طوفانوں تك لے گئیں، ذکر کر رہے ہیں_

1 ائمہ(ع) کا مسلسل جہاد اور انکی پھیلائی ہوئی روشنی:

شدّت کا باعث بنی اور بعد میں جب بھی موقع ملا انتقاماً اسلام

اس میں کوئي رشك نہیں کہ ائمہ اور ان کے اصحاب کی پھیلائي ہوئي روشنی اور ان کے مبارزہ خصوصاً واقعہ كربلا نے حكومت بنی امیہ کے خلاف نفرت اور شورش پھیلانے میں بڑا اہم كردار ادا كيا نمونہ كے طور پر ملاحظہ ہو: امام جعفر

صادق (ع)نے اپنی پوری زندگی _ منجملہ ان کے ان برسوں میں جب بنی امیہ حکومت کر رہے تھے _ جہاں تك بنی امیہ کی نگرانیوں اور پابندیوں نے اجازت دی آپ جہاد کرتے رہے اور ظلم و ستم کے خلاف جنگ میں مصروف رہے _ ہشام کی حکومت کے زمانہ میں ایك سال جب امام جعفر صادق (ع)اپنے پدر بزرگوار کے ساتھ حج کوتشریف لے گئے تھے _ حجاج کے عظیم اجتماع میں آپ نے تقریر کی اور اس تقریر میں اہل بیت (ع) کی امامت و رہبری کے بارے میں فرمایا:

" حمد و شکر اس خدا کا جس نے محمد (ص) کو حق کے ساتھ بھیجا اور ہم کو ان کے ذریعہ کر امت بخشی ہم لوگوں کے درمیان خدا کے منتخب بندے ہیں_ نجات وہ پائے گا جو ہمارا پیرو ہے اور بد نصیب و تیرہ بخت وہ ہے جو ہم سے دشمنی کرتا ہے کچھ لوگ زبان سے ہماری دوستی کا اظہار کرتے ہیں لیکن دل سے ہمارے دشمن کے دوست ہیں"_ 14

174

اس تقریر کی وجہ سے ہشام نے حاکم مدینہ کو حکم دیا کہ ان دونوں بزرگواروں کو شام بھیج دو _ امام محمد باقر (ع) اور امام جعفر صادق (ع)دمشق پہنچے اور اموی خلیفہ کا برتاؤ دیکھا 15

2 اقتصادی دباؤ:

پیداوار اور درآمد میں اضافہ کے امکانات پیدا کرنے کی بجائے حکومت اموی ٹیکس اور خراج و غیرہ وصول کرنے پر زیادہ زور دیتی تھی_ بہرحال وہ خلیفہ جس کے ہاتھ میں اقتدار آتا تھا وہ پہلے کی مقدار کواور بھی بڑھا دیتا تھا_ انہوں نے تمام کسانوں اور کھیتی کرنے والوں کو مجبور کیا کہ _ قانونی ٹیکس دینے کے علاوہ _ ساسانیوں کی طرح " نوروز کا ہدیہ" کے نام سے کچھ مزید مال ان سے وصول کریں پہلا شخص جس نے اس کو قانونی شکل دی وہ معاویہ تھا اور صرف کوفہ اور اس کے اطراف کا ایك سال کا ہدیہ نوروز ایك کڑور 30 لاکھ درہم سے زیادہ تھا _اسی سے اندازہ لگایا جاسكتا ہے کہ دوسری جگہوں، جیسے ہرات، خراسان و غیرہ، کا ہدیہ کتنا رہا ہوگا_ 16

عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ میں کچھ دباؤ کم ہوا اور مالیات کے مشکلات حل ہوئے لیکن عمر ابن عبدالعزیز کے بعد حالات نے پلٹا کھایا اور پھر وہی صورت حال پیدا ہوگئی اور بحرانی حالت بڑھتی ہی رہی _

3 غير عرب كو نظر انداز كرنا:

بنی امیہ کی حکومت عربیت کی بنیاد پر قائم ہوئی تھی انہوں نے تمام عہدے عربوں کو دے

175

رکھے تھے اور اسلام کے دوسرے گروہ کو "موالی " 18 کے نام سے پکارتے تھے، نہ صرف یہ کہ ان کو حکومت کے عہدوں سے محروم کر رکھا تھا بلکہ ان کو حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے جو غیر عرب تھا اس کو بصرہ سے نکال دیا گیا تھا یہ پناہ گزین اپنے مظاہرہ میں " وا محمداہ وا احمداہ" کا نعرہ لگاتے تھے اور وہ نہیں جانتے تھے کہ کہاں جا کر پناہ لیں _ 19 کچھ کہتے تھے کہ: تین چیزوں گدھا، کتا اور موالی، سے نماز ٹوٹ جاتی ہے _20 ایک کے بڑھتی ہوئی تعداد سے غصہ میں آیا اور اس نے ارادہ کیا کہ ان میں سے آدھے کو تہہ تیغ کردے ایک دن معاویہ موالی کی بڑھتی ہوئی تعداد سے غصہ میں آیا اور اس نے ارادہ کیا کہ ان میں سے آدھے کو تہہ تیغ کردے

ایك دن معاویہ موالی كی بر هنی ہوئي تعداد سے عصب میں آیا اور اس نے ارادہ كیا كہ آن میں سے ادهے كو بہہ نیع كردے لیكن " احنف" نے اس اقدام سے اسے روكا_ 21

جب کوئي عرب ناد آدمی سامان خرید کر واپس آتا تھا اور راستہ میں کسی عجمی کو دیکھ لیتا تو وہ اپنے سامان کو زمین پر رکھ دیتا تھا، اب عجمی کا فریضہ تھا کہ وہ اس کو گھر تك پہنچائے _ 22

ان وجوہات _ اور دوسرے وجوہات _ کی بنا پر حکومت اموی کے خلاف یکے بعد دیگرے شورشیں اور ہنگامے برپا ہوئے اور ہر ایك پر یہ بات روشن ہوگئي کہ سوائے حکمرانی اور تسلط حاصل کرنے کے امویوں کا اور کوئي دوسرا مقصد نہیں ہے_

اس بغاوت کے دور میں لوگ اس طرح اٹھ کھڑے ہوئے کہ ملك کا کنٹرول ان کے ہاتھوں سے نکل گیا اور مروان حمار _ آخری اموی خلیفہ _ کے زمانہ میں ملك کی حالت ایسی خراب ہوگئی تھی کہ اب دھماکہ ہونے ہی والا تھا _ دوسری طرف لوگوں نے یہ جان لیا تھا کہ خاندان پیغمبر (ص) کے افراد جو اسلامی معاشرہ میں محبوب ترین لوگ ہیں اور عدالت و تقوی کا نمونہ شمار کئے جاتے تھے _ اور صرف یہی محکم اور قابل اطمینان مرکز ہیں کہ جن کو سامنے لائے بغیر نجات کا کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے _ در حقیقت اہل بیت امت اسلامی کا محور اور مرجع تھے جو سب کے جسم میں زندگی کی روح پھونك رہے تھے _

اسی وجہ سے تمام تحریکیں اور انقلابات " رضائے آل محمد" کے نعرہ کے ذریعہ ایران،عراق اور شمالی افریقہ میں 23 رشد کی منزل تك پہنچے اور آخر كار نوے (90) سالہ حكومت بنی امیہ كا خاتمہ

176

كرديا

امام اور تحریکوں کا رابطہ

انقلاب کے شروع میں تمام آنکھیں امام جعفر صادق (ع)پر لگی ہوئی تھیں اس لئے کہ ان سے زیادہ مناسب کوئی اور نہ تھا جن کو لوگ پہچانتے ہوں، لیکن امام _چونکہ لوگوں کی نیتوں اور ان کے ضمیر سے آگاہ تھے اس لئے آپ نے پہلے ہی دن سے موافقت کا اظہار نہیں کیا ہرچند کہ آپ نے اختلاف بھی نہیں کیا _ امام _جانتے تھے کہ ہر قیام اگرچہ " رضائے آل محمد" کے نام پر ہو رہا ہے لیکن اس کا مقصد کچھ اور ہی ہے کامیابی کے بعد انقلاب کے رخ کو موڑ کر وہ لوگ اپنے مقاصد کے لئے انجام کو پہنچائیں گے اور اس حقیقت کو امام _کے ارشادات سے معلوم کیا جاسکتا ہے _____ کے سداللہ ابن حسن نے امام جعفر صادق (ع)سے خواہش ظاہر کی وہ دعوت میں پیشقدمی کرنے والے سفّاح اور منصور کے ساتھ ہوجائیں آپ نے فرمایا: ان دونوں کی نیت صاف نہیں ہے، تمہارے اور ہمارے نام سے" رضائے آل محمد(ص) " کے نعرہ کے سایہ میں انہوں نے ایک تحریک چلا رکھی ہے لیکن نتیجہ کے موقع پر تم کو اور تمہارے دونوں بیٹوں کو پیچھے دھکیل کر اپنے کو لوگوں کے حکمران کی حیثیت سے پہچنوائیں گے _ 24

2_ سیر صیرفی کی دعوت میں تعاون کرنے کے جو آب میں بھی اہام نے فرمایا۔ میں آن توکون میں احماص نہیں دیکھ رہا ہوں"_25 2_ ادر سال خواردان نے میں نے عوادر در کے حکومت نائوں نواران ارائی خوارد را دار حضور مرادة (ع) کو اگوا!! میں ادگر

2_ ابومسلم خراسانی نے، جس نے عباسیوں کو حکومت تک پہنچایا، ایک خط میں امام جعفر صادق(ع) کو لکھا" میں لوگوں کو اہل بیت کی دوستی کی طرف دعوت دیتا ہوں کیا آپ اس بات کی طرف مائل ہیں کہ میں آپ کی بیعت کروں؟ امام نے جو اب دیا" نہ تم ہمارے مکتب کے آدمی ہو اور نہ زمانہ ہمارا زمانہ ہے _ 26

177

بنی عباس کا زمانہ

بنی عباس " عبدالمطلب ابن عباس" پیغمبر (ص) کے چچا کی او لاد سے تھے انہوں نے شروع میں سیدالشہداء (ع) کے خون کے انتقام اور خوشنودی آل محمد (ص) اور امویوں کے ظلم و ستم سے نمٹنے کے نام پر لوگوں کو اپنے ارد گرد جمع کیا اور ایرانی، جو اولاد علی(ع) سے محبت کرتے تھے ان سے فائدہ اٹھایا اور انہوں نے بنی امیہ سے جنگ کی تا کہ امویوں سے حکومت لے کر جو اس کا حقدار ہے اس کے حوالے کردیں گے اور انجام کار انہوں نے ابومسلم خراسانی اور ایرانیوں کی مدد سے، جو اُن کے اردگرد جمع تھے بنی امیہ کو درمیان سے نکال باہر کردیا_لیکن خلافت کو امام وقت جعفر بن محمد _کے حوالہ کرنے کے بجائے خود ہی اس پر قبضہ کر لیا_ 27

آغاز میں بنی عباس نے اسلام کو ظاہر کرکے اس عنوان سے کہ " ہم آل پیغمبر (ص) ہیں" یہ کوشش کی کہ اپنے کو رسول (ص) خدا کا حقیقی وارث اور خلافت کے لئے نہایت موزوں ظاہر کریں اور چونکہ وہ دوسروں کی بہ نسبت یہ بات اچھی طرح جانتے تھے کہ وہ اس منصب کے لائق نہیں ہیں اس لئے محض اقتدار کے ہاتھ میں آتے ہی، سابقہ ظالموں کی طرح انہوں نے بھی اپنی سلطنت کی حفاظت کیائے امام جعفر صادق(ع) اور ان کے چاہنے والوں پر سختی اور دباؤ ڈالنا شروع کردیا اور ہر ممکن کوشش کی کہ معاشرہ کو خاندان نبوت (ص) سے دور ہی رکھا جائے تا کہ جس حکومت کو

خاندن پیغمبر (ص) کے نام سے اسلام کا اظہار کرکے حاصل کیا ہے کہیں وہ ہاتھ سے نکل نہ جائے_ بنی عباس کے پہلے خلیفہ سفاح نے چارسال تك اور دوسرے خلیفہ منصور نے 22 سال تك یعنی امام جعفر صادق(ع) کی شہادت کے دس سال بعد تك اقتدار كواپنے ہاتھ میں ركھا

امام نے اس تمام مدت میں خصوصاً منصور کے دور حکومت میں بڑی دشواری اور پریشانی میں زندگی گذاری اگر چہ آپ(ع) کو حکومت کی سختی اور پابندی کی وجہ سے سچے اسلام کے خدوخال کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کا موقع نہیں ملا لیکن مناسب حالات میں حکام وقت پر اعتراض اور

178

ان کو ٹوکنے سے بھی گریز نہیں کیا_ جب منصور نے ایك خط کے ذریعہ چاہا کہ آپ(ع) اس کو نصیحت کریں تو آپ نے اس کے جواب میں لکھا" جو دنیا کو چاہتا ہے وہ تم کو نصیحت نہیں کرسکتا اور جو آخرت کو چاہتا ہے وہ تمہارا ہم نشین نہیں بوسکتا" 28

ایك دن منصور كے چہرہ پر ایك مكھی بیٹھ گئي ایسا بار بار ہوتا رہا یہاں تك كہ منصور تنگ آگیا اور اس نے غصہ میں امام _جو وہاں تشریف فرما تھے سے پوچھا كہ " خدا نے مكھی كو كيوں پيدا كيا ہے؟ امام نے فرمایا:" تا كہ جو جابر ہیں انہیں ذلیل اور رسوا كرے 29

امام جعفر صادق (ع)نے ہر ممکن صورت میں اپنے بصیرت افروز بیانات میں ولی امر اور اسلام کی باگ ڈور سنبھالنے والوں کے شرائط کو بیان فرمایا اور حکومت بنی عباس کے اصلی چہرہ اور اس کی شکل و صورت کو واضح کردیا۔ ایك دن آپ کے ایك میں گذر بسر کر رہے ہیں ان کو یہ پیشکش ایك دن آپ کے ایك حدا آپ سے پوچھا کہ آپ کے کچھ پیروکار تنگدستی میں گذر بسر کر رہے ہیں ان کو یہ پیشکش ہوئی ہے کہ ان (بنی عباس) کے لئے گھر بنائیں نہریں کھودیں اور اس طرح اجرت حاصل کریں، یہ کام آپ کی نظر میں کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ ان کے لئے ایك گرہ بھی ڈالوں یا ایك خط بھی کھینچوں چاہے وہ اس کے لئے کتنے ہی پیسے کیوں نہ دیں اس لئے کہ جو لوگ ظالموں کی مدد کرتے ہیں، قیامت میں آگ کے شعلے ان کو اپنے گھیرے میں لئے رہیں گے یہاں تك کہ خدا بندوں کے درمیان فیصلہ کرے" 29

امام جعفر صادق (ع)كا اصلاحي منصوبه

بحرانی حالات اور آپس کی رسہ کشی اور مخالفونسے جنگ، نیز وہ حالات جو امام محمد باقر (ع) نے پہلے سے سازگار کر رکھے تھے یہ سب مل کر اس بات کا سبب بنے کہ امام جعفر صادق (ع)وہی سچے مظہر امید قرار پائیں جن کا انتظار شیعوں نے مدتوں کیا تھا۔ اور وہی " قیام کرنے والا" ٹھہریں جو

179

اپنے اسلاف کے طولانی مجاہدات کو نتیجہ تك پہنچائے گا_ یہاں تك کہ کبھی امام محمد باقر _کی صراحت بھی اس أرزو کی پرورش میں موثر رہی ہے_

جابرابن یزید نقل کرتے ہیں: کسی نے امام محمد باقر (ع) سے ان کے بعد قیام کرنے والے کا نام پوچھا تو امام نے ابو عبدالله (امام جعفر صادق) کے شانہ پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: " بخدا یہ ہے آل محمد کا قیام کرنے والا" 30

" قیام " ائمہ اور شیعوں کے عرف میں وہی مفہوم رکھتا تھا جو مفہوم اس کلمہ سے آج سمجھا جاتا ہے_ قیام کرنیوالا وہ شخص ہے جو مسلط طاقت کے خلاف اور اسلام کی حاکمیت کے لئے اٹھ کھڑا ہو اس مفہوم کا لازمہ جنگی قدرت نمائی نہیں ہے لیکن ہر جہت سے تعرض اور مخالفت کو ضرور ظاہر کرتا ہے_

اس بناء پر امام جعفر صادق (ع)اپنی ایك اعتراض آمیز اصلاحی تحریك شروع كرتے ہیں لیكن یہ ان كا قیام آخری مرحلہ (یعنی جنگی اقدام) تك، اور آخر میں قدرت حاصل كر لینے تك پہنچے گا یا نہیں؟ یہ وہ باتیں ہیں جن كا یقین آئندہ كے واقعات اور پیشرفت كی كیفیت پر مبنی ہے_

ان سے پہلے دو امام _ امام زین العابدین اور امام محمد باقر علیہما السلام _ اس دشوار راستہ کے پہلے مرحلہ کو سر کر چکے ہیں _ اب ان کی باری ہے کہ یہ آخری قدم اٹھائیں اور اپنے باپ ودادا کی کوشش کو نتیجہ تك پہنچائیں _ اتفاق سے سیاسی اور اجتماعی حالات بھی _ جیسا کہ اشارہ کیا جا چکا _ سازگار تھے _ امام (ع) نے مناسب حالات سے استفادہ کرتے ہوئے بنیادی کام اور اپنی سخت ذمہ داری کو شروع کردیا تھا _ ہم اس مقام پر آپ کی 33 سالہ امامت کے پر ثمر اور سعی و کوشش سے بھر پور زندگی کے اہم کاموں میں سے دو نمایاں کارناموں کی طرف اشارہ کر رہے ہیں:

1_ امامت کے مسئلہ کا بیان اور اس کی تبلیغ

180

2 اسلامی تہذیب وثقافت کا بیان اور اس کی نشر و اشاعت اور جعفری یونیورسٹی کی داغ بیل ڈالنا

الف _ مسئلہ امامت کا بیان اور اس کی تبلیغ

پیغمبر (ص) کی رحلت کے بعد سے ہی ائمہ شیعہ کی تبلیغ میں سر فہر ست اہل بیت پیغمبر (ص) کی امامت کا اثبات رہا ہے اس موضوع کو امام زادوں کی تحریك میں بھی مشاہدہ کیا جاسكتا ہے جیسا کہ زید ابن علی ابن الحسین(ع) اس کی واضح مثال ہیں

امام جعفر صادق (ع) کی تبلیغ بھی اس روش سے باہر نہ تھی آپ نے اس بات کی تبلیغ و اشاعت کے وقت اپنے آپ کو ایسے جہاد کے مرحلہ مینپایا جہاں حکام وقت کی نفی کے باوجود اپنے کو ولایت و امامت کے حقیقی حقدار کے عنوان سے لوگوں کے سامنے پہچنوایا جائے حتی کہ آپ نے اس سلسلہ میں اسی پر بس نہیں کیا بلکہ آپ اپنے نام کے ساتھ ائمہ اور اپنے اسلاف کا نام بھی بتاتے ہیں اور اس بیان کے ساتھ اپنی امامت کو اپنے اسلاف کی امامت پر مرتب ہونے والا لازمی نتیجہ شمار کرتے ہیں اور یہ بتانے کے لئے کہ ہم وہ نہیں ہیں جنکی کوئی اصل نہ ہو، اپنے سلسلہ کو پیغمبر سے متصل کرتے ہیں

اس تاریخی حقیقت کو ثابت کرنے کیلئے بہت سی روایتیں موجود ہیں _ نمونہ کے طور پر " عمر ابن ابی المقدام " کی روایت ، جو شاید اس باب میں ذکر ہونے والی روایتوں میں، بہترین روایت سے اسے پیش کرتے ہیں _ وہ نقل کرتے ہیں ے وہ نقل کرتے ہیں کہ: امام جعفر صادق (ع) کو ہم نے دیکھا کہ 9 ذی الحجہ (روز عرفہ) صحرائے عرفات میں لوگوں کے

درمیان کھڑے ہیں اور بلند آواز سے (اس پیغام کو) آپ نے تین مرتبہ دہرایا:

181

" ايبا الناس انّ رسول الله كان الامام، ثم كان عليّ بن ابى طالب ثم الحسن، ثم الحسين، ثم على بن الحسين، ثم محمد بن علي، ثم هم ... " 31

یعنی اے لوگو (مسلمانوں کے) پیشوا پیغمبر (ص) تھے ان کے بعد علی ابن ابی طالب اور ان کے بعد (ان کے بیٹے) حسن اور ان کے بعد حسین، حسین کے بعد علی ابن الحسین پھر محمد ابن علی اور ان کے بعد میں امام ہوں، لہذا جو سوال پوچھنا ہو پوچھو

امام نے چہرہ کو داہنی طرف موڑا اور تین مرتبہ اسی پیغام کو پیش کیا پھر بائیں طرف آپ نے رخ کیا اور تین بار اسی کی تکرار کرتے رہے ہے۔ تک اور تین بار اسی کی تکرار کرتے رہے ہے۔ اس طرح آپ نے بارہ مرتبہ اپنی بات بیان کی اور امامت کے پیغام کو بلند آواز سے میدان عرفات میں جمع ہونے والے ان تمام لوگوں کے کانوں تك پہنچایا جو مسلم علاقوں سے آئے ہوئے تھے تا کہ اس طرح تمام دنیائے اسلام میں یہ پیغام پھیل جائے _

ب اسلامی ثقافت کی نشر و اشاعت

دینی تہذیب اور اسلامی ثقافت کو اس وقت بہت فروغ ملا اور تیزی سے اس کی جڑیں چارو ں طرف پھیل گئیں_ ائمہ کی زندگی میں اس کی جڑیں چارو ں طرف پھیل گئیں_ ائمہ کی زندگی میں اس کی جو شکل تھی اس سے زیادہ واضح، نمایاں اور وسیع صورت میں اس کو دیکھا جاسکتا ہے_ یہاں تك کہ فقہ شیعہ نے " فقہ جعفر ي" کا نام اختیار کیا اور جنہوں نے امام کے سیاسی کام کو نظر انداز کیا ہے وہ بھی اس بات پر متفق ہیں کہ آپ کے پاس وسیع ترین علمی اور فکری وسائل تعلیم موجود تھے_

آپ کی علمی تحریك اس قدر پھیلی کہ اس نے تمام اسلامی علاقوں کو اپنے حلقہ میں لے لیا، لوگ ان کے علم کا چر چاکرنے لگے اور تمام شہروں میں ان کی شہرت ہوگئی _ 33

آپ ایك بہت بڑی اسلامی یونیورسٹی_ جسكی داغ بیل آپ كے پدر بزرگوار نے ڈالی تھی _ تشكیل دینے ، اس میں چار ہزار افراد كو مختلف علوم میں تربیت كرنے 34 اور ایسی اہم شخصیتوں كو عالم اسلام کے حوالہ کرنے میں کامیاب ہوگئے جو اپنے زمانہ کے روشن چراغ اور محققین وقت گذرے ہیں_
آپ کے کارنامے محض تفسیر، حدیث اور فقہ میں منحصر نہیں تھے بلکہ آپ فلسفہ، کلام، ریاضیات اور علم کیمیا میں بھی
باب علم کھولنے میں کامیاب رہے، ہشام بن حکم، مفضل بن عمر، مومن طاق، ہشام ابن سالم فلسفہ و کلام میں آپ کے ممتاز
شاگرد تھے _ زرارہ، محمد ابن مسلم، جمیل ابن درّاج، حمران ابن اعین، ابوبصیر اور عبدالله ابن سنان فقہ، اصول اور تفسیر
مینماہر تھے، جابر ابن حیان ریاضیات اور کیمیا میں، جابر جو _ بابائے کیمیا کہے جاتے ہیں _ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں
نے امام جعفر صادق (ع)سے علم کیمیا حاصل کیا اور اس سلسلہ میں کتاب لکھی، لیبار ٹری قائم کی اور قابل قدر تحقیقات
جھوڑیں 35

جو بات یہاں بیان کی جانی چاہئے _ جو کہ امام جعفر صادق (ع)کی زندگی کے بارے میں جستجو کرنے والے بہت سے لوگوں سے پوشیدہ رہ گئي ہے _ وہ آپ کی سیاسی اور اعتراض آمیز تحریك ہے _

مقدمہ کے طور پر یہ بات جان لینی چاہئے کہ خلافت اسلامی فقط ایك سیاسی مشینری نہیں ہے بلکہ خلافت ایك سیاسی اور مذہبی قیادت کا نام ہے اور اسلام میں خلیفہ سیاست کے علاوہ لوگوں کے دینی امور اور مذہبی پیشوائی کا بھی ذمہ دار ہے مہ حقیقت اس بات کا سبب بنی کہ خلافت کی پہلی کڑی سے لے کر بعد تك کے حکمر انوں کو چونکہ دینی واقفیت کا بہت کم حصّہ ملا تھا یا کلی طور پر دین سے بے بہرہ تھے اس لئے اس کمی کو اپنے سے وابستہ رہنے والی دینی شخصیتوں کے ذریعہ پورا کرتے رہے اور اپنے حکومت سے کرایہ کے فقہاء ،مفسرین اور محدثین کو ملحق کرکے یہ چاہا کہ دین و سیاست مرکب ہوجائیں اور ضرورت کے موقع پر اپنے منشاء کے مطابق آسانی سے _ ان لوگوں کے ذریعہ _ احکام دین کو مصلحت کے نقاضہ کے مطابق بدل دیں _

183

اس مقدمہ کے بعد بڑی وضاحت کے ساتھ یہ بات سمجھی جاسکتی ہے کہ " فقہ جعفری" خلافت سے وابستہ فقیہوں کے مقابل محض ایك دینی عقیدہ کا معمولی اختلاف نہ تھا_ بلکہ مندر جہ ذیل دو معترضانہ مضامین کا حامل تھا_

1 حکومت کی دینی آگہی سے ناواقفیت، اور لوگوں کے فکری امور کی ذمہ داری لینے کے بارے میں کمزوری کا اظہار اور نتیجتاً اس بات کو ثابت کرنا کہ حکومت میں خلافت کے عہدہ کی ذمہ داری قبول کرنے کی صلاحیت نہیں ہے_

2 احکام فقہی کے بیان میں مصلحت اندیشی کے بنا پر جن مقامات پر تحریف ہوئی ہے ان موارد کی نشان دہی کرنا اور فقہی کے بیان میں مصلحت اندیشی کے بنا پر جن مقامات پر تحریف ہوئی ہے ان موارد کی نشان دہی کرنا اور امام جعفر صادق (ع)فقہ، معارف اسلامی اور تفسیر قرآن کو حکومت سے وابستہ علماء کے طریقہ کے خلاف ایك الگ طریقہ سے بیان کرکے عملی طور پر اس مشینری کے خلاف جہاد کے لئے اٹھے اور حکومت کی مذہبی نقاب کو پلٹ دیا_ امام حکو ان کی تدریسی اور فقہی کار کردگی پر منصور کی طرف سے دھمکی اور دباؤ کا سامنا کرنا نیز حجاز و عراق کے معروف فقہاء کو حکومت کے دار الحکومت میں پلٹ آنے پر منصور کا اصرار اسی احساس اور توجہ کا نتیجہ تھا_ امام جعفر صادق (ع)ضروری حالات میں اسی تنقیدی مضمون کو جوان کے فقہ اور تفسیر کے درس میں تھا، لوگوں کے درمیان رکھتے تھے ایك حدیث میں آپ سے منقول ہے کہ " ہم ہی وہ ہیں کہ جن کی فرماں برداری کو اللہ نے واجب قرار دیا عرمیان رکھتے تھے ایک حدیث میں آپ سے منقول ہے کہ " ہم ہی وہ ہیں کہ جن کی فرماں برداری کو اللہ نے واجب قرار دیا عملی عذر پیش نہیں کرسکتے۔

خلاصہ یہ کہ امام (ع) نے اپنی علمی تحریك اور اپنی حقیقی خلافت کے ذریعے سے امواج فاسد كى

184

رائج دین شناسی سے اپنی معترضانہ روش کے ساتھ کہ، جن کو اموی اور عباسی حکومت کے سیاسی حالات نے پیدا کر دیا تھا، مذہبی اور قومی کشمکش کو مذکورہ بالا دو حصوں میں اور بھی شدید کردیا اور مبارزہ کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے _ اور غالیوں، زندیقوں، مرجئہ، خوارج، صوفیہ اور مختلف گروہوں اور دستوں کے انحرافی راستونکو، اپنے مباحثہ اور مناظرہ کے ذریعہ امت اسلامی کے لئے سازگار حالات

بنالئے تھے

شبادت امام جعفر صادق (ع)

منصور، بنی عباسی کا ظالم خلیفہ با وجود اس کے کہ اس نے امام (ع) کو اپنی نگرانی اور نہایت محدود ماحول میں رکھا تھا، آپ پر اپنے جاسوس مقرر کردیئے تھے، پھر بھی آپ کے اس وجود کو معاشرہ میں برداشت نہ کرسکا جس کی امامت اور رہبری کا آوازہ دور دراز کے اسلامی علاقوں میں پھیل چکا تھا اس نے آپ کو زہر دینے کا ارادہ کر لیا مام جعفر صادق (ع)25 شوال 148 ہ کو 65 سال کی عمر میں منصور کے ذریعہ زہر سے شہید ہوئے آپ کے جسم اقدس کو آپ کے پدر گرامی کے پہلو میں بقیع میں سپر د خاف کردیا _ 38

جعفری یونیورسٹی کے تربیت یافتہ افراد

امام جعفر صادق (ع)کی بڑی درس گاہ میں بہت سے ایسے شاگردوں نے پرورش پائی جنہوں نے مختلف مضامین میں علوم و معارف اسلام کو حاصل کرکے دوسروں تك منتقل كيا_ہم ان كے بلند مقام اور بزرگی کو ظاہر کرنے کے لئے ان شاگردوں میں سے جنہوں نے اس درس گاہ میں

185

تربیت پائی تھی چند نامور شاگردوں کا اختصار سے تعارف کرائیں گے 40

حمران بن أعْيُن

اعین کا خاندان عام طور پر ائمہ کا پیرو تھا، حمران اور ان کے بھائي " زرارہ" دونوں شیعوں کی نمایاں شخصیتوں میں سے شمار ہوتے تھے اور اپنے زمانہ کے دانش مند و با فضیلت افراد تھے امام محمد باقر اور امام جعفر (علیہماالسلام) صادق کے بزرگ صحابہ میں شمار کئے جاتے تھے _

حمران کی معنوی بزرگی اور ممتاز مقام کے حامل ہونے کے علاوہ علوم قرآن اور دیگر علوم منجملہ علم نحو، لغت، ادبیات عرب" میں بھی صاحب نظر تھے ان کے نظریات سے ان کے بعد آنیوالے دانش مند استناد کرتے رہے 41

امام جعفر صادق (ع)نے ان کے بارے میں فرمایا" حمر ان بن اعین" ایك ایسے با ایمان شخص ہیں جو ہرگز اپنے دین سے پائنے والے نہیں ہیں، نیز آپ نے فرمایا" حمر ان اہل بہشت سے ہیں"_42

ہشام ابن سالم نقل کرتے ہیں کہ ایك دن ایك جماعت کے ساتھ میں امام جعفر صادق (ع)کی خدمت میں حاضر تھا_ اہل شام میں سے ایك شخص وہاں وارد ہوا ... امام (ع) نے اس سے پوچھا کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا ... میں آپ سے مناظرہ کے لئے آیا ہوں _ آپ نے فرمایا کس چیز کے بارے میں مناظرہ کرنا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: کہ قرآن کے بارے میں، امام نے اس کو "حمران" سے رجوع کرنے کے لئے کہا، اس نے کہا کہ میں آپ سے مناظرہ کرنے آیا ہوں نہ کہ حمران سے آپ نے فرمایا: اگر تم نے حمران کو شکست دیدی تو گویا تم نے مجھ پر کامیابی حاصل کر لی_

وہ شامی حمران کے ساتھ بحث کرنے لگا اس نے جو بھی پوچھا بڑا مستند جواب ملا یہاں تك کہ

186

وہ تھك گيا ، امام(ع) نے اس سے پوچھا تم نے حمران كو كيسا پايا؟ اس نے كہا وہ ايك ماہر استاد ہيں ميں نے جو پوچھا انہوں نے اس كا جواب ديا_ 43

مفضل ابن عمر

مفضل امام جعفر صادق (ع)کے ایك بزرگ صحابی تھے اور ایك مشہور فقیہ شمار كئے جاتے تھے جو امام (ع) کے بعض امور کے ذمہ دار تھے 44

شیعوں کا ایك وفد مدینہ میں آیا اور اس نے امام (ع) سے خواہش ظاہر كى كہ كسى ایسے شخص كا ان سے تعارف كرا دیں كہ جس سے _ دینى امور میں _ ضرورت كے وقت رجوع كیا جاسكے امام نے فرمایا جس كسى كا كوئي سوال ہو وہ آئے اور مجھ سے دریافت كرلئے ان لوگوں نے اصرار كیا كہ آپ ضرور كسى كا تعارف كرائیں _ امام (ع) نے فرمایا مفضل كو میں نے تمہارے لئے معین كیا وہ جو كہیں قبول كر لو اس لئے كہ وہ حق كے سوا كچھ نہیں كہتے _45

امام جعفر صادق (ع)نے چند نشستوں میں توحید کے سلسلہ میں جناب مفضل کو خاص درس دیئے جن کا مجموعہ کتابی شکل میں" توحید مفضل" کے نام سے مشہور ہے یہ دروس مفضل پر امام کی مخصوص عنایت اور امام (ع) کے نزدیك ان کے علق مرتبت و مقام پر شاہد ہیں_

جابربن يزيد جعفى

جابر کوفہ کے رہنے والے تھے لیکن امام (ع) سے استفادہ کرنے کی غرض سے مدینہ پہنچے اور آپکے مکتب پر فیض سے استفادہ کرنے کے نمایاں اصحاب میں شامل ہوگئے_ سے استفادہ کرنے کے بعد علمی اور معنوی بلندی پر فائز ہوئے اور آپ کے نمایاں اصحاب میں شامل ہوگئے_ امام جعفر صادق (ع)سے سوال ہوا کہ آپ کے نزدیك جابر کا کیا مقام ہے ؟ امام(ع) نے فرمایا: جابر میرے نزدیك اسی طرح ہیں جس طرح سلمان پیغمبر (ص) کے نزدیك تھے 46

آپ عقائد تشیّع کے کہلّم دفاع کی وجہ سے ہمیشہ مخالفین کی تنقید کا شکار رہے اور چونکہ آپ

187

نے کچھ حقائق کے بیان کے لئے ماحول کو ناسازگار دیکھا تو ان بہت سی حدیثوں کو بیان کرنے سے گریز کیا جو آپ نے امام محمد باقر اور امام جعفر صادق (علیہماالسلام) سے سن رکھی تھیں_ آپ فرماتے تھے کہ " پچاس ہزار حدیثیں میرے سینہ میں ہیں جن میں سے ابھی تك میں نے ایك حدیث بھی بیان نہیں كي" _ 47

188

سو الات

1_ امام جعفر صادق (ع)کس تاریخ کو پیدا ہوئے اور آپ نے کیسے ماحول میں پرورش پائي؟

2_ امام _كے اخلاق و كردار كے دو نمونے پيش كيجئے_

3 امام جعفر صادق (ع)کی علمی عظمت و منزلت کے بارے میں دو اہم شخصیتوں کے نظریات پیش کیجئے

4 امام جعفر صادق (ع)بنی امیہ اور بنی عباس کے کون کون سے بادشاہوں کے ہم عصر تھے؟

5 اموی حکومت کے زوال کا سبب بیان کیجئے

6 امام نے شورش کرنے والوں کی موافقت کیوں نہیں کی؟

7_ اہل بیت اور علویوں کے ساتھ بنی عباس کا سلوك كیسا تھا اور امام جعفر صادق (ع)نے ان کے مقابلہ میں كونسا رویہ اختیار كيا؟

8 امام جعفر صادق(ع) نے اپنے اصلاحی منصوبوں میں کن مسائل کو ترجیح دی؟

9 خلافت کی مشینری کے مقابل امام کی سیاسی تنقید آمیز علمی تحریك کے پہلو کو واضح كيجئے

10 امام جعفر صادق (ع)کس تاریخ کو کس شخص کے ذریعہ اور کس طرح شہید ہوئے؟

189

حوالہ جات

1 اعلام الورى /266، ارشاد مفيد/270، مناقب ابن شهر آشوب جلد 279/4_ 280_ 2 اصول كافى جلد /472/1 و كانت امى ممن آمنت و اتقت و احسنت" بحار جلد 7/47_ 3 بحار جلد 47/40 6 في بالاسناد /52_ 4 البحاة جلد 290/1، مناقب جلد 474/2، اعيان الشيعم جلد 663/1 الوسائل جلد 211/11

5 مجند جند /30/4 منطب جند 4/4/4 ، أعيان السيعم جند 603/1 الوسنان جند 211/11 6 مشكاة الانوار

7 بحار الانوار ج 54/47 مناقب ج 273/4

8 ...اني أحب أن يتأذى الرجل بجر الشمس في طلب المعيشه بحار ج 57/47

9 بحار جلد 47/ 113 " ... و اين مثل جعفر؟"

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

```
10 الامام الصادق و المذہب الاربعہ جلد 53/1 منقول از التہذیب جلد 104/2_ مناقب ج 275/4، بحار 28/47_
                                                                                 11 الامام الصادق و المذابب الاربعم جلد 54/1_
                                                                                12 الامام الصادق و المذابب الاربعم جلد 53/1_
                                                                                  13 تاریخ طبری 3/423، تاریخ کامل 523/4_
                                                                                               14 دلائل الامامت طبری /104
                                                                                                15 دلائل الامامت طبري/104_
                                                                                                 16 تاریخ یعقوبی جلد 218/2
     17 عراق میں بشام کا گورنر خالد ابن عبداللہ قسری پر یہ اتہام تھا کہ اس کی سالانہ آمدنی ایك کڑور تیس لاكھ دینار ہے (البدایہ و
 النہایہ جلد (33/9) بشام کی بیوی کے پاس ایسا لباس تھاجس کے تار سونے کے تھے اور اس پرگراں بہانگینے جڑے ہوئے تھے اور
 اتنے تھے کہ اس کے بوجھ سے وہ چل نہیں سکتی تھی فیمت لگانے والے اس کی قیمت معین نہ کر سکے جب گورنر اور خلیفہ کی
                                           بیوی کی یہ حالت ہے تو پھر خود خلیفہ کی کیا حالت ہوگی ( بین الخفاء و الخلفائ(28)
                                                                                                                       190
18 مولی کی جمع موالی ہے جس کے ایك معنی آزاد شدہ غلام کے ہیں شاید اسی مناسب سے غیر عرب کو وہ لوگ موالی کہتے تھے
                                        19 السيادة العربيم /56، تاريخ التمدن الاسلامي جلد 274/1، الحياة السياسيم لامام الرضا/36
           20و 21 العقد الفريد مطبوعه مصر 1937 جلد 270/2، تاريخ التمدن الاسلامي جلد341/11، الحياة السياسية الامام الرضا/26_
                                                                   22 ضحى الاسلام جلد 25/1، الحياة السياسية لامام الرضا /27
    23 جو تحریکیں بنی امیہ کے خلاف اٹھیں ان میں مکمل طور پر مذہبی رنگ و وجوہات تھے_ مثلا 1_ اہل مدینہ کی تحریك " واقعہ
حرّه'' 2_ قاریان کوفہ و عراق کی تحریك 83 ه میں ''دیرجماجم'' کے عنوان سے اور ان سے پہلے مختار اور توابین كا قیام 67 ه میں
3 امر بالمعروف اور نہی عن المنكر كے نام پر 126 ه میں يزيد بن وليد كامعتزليوں كے ساتھ قيام 4 عبدالله ابن زبير كا قيام جو
شام کے علاوہ دوسرے علاقوں پر مسلط تھے 5 وہ شورش جو ہشام کے خلاف افریقہ میں برپا ہوئی 6 وہ تحریك جو خوارج نے
''طالب الحق'' نامی شخص کی رببری میں اٹھانی تھی _ 7 _ حارث بن سریع کا 116 ھ میں قیام جو لوگوں کو کتاب خدا اور سنت
رسول(ص) کی طرف دعوت دے رہا تھا _ 8 _ زیدبن علی ابن الحسین کا 120 ھ میں قیام اور دوسرے قیام _ البتہ کچھ شورشیں حکمرانی
         کی غرض سے بھی برپا ہوئیں جیسے قیام آل مہلب ( 102 ہجري) قیام مطرف بن مغیرہ (الحیاة السیاسیة للهم الرضا ص 22)
                                                 24 زندگانی پیشوایان اسلام مصنفه استاد جعفر سبحانی /74 منقول از اصول کافی
                                     25 الملل و النحل شبرستاني جلد 154/1، ينابيع المودة /381   الحياة السياسية لامام الرضا/41
                                                         26 تفصيل كيلئي كتاب الحياة السياسية للامام الرضا /63 29 ملاحظم بو
                                                      27 بحار /184/47" ... من اراد الدنيا لا ينصحك و من اراد الاخر لا يصحبك"
 28 " ... فقال المنصور يا اباعبدالله لم خلق الله الذباب؟ قال ليذلّ به الجبابره" مناقب جلد 215/414
                                                                                                  158/2، بحار جلد 166/37
29 وسائل جلد 129/12 ... ما احب اني عقدت لهم عقدة او وكيت لهم و كائر و الا، لي ما بين لابتيها و لامدة بقلم ان عوان الظلمة يوم القيمة
                                                                                     في سرارق من نارحتي يحكم الله بين الصباد
                                        30 بحار جلد 13/47، كافي جلد 307/11، ارشاد مفيد /271" قال مسئل ابوجعفر عن القائم بعده
                                                                                                                       191
                                                                       فضرب بيده على ابيعبدالله فقال: بذا و الله قائم آل محمد ...''
   31 راوی بیان کرتا ہے کہ میں جب منی میں آیا تو میں نے اہل لغت اور عربی جاننے والوں سے " هَم" کے بارے میں سوال کیا تو
        لوگوں نے کہا'' ہم'' فلاں قبیلہ کی زبان ہے اور اس کے معنی اسی طرح سے ہیں'' انا فاسئلونی'' یعنی مجھ سے سوال کرو_
                                                                                           32 بحار ج 58/47 منقول از كافي_
                                                                                                  33 الصواعق المحرقه /120
                                                       34 مناقب ابن شهر آشوب جلد 247/4، ارشاد مفید /271، بحار جلد 27/47
                                            35 ر _ ك _ مطرح الانظار شرح حال جابر اور تاريخ ابن خلكان ترجمه امام صادق(ع) _
                                              36 نحن قومٌ فرض الله طاعتنا و انتم تاتمون بمن لا يعذر الناس بجهالتم كافي ج1/186
 37 امام محمد باقر اور امام صادق عليهما اسلام كي زندگي كي تاريخ كي تنظيم اور تدوين ميں كتاب ١٠ پيشواي صادق١٠ مصنفم استاد اور
     امام شناس محقق، رببر جمہوری اسلامی حضرت آیت الله سید علی خامنہ ای سے دوسری کتابوں کی بہ نسبت زیادہ استفادہ کیا گیا
                                    \overline{38} كافى جلد 472/1، بحار جلد 1/47 اعلام الورى /266، مناقب جلد 280/4 ارشاد مفيد/271
 39 امام جعفر صادق (ع)کی زندگی کے بارے میں ایك حصد یہاں، چونكہ اس حصد كا حجم دوسرے حصوں سے زیادہ ہوگیا لهذا اسے
                                                                                                       اخر میں رکھا گیا ہے
     40 یہ بتا دینا ضروری ہے کہ " امام محمد باقر علیہ السلام" کی زندگی والے حصہ میں بھی امام جعفر صادق اور امام محمد باقر
```

عليهما السلام كے شاگردوں ميں سے چند افراد كا اجمالى تذكرہ ہوا ہے_ 41 قاموس الرجال جلد 413/3 42 رجال كشي/180،180_ 43 رجال كشي/258_ 44 جامع الرواة جلد 258/2_ 45 رجال كشي/ 327، قاموس الرجال جلد 416/3 ''اسمعوا منہ وَ اقبَلُوا عنہ فاتّہ لايقولُ عَلَيَ الله و عَلَيَّ الا الحق''_ 46 قاموس الرجال جلد 335/3_ 47 صحيح مسلم جلد 2021 ليكن رجل كشى ص 194 پر جابر كے قول كے مطابق ان احاديث كى تعداد 70 ستر ہزار نقل ہوئى ہے

تاریخ اسلام 4 (حضرت فاطمہ(س) اور ائمہ معصومین (ع) کی حیات طیبہ

193

دسوانسبق:

امام موسى بن جعفر (ع)كي سوانح عمري

195

ولادت

ساتویں امام حضرت موسی بن جعفر (ع) 7 صفر 128 ه ق کو مقام ابواء 1 میں پیدا ہوئے 2 آپ کے والد بزرگوار حضرت امام جعفر (ع) ابن محمد(ع) تھے اور مادر گرامی حمیدہ بربریہ تھیں ان کا تعلق ایك بافضیلت غیر عرب بزرگ خاندان سے تھا آپ کی والدہ خاندانی اصل اور فضائل انسانی سے مالامال تھیں امام جعفر صادق نے ان کے بارے میں فرمایا: "حمیدہ خالص سونے کی طرح پلیدگی سے پاك ہیں ... ہمارے اور ہمارے بعد والے امام(ع) پر یہ خدا کا لطف ہے کہ ان کے قدموں کو اس نے ہمارے گھر تك پہنچایا 2

امام جعفر صادق(ع) کے گھر اور ان کے علوم سے استفادہ کرنے کے بعد وہ اس منزل پر پہنچ گئیں کہ امام (ع) نے حکم دیا کہ مسلمان عورتیں دینی مسائل حاصل کرنے کے لئے ان کے پاس آئیں 4

امام جعفر صادق نے اپنے بیٹے کی ولادت کی خبر معلوم ہونے کے بعد فرمایا: "میرے بعد امام (ع) اور خداوند کی بہترین مخلوق نے ولادت پائی ..." 5

اس نومولود کے لئے جس نام کا انتخاب کیا گیا وہ " موسی " تھا اس زمانہ تك خاندان نبوت میں یہ نام نہیں رکھا گیا تھا_ یہ نام موسی بن عمر ان (ع) کی کوششوں اور بت شكنی کی یاد دلانے والا نام تھا_

آپ کے مشہور القاب میں کاظم، عبدصالح، باب الحوائج اور آپ کی سب سے مشہور کنیت ابوالحسن اور ابوابراہیم ہے 6

196

باپ کی خدمت میں

امام موسی کاظم _نے بچپن ہی سے باپ کی نگرانی، اور خاص تربیت کے تحت اور مہربان ماں کی نوازشوں کے سایہ میں مراحل کمال و رشد طئے کئے _ اپنی زندگی کے بیس سال آپ نے اپنے پدر عالیقدر کی با فیض خدمت اور حیات کی تعمیر کرنے والے مکتب فکر میں گذارے اور اس تمام مدت میں تمام جگہوں پر اپنے والد بزرگوار کے بلند اور بیش قیمت کاموں سے الہام لیتے اور ان کے علم و دانش سے بہرہ ور ہوتے رہے _ بہت کم مدت میں اس درس گاہ میں جسکی بنیاد آپ (ع) کے والد کے ہاتھوں رکھی گئی تھی، آپ (ع) نے ایسا باند مقام پالیا کہ اس عظیم جعفری یونیورسٹی کی توسیع اور تکمیل

میں اپنے والد کی مدد کرنے لگے_

اخلاقي فضائل

جناب موسی ابن جعفر (ع)نے نہ صرف یہ کہ علمی اعتبار سے اپنے زمانہ کے تمام دانش مندوں اور علمی شخصیتوں کو تحت الشعاع قرار دے دیا بلکہ اخلاقی فضائل اور نمایاں اور امتیازی صفات کی بنا پر ہر شخص کی زبان پر آپکا نام تھا_ تمام وہ افراد جو آپ کی پر افتخار زندگی سے واقفیت رکھتے ہیں آپ کی اخلاقی عظمت اور ممتاز فضیلت کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہیں_

ابن حجر عسقلانی_ اہل سنت کے ایک بہت بڑے دانش مند اور محدث_ لکھتے ہیں کہ موسی کاظم (ع) اپنے باپ کے علوم کے وارث اور صاحب فضل و کمال تھے آپ نے جب بہت زیادہ بردباری اور درگذر (جو سلوك آپ نادان لوگوں کے ساتھ كرتے تھے) كا اظہار كيا تو كاظم كا لقب ملا_ آپ كے زمانہ میں معارف علمی اور علم و سخاوت میں كوئي بھی شخص آپ كے پایہ كو نہیں پہنچ سكا_7

197

امامت حضرت موسى ابن جعفر (ع)

امام جعفر صادق(ع) کے اصحاب میں سے کچھ لوگ آپ کے بڑے بیٹے اسماعیل کو خاندان کا چشم و چراغ شمار کئے جانے کی بنا پر آنندہ کیلئے اپنا پیشوا اور امام سمجھتے تھے لیکن جوانی ہی میں اسمعیل کی موت نے انتظار کرنے والوں کو ناامید کردیا چھٹے امام نے بھی انکی موت کی خبر کا اعلان کیا یہاں تك کہ بزرگان قوم کو ان کا جنازہ بھی دکھایا تا کہ (انکی امامت والے) عقیدہ کو اپنے دل سے نكال دیں_ 8

امام جعفر صاق نے اسماعیل کی موت کے بعد عباسی حکومت کے دباؤ کے باوجود مناسب موقع پر مختلف انداز سے اپنے بعد بونے والے امام، موسی ابن جعفر (ع)کی طرف اپنے اصحاب کی رہنمائی فرمائی ان کے دو نمونے پیش کئے جارہے ہیں

1_ علی ابن جعفر نقل کرتے ہیں کہ میرے والدامام جعفر صادق (ع) نے اپنے اصحاب کی ایك جماعت سے کہا "میرے بیڈے موسی کے بارے میں میری وصیت قبول کرو اس لئے کہ وہ میرے تمام بیٹوں اور ان لوگوں سے جو میرے بعد میری یادگار رہ جائیں گے، برتر ہیں اور میرے بعد میرے جانشین اور خدا کے تمام بندوں پر اس کی حجت ہیں_ 9 ___ 2 ___ منصور بن حازم نقل کرتے ہیں کہ " میں نے امام جعفر صادق(ع) سے عرض کیا کہ : اگر آپ کو کوئی حادثہ پیش آجائے تو ہمارا امام کون ہوگا؟ امام نے اپنے بیٹے موسی کے داہنے شانہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: اگر مجھ کو کوئی حادثہ پیش آجائے تو میر ا یہ بیٹا تمہارا امام ہوگا 10

امامت کا ز مانہ

موسی بن جعفر (ع)نے اپنے والد کی رحلت کے بعد 148 ہ ق میں 20 سال کی عمر میں اسلامی معاشرہ کی قیادت کی ذمہ داری سنبھالی_آپ اپنے امامت کے زمانہ میں جو 25 سال کی

198

طویل مدت پر محیط ہے _ اپنے عہد کے خلفاء منصور دوانقی، مہدی، ہادی اور ہارون الرشید کے معاصر رہے_ امام موسی کاظم _کے جہاد کی شکل اور روش، اس روش کے سلسلہ کی اگلی کڑی تھی جو امام جعفر صادق _نے معاشرہ کے حالات سے روبرو ہونے اور مخالفین کی محاذ آرائی پر اختیار کی تھی _ اس زمانہ کے اسلامی معاشرہ پر حکومت کرنے والے حالات کے تجزیہ کی بنیاد پر امام موسی کاظم _کے جہاد کے اصلی محور کو مورد تحقیق قرار دیں گے

الف امام موسی کاظم کی علمی تحریك كی تحقیق النے اس عظیم درسگاه كی علمی اور فكری رببری كو اپنے ذمہ لیا النے والد بزرگوار كی رحلت كے بعدامام موسی كاظم نے اس عظیم درسگاه كی علمی اور فكری رببری كو اپنے ذمہ لیا

جس کی بنیاد مدینہ میں پڑچکی تھی اور آپ نے بہت سے محدثین ، مفسرین، فقہاء متکلمین اور تمام اسلامی دانشمندوں کی اپنے تربیتی مکتب فکر میں پرورش کی اور وسیع فقہ اسلامی کو اپنے جدید خیالات و نظریات سے غنی اور مالامال کردیا_ منصور کی جابرانہ حکومت اور سیاسی حالات کے تقاضا کے تحت امام(ع) نے پہلے مرحلہ میں اپنے جہاد کو معارف کی نشر و اشاعت اور باطل عقائد کی روك تھام کی صورت میں نبھایا_ مندرجہ ذیل واقعہ اس کے جبر کے اس گوشہ کو بیان کرتا ہے_

امام جعفر صادق (ع) کو جب منصور دوانقی نے زہر دے دیا تو اس کے بعد اس نے امکانی مخالفین کو راستہ سے ہٹانے کا یہ مناسب موقع سمجھا_ اس وجہ سے اس نے مدینہ کے حاکم محمد بن سلیمان کو لکھا کہ اگر جعفر بن محمد نے کسی کو اپنا جانشین مقرر کیا ہو تو اس کو حاضر کرو اور اسکی گردن اڑادو

حاكم مدينہ نے جواباً لكها " جعفر ابن محمد نے وصيت نامہ ميں پانچ آدميوں كو اپنا وصى اور

199

جانشین قرار دیا ہے ان کے نام ہیں: 1_ منصور دوانقی 2_محمد ابن سلیمان (حاکم مدینہ)3_ عبدالله بن جعفر (امام جعفر صادق کے بڑے بیٹے) 4_ موسی ابن جعفر 5_ حمیدہ امام کی بیوی" اور خط کے آخر میں حاکم مدینہ نے خلیفہ سے پوچھا کہ ان میں سے کس کی گردن اڑادوں؟

منصور کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہیں تھی کہ ایسے حالات سے دوچار ہونا پڑے گا اس کو بہت غصہ آیا اور کہا: ان میں سے تو کسی کو بھی قتل کیا نہیں جاسکتا_ 11

امام جعفر صادق نے ایسا سیاسی وصیت نامہ لکھ کر امام موسی کاظم کو قتل سے بچالیا اس کے علاوہ دوسری کسی بھی صورت میں امام موسی کاظم (ع) کا قتل یقینی تھا _

امام موسی کاظم(ع) کی علمی اور ثقافتی کوششوں میں سے دو اہم مندر جہ ذیل ہیں:

1_ ایسی علمی اور فکری آمادگی کا ہونا کہ جس سے مختلف فکری اور اجتماعی مکاتب سے مقابلہ ہوسکے ان مکاتب فکر میں سب سے زیادہ خطرناك الحادی شعوبیہ 12 مكتب فكر تها جو اسلام کی بنیاد کو چیلنج کر رہا تھا

ایك مذہبی پیشہ ہونے کے ناطے ان عقیدتی خطرات اور آفتوں کے مقابلہ میں امام (ع) کا کردار یہ تھا کہ مضبوط دلائل کے ساتھ اصولی راستوں کی رہنمائی کرکے ان افکار کے سامنے دیوار بن کر کھڑے ہوجائیں اور ان کے بے مایہ ہونے کو ثابت کرکے اسلامی ماحول کو کفر، زندقہ اور شعوبیوں و غیرہ سے پاك کردیں_

اس جہاد کی مشکلات میں جو اضافہ کا سبب بنا وہ مسلمانونکا نظریاتی اختلاف تھا اور اس وقت کی حکومتوں نے بھی لوگوں کے افکار کا رخ موڑنے کے لئے ان اختلافات کو پیدا کیا

الفاظ قرآن کے قدیم بونے والے نظریہ کی پیدائشے، مکتب معتزلہ اور اشاعرہ کا ظہور اور چار فقہوں کا قانونی شکل اختیار کرنا اس کے بڑے واضح نمونے ہیں_

امام کا یہ اقدام خلافت عباسی کے لئے بڑا گراں تھا۔ امام کے مکتب فکر میں تربیت پانے والے افراد جو اس سلسلہ میں بڑی مہارت اور فعالیت کے حامل تھے سختی میں مبتلا کردیئے گئے اور

200

عقیدہ کے بارے میں ان کو زبان کھولنے سے روکا گیا_ یہاں تك کہ ہشام ابن حکم کی جان کی حفاظت کے لئے_ جو مختلف جماعتوں اور مكتب فكر کے لوگوں سے بحث و مناظرہ میں ید طولی رکھتے تھے، خود امام(ع) نے کسی شخص کو ان کے پاس بھیج کر وقتی طور پر ان کو بحث و مناظرہ سے روك دیا_ ہشام نے بھی مہدی عباسی کی موت تك كوئي بات نہیں كہى 13

2_ علم فقہ، حدیث، کلام، تفسیر اور دیگر علمی شعبوں میں بزرگ اور بافضیلت شاگردوں کا پرورش پانا: سید ابن طاؤس نقل کرتے ہیں کہ امام(ع) کے قریبی اصحاب مجلس درس میں حاضر ہوتے اور جو کچھ بھی حضرت(ع) سے سنتے اس کو اس لوح میں جو آستینوں میں رکھتے تھے لکھتے جاتے تھے_ 14

یہ سب کچھ ان حالات میں ہورہا تھا جب کہ عباسی حکومت نے امام (ع) کی علمی سرگرمیوں پرپابندی لگادی تھی _ آپ کے شاگر دوں پر سختی کی جا رہی تھی_ ظاہر ہے کہ اس صورت میں وہ کھلم کھلا امام(ع) کا نام بھی نہیں لے سکتے تھے بلکہ ابو ابر اہیم، عبدصالح، عالم، صابر اور امین ایسے ناموں سے یاد کرتے تھے_ ان تمام باتوں کے باوجود امام(ع) علمی، اسلامی اور ثقافتی تحریك کی ارتقا میں بہت بڑا قدم اٹھانے اور سینكڑوں دانشمند اور علمی شخصیتوں کی تربیت میں كامیاب ہوگئے_ 15 محمد ابن ابی عمیر، علی بن یقطین، ہشام ابن حكم، ہشام ابن سالم، یونس بن عبدالرحمن اور صفوان ابن یحیی كا نام بطور نمونہ لیا جاسكتا ہے_

امام (ع) کے شاگردوں کی روحانی عظمت اور انکی علمی اور مجاہدانہ شخصیت نے مخالفین، خصوصاً حکومت وقت کی آنکھوں کو خیرہ کردیا ان کو یہ خطرہ لاحق ہوگیا کہ یہ کہیں اپنی اس حیثیت و محبوبیت کی بناء پر جو لوگوں کے درمیان ہے انقلاب برپا نہ کردیں اس لئے وہ ہمیشہ ایسے افراد کو معین کرتے رہتے تھے جو ان کی کارکردگی کی نگرانی کرتے رہیں نمونہ کے طور پر پیش ہے _

ابن ابی عمیر امام موسی کاظم کے ممتاز صحابی تھے وہ اس بات میں کامیاب ہوئے کہ مختلف مباحث میں اپنی پچاس جلد کتا بیں یادگار چھوڑیں

201

ہارون جس کو امام موسی کاظم (ع) کے نزدیك محمد ابن ابی عمیر کے موقف کی اجمالی اطلاع تھی اس نے محمد ابن ابی عمیر کے موقف کی اجمالی اطلاع تھی اس نے محمد ابن ابی عمیر کی فعالیت اور کارکردگی پر نظر رکھنے کے لئے جاسوسوں کو معین کردیا_ انہوں نے اطلاع دی کہ عراق کے تمام شیعوں کے نام محمد کے پاس ہیں_ اس خبر کے ملتے ہی ابن ابی عمیر ہارون کے حکم سے گرفتار کرکے قید میں ڈال دیئے گئے اور شیعوں کے نام اور راز کو بتانے کے لئے ان پر سختی کی جانے لگی لیکن وہ راز اگانے پر تیار نہیں ہوئے 16

ب امامت کا تحفظ اور عمومی انقلاب کیلئے میدان کی توسیع

امامت کے تحفظ کے لئے موسی ابن جعفر (ع) کا مجاہدانہ منصوبہ کچھ اس طرح تھا:

1_ اپنے طرفداروں کی مدد اور ان کی نگرانی کرنا اور حکومت عباسی کے مقابل منفی موقف اختیار کرنے کے لئے ان کو ہم آبنگ بنانا

2_ امام اپنے طرفداروں کو حکم دیتے تھے کہ حکومت عباسی سے ہر سطح کا ہر معاملہ اور رابطہ منقطع کرلیں_
صفوان بن مہران سے امام (ع) کی گفتگو امام (ع) کے اس صریحی نظریہ اور موقف کو بیان کرتی ہے_ جناب موسی بن
جعفر (ع)نے صفوان سے فرمایا: تمہاری ہر بات اچھی سے سوائے ایك بات کے اور وہ یہ کہ تم اپنے اونٹ ہارون کو کرایہ
پر دیتے ہو_ صفوان نے عرض کیا میں ان کو سفر حج کے لئے کرایہ پر دیتا ہوں اور خود ان کے ساتھ نہیں جاتا، آپ نے
فرمایا_ کیا کرایہ پر دینے کے بعد_ تمہاری یہ خواہش نہیں رہتی ہے کہ کم از کم مکہ سے لوٹ آنے تک ہارون زندہ رہے، تا
کہ تمہارا کرایہ ادا کردے؟ صفوان نے کہا کیوں نہیں امام (ع) نے فرمایا: جو ستمگروں کی بقا کو دوست رکھتا ہو وہ انہیں
میں سے شمار کیا جاتا ہے_ اور جو ان کے ساتھ ہو اس کی جگہ جہنم ہے_ 17

امام موسی کاظم (ع) اپنے دوستوں کو ہر اس منصب اور عہدہ کو قبول کرنے سے منع فرماتے تھے جو ظالم حکومت کی تقویت کا باعث ہو آپ نے زیاد ابن سلمہ سے فرمایا:" اے زیاد اگر میں کسی

202

بلندی سے گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہوجاؤں تو یہ میرے لئے اس سے بہتر ہے کہ میں ظالم حکومت کے کسی منصب کو قبول کروں یا اس کی کسی ایك بساط پر بھی قدم رکھوں_ 18

موسی بن جعفر (ع) نے ایسی روش اختیار کرکے یہ چاہا کہ خلافت عباسی کی مشینری کی مشروعیت پر خط نسخ کھینچے کے ساتھ ساتھ ان کو گوشہ گیر بنادیں اور عوامی مرکز بننے سے ان کو محروم کردیں_

ابك استثنى

امام نے عباسی ستمگر حکومت کے تعاون کو حرام کر دینے کے باوجود اپنے لائق اور معتمد اصحاب کے اہم عہدوں پر باقی رہنے کی مشینری میں نفو ذکا باعث بنا دوسری طرف اس بات کا باعث بنا کہ لوگ خصوصاً امام(ع) کے چاہنے والے ان کی حمایت کے زیر سایہ آجائیں_ علی ابن یقطین کا حکومت کی مشینری میں قوت حاصل کر لینا اسی منصوبہ کا ایك جزء تھا

علی ابن یقطین جو امام ہفتم کے ممتاز شاگردوں میں سے تھے ایك پاكیزہ نفس اور امام (ع) کے لئے مورد اطمینان شخصیت کے مالك تھے، عباسیوں سے انہوں نے رابطہ قائم كیا اور ہارون كی طرف سے وزارت کے لئے چنے گئے اور علی ابن یقطین نے امام (ع) کی حمایت سے اس منصب کو قبول كیا_ 19

بعد میں آپ نے کئي بار یہ چاہا کہ استعفی دیدیں لیکن امام (ع) نے ان کو روك دیا_ 20

ایک دن امام موسی کاظم نے ان سے فرمایا کہ : ایک کام کا و عدہ کرو تو میں تمہارے لئے تین چیزوں کی ضمانت لیتا ہوں 1_ تم قتل نہیں کئے جاؤگے2_فقر میں مبتلا نہیں ہوگے3_ قیدی نہیں کئے جاؤگے_

على ابن يقطين نے كہا كہ جس كام كے مجھے پابند ہونا ہے وہ كيا ہے؟ امام(ع) نے فر مايا: "وہ كام

203

یہ ہے کہ جب ہمارے دوستوں میں سے کوئي تمہارے پاس آئے تو اس کی ضرورت پوری کرو اور اس کا اکرام کرو_ علی ابن يقطين نے قبول کيا 21 ابن يقطين نے قبول کيا 21

آپ جب تك اس عہدہ پر باقى رہے شيعوں كے لئے ايك مضبوط قلعہ اور ايك قابل اطمينان پناہ گاہ شمار كئے جاتے رہے_ اور ان دشوار حالات ميں زندگى كى حفاظت كے لئے ضرورى اعتبار قائم كرنے اور امام(ع) كے دوستوں كو اقتصادى طور پر آزاد بنانے ميں آپ نے بڑا موثر كردار ادا كيا

2_ خلافت کی مشینری کے مقابل امام(ع) کا صریحی اور آشکار موقف جو اس بات پر مبنی تھا کہ خلافت انکا حق ہے اور وہ اس مقام کو بچانے میں تمام لوگوں پر برتری رکھتے تھے

امام كر اس موقف كو واضح كرنسر والا ايك نمونم

ہارون رشید حج سے واپسی پر رسول اکرم (ص) کی قبر مطہر کے پاس حاضر ہوا_ اور اس نے قریش اور دوسرے قبائل کے بہت سے لوگوں کے سامنے آنحضرت(ص) پر اس طرح سلام کیا" ... السلام علیك یابن عم" سلام ہو آپ پر اے چچا کے بیٹے (چچیرے بھائي) اور اس نے نبی(ص) سے اپنی نسبت پر فخر كا اظہار كیا _ امام موسی كاظم _نے _ جو وہاں موجود تھے _ جب اس کی بات سنی تو ضریح مقدس کے پاس کھڑے ہو كر آپ نے کہا: "السلام علیك یا ابة "سلام ہو آپ پر اے پر _ بارون اس بات پر سخت ناراض ہوا _ اتنا ناراض كہ اس كے چہرہ كا رنگ بدل گیا _ لیكن ردّ عمل كے طور پر كچھ نہ كى سكا 22 كى سكا 22

یہاں تك كہ ایك دن اس نے امام(ع) سے كہا كہ آپ لوگ كیسے یہ دعوى كرتے ہیں كہ فرزند پیغمبر (ص) ہیں جبكہ آپ كے باپ تو على (ع) ہیں؟ امام نے فرمایا اگر پیغمبر (ص) زندہ ہوتے اور تمہارى بیٹى كا رشتہ مانگتے تو تم قبول كر لیتے؟ اس نے كہا، سبحان الله كيوں نہیں؟ ایسى صورت میں، میں عرب عجم اور

204

قریش پر فخر کرتا

حضرت نے فرمایا: کہ اگر رسول خدا زندہ ہوتے تو ہماری بیٹی کا رشتہ نہ مانگتے اور میں بھی یہ رشتہ قبول نہ کرتا، ہارون نے پوچھا کیوں؟ آپ نے فرمایا: اس لئے کہ وہ ہمارے باپ ہیں (ہرچند ماں کی طرف سے) لیکن تمہارے باپ نہیں ہیں۔ 23

امت کے انقلابی وجدان کو بیدار کرنا اور انقلابی تحریکوں کی پشت پناہی: منصور کے زمانہ میں اور اس کے بعد بہت سے سادات متقی اور حق طلب علوی جن کو آئمہ سے قریبی نسبت تھی، ظلم و ستم کے ختم ہونے، عدالت اور امربالمعروف و نہی عن المنکر کی نشر و اشاعت کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے نتیجتاً شہید ہوگئے_

بہت سے انقلابی پوشیدہ طور پر امام(ع) سے ملحق تھے اور آپ سے رہنمائی حاصل کرتے رہتے تھے، نمونہ کے طور پر حسین ابن علی جو مدینہ کے علویوں 24 میں سے تھے۔ اپنے ہی قول کے مطابق امام موسی کاظم (ع) سے مشورہ 25 کے بعد بادی عباس کے خلاف قیام کیا اور تقریباً تین سو افراد کے ایك گروہ کے ساتھ مدینہ سے مکہ کی طرف چل پڑے، سرزمین " فخ" پر خلیفہ کے سپاہیوں کا سامنا ہوا۔ شدید جنگ کے بعد علوی شکست کھا گئے اور واقعہ کربلا کی طرح عباسیوں نے تمام شہداء کے سر کاٹنے اور مدینہ لے آئے اور ایك ہی نشست میں جس میں فرزندان امیرالمؤمنین کی ایك جماعت منجملہ ان کے امام موسی کاظم _ تشریف فرماتھے ان سروں کو دکھانے کے لئے لئے آئے، سوائے موسی ابن جعفر

(ع)كے كسى نے كچھ نہيں كہا_ آپ نے جب حسين ابن علي_ قيام فخ كے رہبر_ كا سر ديكھا تو فرمايا: انّا لله و انا اليہ راجعون_ خدا كى قسم وہ اس حالت ميں درجہ شہادت پر فائز ہوئے كہ مسلمان اور صحيح كام كرنے والے تھے، بہت روزے ركھتے تھے، بڑے شب زندہ دار تھے، امربالمعروف اور نہى عن المنكر كرتے تھے ان كے خاندان ميں ان جيسا كوئى نہيں تھا 26

ہادی عباسی کو جب معلوم ہوا کہ علویین امام ہفتم کے ایما پر عمل کرتے ہیں تو حادثہ "فخ" کے

205

بعد بہت ناراض ہوا_ اور آپ کے قتل کا اس نے ارادہ کرلیا_ اس نے کہا : خدا کی قسم حسین نے موسی ابن جعفر (ع) کے حکم سے میرے خلاف قیام کیا ہے_ اس لئے کہ اس خاندان کا امام سوائے موسی ابن جعفر کے اور کوئي نہیں ہے_ اگر میں ان کو زندہ چھوڑ دوں تو خدا مجھے قتل کرے 27

امام (ع) کی جو رپورٹیں خلفاء کے پاس پہنچی تھیں نیز وہ اعترافات جو خلفاء کو تھے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت حکومت کی مشینری کی کمین میں بڑے شد و مد سے تھے اور اس کی سرنگونی کی فکر کر رہے تھے۔ لوگوں نے لکھا ہے کہ مہدی عباسی نے امام(ع) سے کہا کہ "کیا آپ ہم کو اپنے خروج سے محفوظ رکھیں گے ...؟28 نیز ہارون نے اپنے اس اقدام کی توجیہ میں جو اس نے امام(ع) کو گرفتار کرنے کے لئے کیا تھا۔ کہا "میں ڈرتا ہوں کہ یہ فتنہ بریا کریں گے اور خون ہے۔ گا" 29

ج خلفاء کے عیش و نشاط کے خلاف جنگ

خلفاء بنی امیہ و بنی عباس اور ان سے وابستہ افراد کی زندگی کی نمایاں خصوصیت عیش و نشاط اور تجمل پرستی تھی وہ لوگ جو ٹیکس اور پیسے عوام سے وصول کرتے تھے ان کو اسلامی وسیع و عریض ملك کی آبادكاری اور ترقی میں استعمال کرنے اور لوگوں کے رفاہ اور آرام کے کاموں میں خرچ کرنے کے بجائے بزم سلطنت کی تشکیل ،بساط عیش و نشاط بچھانے اور خوشنما محل بنانے میں خرچ کرتے تھے_

ہارون کی زندگی میں دوسرے خلفاء کی بہ نسبت یہ خصوصیت زیادہ نظر آتی ہے۔ ہارون نے بغداد میں بڑا خوشنما محل بنوایا۔ اپنی عظمت اور ظاہری شان و شوکت کو واضح کرنے کیلئے موسی ابن جعفر (ع) کو وہاں لے گیا۔ طاقت کے نشے میں مست تکبر آمیز لہجہ میں اس نے پوچھا، یہ قصر کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا: فاسقوں کا گھر ہے وہی لوگ جن کے بارے میں خدا نے فرمایا: " جو لوگ روئے

206

زمین پر ناحق تکبر کرتے ہیں _ ہم جلد ہی اپنی آیات پر ایمان سے ان کو منصرف کردیں گے (اس طرح کہ) جب وہ کسی آیت یا نشانی کو دیکھیں گے تو اپنے راستہ کے عنوان سے اس کا انتخاب نہیں کریں گے (یہ سب اس لئے ہے کہ) انہوں نے ہماری آیات کی تکذیب کی ہے اور اس سے غافل ہوگئے ہیں_30

ہارون جو اس جواب سے سخت ناراض تھا اس نے غضبناك ہوكر پوچھا كہ پھر يہ گھر كس كا ہے؟ يہ گھر ايك زمانہ كے بعد ہمارے شيعوں كا ہوگا ليكن (اس وقت) فتنہ كى جڑ اور دوسروں كے لئے آزمائشے ہے_ (اگر يہ شيعوں كا ہے) تو صاحب خانہ اس كو كيوں نہيں لے ليتا؟

آبادی ہونے کے بعد اس کو اس کے مالك سے لے ليا جائيگا اور جب تك آباد نہيں ہوگا واپس نہيں ليا جائے گا_31

شبادت

ہارون کے جبر کے مقابلہ میں امام موسی کاظم _کے رویہ نے اس کو اس بات پر اکسایا کہ وہ امام _کو نظر بند کرے اور لوگوں سے ان کے رابطہ کو منقطع کردے اس وجہ سے اس نے امام (ع) کو گرفتار کیا اور زندان بھیج دیا _لیکن مدینہ سے باہر لے جانے کے لئے ہارون نے مجبور ہو کر کہا دو کجاوے بنائے جائیں اور ہر کجاوہ کو مدینہ کے الگ الگ دروازوں سے باہر نکالا جائے اور ہر ایك کے ساتھ کچھ شہ سوار فوجی چلیں _32 صرف امام کے عقیدتمندوں کے خوف سے یہ انتظام نہیں گیا گیا تھا بلکہ ہارون کو یہ فکر تھی کہ ان کے پاس کچھ افراد اور کچھ گروہ تیار ہیں جو ایسے موقع پر حملہ

کرکے امام(ع) کو اس کے مزدوروں کے چنگل سے چھڑالے جائیں گے اس وجہ سے اس نے

207

ایسی احتیاطی تدبیر اختیار کی تھیں_

حضرت موسی ابن جعفر (ع)پہلے بصرہ کے زندان میں لے جائے گئے اور ایك سال کے بعد ہارون کے حكم سے بغداد منتقل كرديئے گئے اور كسى كو ملاقات كى اجازت ديئے بغير كئي سال تك قيد ميں ركھے گئے 34 آخر كار 45 رجں 192 ھ قى كو السندى بن شارك!! كى قدر خانہ ميں بارون كى حكم سے زبر دراگا، تین بن كى جد شہود

آخر کار 45 رجب 183 ہ ق کو "سندی بن شاہك" کے قید خانے میں ہارون کے حکم سے زہر دیا گیا، تین دن کے بعد شہید ہوگئے اور بغداد میں قریش کے مقبرہ میں سپرد لحد کئے گئے_34

شہادت کے بعد ہارون کے آدمیوں نے بہت اصرار کیا کہ لوگ اس بات کو قبول کرلیں اور گواہی دیں کہ موسی ابن جعفر (ع)کو زہر نہیں دیا گیا اور وہ طبیعی موت سے دنیا سے رخصت ہوئے ہیں_ تا کہ اس بہانہ سے اپنے دامن کو ایسے سنگین جرم کے داغ سے بچالیں اور لوگوں کی ممکنہ شورش بھی روك دیں

اور یہ ایك دوسرا گواہ ہے جو عباسی حكومت سے امام كے ٹكراؤ كى طرف ہمارى رہنمائي كرتا ہے

آپ کی عملی اور اخلاقی سیرت کے نمونے الف: عبادت

خدا کی خصوصی معرفت آپ کو مزید عبادت اور پروردگار سے عاشقانہ راز و نیاز کی طرف کھینچتی تھی اس وجہ سے اجتماعی کاموں سے فراغت کے بعد آپ عبادت میں اپنا وقت گذارتے تھے_ جب ہارون کے حکم سے آپ کو زندان میں ڈال دیا گیا تو آپ نے خدا کی بارگاہ میں عرض کیا پروردگارا مدتوں سے میں یہ چاہتا تھا کہ تو اپنی عبادت کے لئے مجھے فرصت دیدے اب میری خواہش پوری ہوگئی لہذا میں تیرا شکر ادا کرتا ہوں_35

208

جب آپ قید خانہ میں تھے اس وقت جب کبھی ہارون کوٹھے سے زندان کی طرف دیکھتا تھا تو یہ دیکھتاتویہی لباس کی طرح کی کوئي چیز زندان کے ایك گوشہ میں پڑی ہے ایك بار اس نے پوچھ لیا کہ یہ کس کا لباس ہے؟ ربیع نے کہا: یہ لباس نہیں ہے، یہ موسی ابن جعفر (ع)ہیں جو زیادہ تر سجدہ کی حالت ہیں رہتے ہیں ہارون نے کہا سچ ہے وہ بنی ہاشم کے بڑے عبادت گزار افراد میں سے ہیں ربیع نے پوچھا، تو پھر ان پر اتنی سختی کیوں کرتا ہے ہارون نے کہا: افسوس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے 36

امام _اس دعا كو بہت پڑھتے تھے" اللہم انى اسئلك الراحة عند الموت و العفو عند الحساب"37 خدايا ميں تجھ سے موت كے وقت آرام اور حساب كے وقت بخشش كا طلبگار ہوں_

آپ کی عبادت کو بیان کرنے کے لئے وہ جملہ کافی ہے جو ہم آپ کی زیارت میں پڑھتے ہیں کہ " درود ہو موسی ابن جعفر (ع)پر جو پوری رات مسلسل عبادت اور استغفار میں گذارتے تھے، سجدہ ریز رہتے ، بہت زیادہ مناجات اور نالہ و زاری فرماتے تھے_38

ب درگذر اور بردباري

امام موسی کاظم کا درگذر اور ان کی بردباری بے نظیر اور دوسروں کیلئے نمونہ عمل تھی، آپ کے لئے " کاظم" کا لقب اسی خصلت کو بیان کرنے والا اور درگذر کی شہرت کی نشان دہی کرنیوالا ہے_

مدینہ میں ایك شخص تھا وہ ہمیشہ امام كو_ دشنام اور توہین_ كے ذریعہ تكلیف پہنچا تا رہتا تھا_ امام(ع) كے كچھ صحابيوں نے يہ پیشكش كى كہ اس كو درميان سے ہٹا ديا جائے_

امام(ع) نے ان لوگوں کو اس کام سے منع کیا پھر اس کے بعد اس کے گھر کا پتہ پوچھ کر_ جو مدینہ سے باہر ایک کھیت میں تھا_ تشریف لے گئے آپ(ع) چوپائے پر سوار تھے جب اس کے کھیت میں

209

داخل ہوئے، وہ شخص چلانے لگا کہ ہمارے کھیت کو پامال نہ کریں حضرت نے کوئي پروا نہیں کی اور سواری ہی کی

حالت میں اس کے پاس پہنچے اور سواری سے اترنے کے بعد اس سے بنس کر پوچھا: اس زراعت کے لئے کتنے پیسے تم نے خرچ کئے ہیں؟ اس نے جواب دیا سو دینار_ آپ نے فرمایا: کتنے فائدے کی امید ہے اس نے جواب دیا "دوسو دینا" _ آپ نے اس کو تین سو دینار مرحمت فرمائے اور کہا: "زراعت بھی تیری ہے، جس کی تو امید لگائے ہوئے ہے خدا تجھکو اتنا ہی دے گا_ وہ شخص اٹھا اور اس نے امام(ع) موسی کاظم _کے سر کو بوسہ دیا اور اس نے اپنے گناہوں سے درگذر کرنے کی خواہش ظاہر کی_ امام مسکرائے اور پلٹ گئے ... اس کے بعد ایك دن وہ شخص مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت موسی ابن جعفر (ع) وہاں وارد ہوئے جب امام(ع) پر اس شخص کی نظر پڑی تو اس نے کہا: خدا بہتر جانتا ہے کہ اپنی رسالت کو کس خاندان میں قرار دے _ 39 اس کے دوستوں نے اس سے تعجب سے پوچھا: کیا بات ہے؟ تم تو اس سے پہلے ان کو بہت برا بھلا کہتے تھے اس نے دوبارہ امام کے لئے دعا کی اور دوستوں سے الجھ پڑا_ مام کے المام(ع) نے اپنے اصحاب سے _ جو پہلے اس کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتے تھے _ کہا کیا بہتر ہے، تمہاری نیت یا ہمارا سلوك جو اس کو راہ راست پر لانے کا باعث بنا؟ 40

ج_ كام اور كوشش

امام موسی کاظم کے پاس زراعت اور کھیتی تھی آپ خود اس کے کام میں لگے رہتے تھے، حسن ابن علی آپ کے صحابی اور شاگرد اپنے باپ کا قول نقل کرتے ہیں میں نے امام موسی ابن جعفر (ع) سے ان کے کھیت میں اس حالت میں ملاقات کی کہ وہ محنت و مشقت کی وجہ سے قدموں تك پسینے سے بھیگے ہوئے تھے میں نے ان سے کہا: میں آپ پر قربان جاؤنآپ کے آدمی (کام کرنے والے) کہاں ہیں، آپ خود کیوں مشغول ہیں؟

آپ نے فرمایا: مجھ سے اور میرے والد سے بھی زیادہ بزرگ افراد اپنے کھیت میں کام

210

کرتے تھے میں نے عرض کیا وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: میرے جد رسول خدا اور امیرالمؤمنین(ع) اور ہمارے آباء ، اس کے بعد آپ نے فرمایا: کھیتی باڑی پیغمبروں مرسلین اور صالحین کا کام ہے۔41

_ سخاوت و كرم

جود و کرم، ساتویں امام(ع) کی صفتوں میں سے ایك بڑی نمایاں صفت تھی آپ نے اپنے مالی امکانات کو جو کھیتی باڑی کے ذریعہ آپ نے حاصل کئے تھے اس طرح ضرورت مندوں کے حوالہ کر دیتے تھے کہ مدینہ میں ضرب المثل کے طور پر لوگ آپس میں کہا کرتے تھے " اس شخص پر تعجب ہے جس کے پاس موسی ابن جعفر (ع)کی بخشش و عطا کی تھیلی پہنچ چکی ہو لیکن وہ پھر بھی تنگ دستی کا اظہار کرے 42

آپ(ع) کی سخاوت و کرم کے بارے میں ابن صباغ مالکی تحریر فرماتے ہیں: موسی کاظم _اپنے زمانہ کے لوگوں میں سب سے زیادہ عابد، دانا اور پاك نفس شخص تھے _ آپ (ع) پیسے اور کھانے پینے کا سامان مدینہ کے ستم رسیدہ افراد تك پہنچاتے اور کسی کو خبر بھی نہیں ہوتی تھی کہ یہ چیزیں کہاں سے آئی ہیں مگر آپ کی رحلت کے بعد پتہ چلا _43 ایك شخص جس کا نام " محمد ابن عبداللہ بکری" تھا اپنے مطالبات کو وصول کرنے کے لئے مدینہ آیا لیکن اس کو کچھ نہیں ملا _ واپسی پر امام _ سے ملاقات ہوئی اس نے اپنا ماجرا آپ کو سنایا _ امام(ع) نے حکم دیا کہ اس کو تین سو دینار سے بھری تھیلی دی جائے تا کہ وہ خالی ہاتھ اپنے وطن واپس نہ جائے 44

ه تواضع اور فروتني

امام موسى ابن جعفر (ع)ايك كالے چېره والے كريب، المنظر شخص كے پاس سے گذر ے آپ(ع) نے اس كو سلام كيا اور اس كے پاس بيٹھ گئے اس سے باتيں كيں اور پھر اس كى حاجت پورى

211

کرنے کے لئے اپنی آمادگی کا اظہار فرمایا آپ سے کہا گیا کہ اے فرزند رسول کیا آپ ایسے شخص کے پاس بیٹھتے ہیں اور اس کی حاجتیں پوچھتے ہیں؟

آپ نے فرمایا: وہ خدا کے بندوں میں سے ایك بندہ ہے اور خدا كى كتاب میں وہ ایك بھائي ہے، اور خدا كے شہروں میں وہ ہمسایہ ہے، حضرت آدم (ع) جو بہترین پدر ہیں، اس كے باپ ہیں اور آئین اسلام جو تمام دینوں میں برترین دین ہے اس نے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

212

سو الات

 امام موسی کاظم کس تاریخ کو پیدا ہوئے اور آپ نے اپنے والد بزرگوار کے ساتھ کتنے دن زندگی گذاری آپ کے والد و والدہ کا نام اور آپ کی سب سے مشہور کنیت اور لقب بیان کیجئے

2 امام جعفر صادق کے ارشادات میں سے ایک قول جو آپ کے فرزند موسی ابن جعفر کی امامت کے بارے میں ہے

3 امام موسی کاظم نے اپنے باپ کی علمی تحریك كو كن حالات میں جاری ركها اس زمانہ میں اسلامی معاشرہ پر حکومت کرنے والے حاکم کے رویہ کا ایك نمونہ بیان فرمایئے

4 امام موسى كاظم (ع) كى علمى اور ثقافتى كوششوں كا كيا نتيجہ رہا؟

5 امامت کے محاذ کی نگربانی کے لئے امام موسی کاظم کے جہاد کا محور کیا چیزیں تھیں

6 امام موسى كاظم كس تاريخ كو كس طرح اور كبال شبيد بوئر؟

213

حو الم جات

1 ابواء مکہ اور مدینہ کے درمیان ایك جگہ کا نام ہے۔ پیغمبر(ص) اسلام کی والدہ گرامی جناب آمنہ بنت وہب کی قبر اسی جگہ ہے

2 بحار الانوار جلد 48/ 1 مناقب جلد 323/4

3 بحار جلد 6/48، كافي جلد 398/1

4 انوار البهيته/163

5 بحار جلد 3/48

6 بحار جلا 11/48

7 الصواعق المحرقه /203

8 بحار جلد 21/48

9 اعلام الوري/ 291، ارشاد مفيد /290، بحار جلد 20/48

10 بحار جلا 18/48

11 بحار جلد 3/47، مناقب ابن شہر آشوب جلد 320/4 مناقب ابن شہر آشوب جلد 320/4 مناقب ابن شہر آشوب جلد 320/4 مناقب اور اموی 12 شعوبیہ غیر عرب لوگوں کے ایك گروہ كا نام ہے جو عمر كے زمانہ خلافت میں نیشناسٹ مخالف فكر كے ساتھ ظاہر ہوا اور اموی 12 شعوبیہ غیر عرب لوگوں كے ايك گروہ كا نام ہے جو عمر كے زمانہ خلافت میں نیشناسٹ مخالف فكر كے ساتھ ظاہر ہوا اور اموی و عباسی دور حکومت میں اس کو زیادہ رونق ملّی یہ لوگ مسلمان معاشرہ میں اختلاف اور شگاف ڈالنے کا اہم سبب بنے ''ك'' حیاة الامام موسى ابن جعفر (ع) ج 2/ 110 117 اور واه نامه اجتماعي و سياسي مضقه حسين رېجو /1140

13 رجال كشى /266، معجم رجال الحديث جلد 279/19 278

14 انوار البهية/ 170 (169

15 مرحوم شیخ طوسی نے اپنی (کتاب) رجال میں موسی ابن جعفر (ع)کے شاگردوں کی تعداد دو سو بہتر 272 لکھی ہے لیکن حیاة الامام موسى ابن جعفر (ع) كے مؤلف محترم نے امام كے تين سو اكيس 321 شاگردوں كے تفصيلي حالات درج كئے ہيں حياة الامام موسى (ع) جلد 374/2 224_

16 رجال کشی /591

214

17 من احبّ بقائهم فهو منهم من كان منهم كان وَرَدِ النار رجال كشي/441 ، معجم رجال الحديث جلد 122/9_ 18 يا زياد لان اسقط من شَابِق فاتقطّع قطعةً قطعةً احبُّ اليّ من ان التولى منهم عملاً او اطا بساط رجل: منهم" مكاسب شيخ مرتضى انصاري باب ولايت جائر/ 48 و تنقيح المقال مامقاني ج 453/1

19 رجال کشی /433

20 بحار 136/47

```
21 رجال کشی /433، بحار جلد 136/48
  22 ارشاد مفيد /298، تاريخ بغداد جلد 31/13، مناقب جلد 320/4، اعلام الوري /197، الصواعق المحرقہ/204، تذكرة الخواص/314،
                                                                               بحار جلد 103/48، احتجاج طبرسي جلد 167/2
                                           23 عيون اخبار الرضا جلد 68/1، احتجاج طبرسي جلد 163/2، بحار جلد 129/48 125
  24 یہ حسین ابن علی ابن حسن ابن حسین ابن علی ابن ابیطالب ہیں چونکہ سرزمین ''فخ'' میں جو مکہ سے ایك فرسخ کے فاصلہ پر
           واقع ہے_ عباسی سپاہیوں کے ہاتھوں قتل کردیئے گئے اس لئے '' صاحب فخ'' یا '' شہید فسخ''کے نام سے مشہور ہوئے
25 مقاتل الطالبين /457 نشر دار المعرفة بيروت تحت عنوان ذكر من خرج مع الحسين _ حسين ابن على اور يحي ابن عبدالله كي باتوں كا
                                       متن ملاحظم بو " ما خرجنا حتى شاورنا ابل بيتنا و شاورنا موسى ابن جعفر فامرنا بالخروج"
                    26 مقاتل الطالبين''مضى و الله مسلماً صالحاً صوّاماً قوّاماً آمراً بالمعروف نابيا عن المنكر مّا كآن من ابل بيته مثله ''
27 بحار جلد 151/48 " و الله ما خرج حسين الا عن امره و لا عن امره و لا اتبع الا محبته لانه صاحب الوصيته في ابل بذا البيت قتلني الله
                                                                                                              ان ابقیت علیہ"
                                                                                                 28 وفيات الاعيان جلد 256/2
                                                         29 بحار الانوار جلد 213،232/48، رشاد مفيد/300، مقاتل الطالبين/334
30 ساصرفٌ عن أياتي الذين يتكبرون في الارض بغيرالحق و ان يروا كل أية: لا يؤمنوا بها و ان يروا سبيل الرشد لا يتخذه سبيلا و ان يروا
                                                               سبيل الغي يتخذه سبيلا ذلك باتهم كذبوا باآياتنا وكانوا عنها غافلون
                                                                                                                       215
 31 " أخذت منه أمرةً و لا ياخذباالا معمورة" بحار جلد 138/48 ،تفسير عياشي جلد 20/2، تفسير بربان جلد 37/2 شايد اس آخري جملم
   سے امام کی مراد یہ ہو کہ جب تك گھر كو آبادكرنے كا امكان نہ ہو اس وقت تك اس كو واپس نہيں ليں گے اور اس وقت اس كا وقت
                           .
22 الفصول المهمة /239 ، مناقب جلد 327/4، ارشاد مفيد/300، اعلام الورى /299، مقاتل الطالبين /334_
33 ہارون کے زندان میں امام کتنے دنوں تك رہے اس میں اختلاف ہے چارسال، دس سال، بھی مذکور ہے_ تذكرة الخواص/314 سيرة
      الائمة الاثنى عشر جلد 351/2، بحار جلد 206/48 _ 228 ، مہدی عباسی کی قید میں جتنے دنوں رہے یہ مدت اس کے علاوہ ہے
 34 الفصول المهمہ /241، انوار البھیہ /181، تاریخ ابوالفداء جلد /162 یہ بتا دینا ضروری ہے کہ امام موسی کاظم اور مام جواد علیہما
                                                                   السلام کے مرقد اطہر آج کل کاظمین کے نام سے مشہور ہیں_
   35 اللَّهِم آنِّي طالماً كُنتُ أَسئَلُكَ أَن تُفَرِّغَنِّي لعبادتكَ وَ قَدْ استَجَبَّ منِّي فلك الحمد على ذالك" مناقب جلد 318/4 ، بحار جلد 8، ارشاد مفيد
 /300، الفصول المهمم /240_ تھوڑے سے فرق کے ساتھ امام کا یہ جملہ زندان جانے سے پہلے آپ کے اجتماعی کام میں مشغولیت
                                                                                                   کی شدّت کو بیان کرتا ہے_
                       36 بحار جلد 108/48، حياة الامام موسى بن جعفر (ع) جلد 142/1 عيون اخبار الرضا جلد 78/1 77 77 عيون اخبار الرضا جلد 18/1 77 77
                                                                    37 ارشاد مفيد /296، مناقب جلد 318/4، اعلام الورى /296_
   38 الصلوة على موسى بن جعفر (ع) الذي يحيى الليل بالسهر الى السّحر بمواصلة الاستغفار حليف السجدة و الدموع الغزيرة و المناجات
                                               الكثيرة الضّراعات و الضراعات المتصلة انوار البهيم مرحوم شيخ عباس قمي/188
                                                                                                 39 الله اعلم حيث يجعل رسالتم
      40 ارشاد مفيد/297، تاريخ بغداد جلد 28/13، مناقب جلد/319، دلائل الامامہ /151 _ 150، بحار ج 103/48 ، اعلام الورى
                                                                                                 /296، مقاتل الطالبين /332
                                                                                                                       216
```

```
41 ''و بو من عمل النبين و المرسلين و الصالحين''من لا يحضره الفقيہ جلد 98/3 مطبوعہ بيروت ميں /401، بحار جلد 5/48
                                                        42 عمدة الطالب /196" عجباً لمن جائتہ صرة موسى فشكى القلَّة"
                                                                                                43 فصول المهمم/ 237
                                                                                        44 المجالس السنية جلد 527/2
45 تحف العقول /35 " عبدٌ من عباد الله و اخ في كتاب الله و جارٌ في بلاد الله يجمعنا و اباه خير الاباء أدم و افضل الاديان الاسلام''_
```

تاریخ اسلام 4 (حضرت فاطمہ(س) اور ائمہ معصومین (ع) کی حیات طیبہ

گيارېوانسېق:

امام على ابن موسى الرضا (ع) كى سوانح عمري

219

ولأدت

آسمان ولایت کے آٹھویں ستارہ حضرت علی ابن موسی الرضا (ع)11 ذی القعدہ 148 ه ق کو اپنے جد بزرگوار امام جعفر صادق کی شہادت کے سولہ دن بعد پیدا ہوئے 1

آپ کا نام علی رکھا گیا مشہور لقب رضا اور کنیت ابوالحسن ہے پدر بزرگوار کا اسم گرامی امام موسی کاظم (ع) اور مادر گرامی کا نام نجمہ ہے 2، جو خردمندی ایمان اور تقوی میں ممتاز ترین عورتوں میں سے تھیں_3

امامت پر نص

امام على ابن موسى الرضا نے 183 ه ق میں_ جناب موسى ابن جعفر _كى شہادت كے بعد 35 برس كى عمر ميں منصب امامت سنبھالا

آپ کی امامت کا تعیّن تمام ائمہ معصومین علیم السلام کی امامت کی طرح رسول خدا کی تعیین و تصریح اور آپ کے پدر گرامی امام موسی کاظم کے تعارف سے ہوا_

اپنی شہادت سے پہلے موسی ابن جعفر نے زمین پر آٹھویں حجت خدا اور اپنے بعد کے امام کا تعارف مسلمانوں کے درمیان کرایا تاکہ لوگ کجروی اور گمراہی میں نہ جائیں

"مخزومي" نقل كرتے ہيں كہ موسى ابن جعفر نے مجھ كو اور چند دوسرے افراد كو بلايا اور فرمايا: تم كو معلوم ہے كہ ميں نے تم لوگوں كو كيوں بلايا ہے؟ ہم نے كہا نہيں آپ نے فرمايا ميں

220

چاہتا ہوں کہ تم لوگ گواہ رہو کہ میرا یہ بیٹا_ امام رضا کی طرف اشارہ کر کے_ وصی اور میرا جانشین ہے ... "4
یزید بن سلیط نقل کرتے ہیں کہ عمرہ بجالانے کے لئے میں مکہ جارہا تھا، راستہ میں امام موسی کاظم _سے ملاقات ہوئی_
میں نے ان سے عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوجائیں آپ بھی اپنے پدر بزرگوار کی طرح مجھکو بتایئے اور
اپنے بعد آنے والے امام کا تعارف کرایئے امام(ع) نے امامت کے بارے میں تھوڑی وضاحت کرنے اور اس بات کو بیان
کرنے کے بعد کہ امام (ع) خدا اور پیغمبر (ص) کی طرف سے معین ہوتا ہے_ فرمایا" میرے بعد میرے فرزند علی (ع)
(ابن موسی(ع)) امام ہوں گے جو علی (ع) اور علی(ع) ابن الحسین (ع) کے ہم نام ہیں_5

اخلاق و سيرت

ائمہ معصومین پسندیدہ اخلاق اور بہترین سیرت میں دوسروں کے لئے نمونہ عمل تھے اور عملی طور پر لوگوں کو پاکیزہ زندگی اور فضیلت کا درس دیتے تھے، وہ لوگ باوجود اس کے کہ امامت کے بلند مقام پر فائز اور خدا کے برگزیدہ بندہ تھے لیکن پھر بھی انہوں نے اپنے کو لوگوں سے جدا نہیں کیا_

ابراہیم ابن عباس کہتے تھے کہ: میں نے کبھی یہ نہیں دیکھا کہ امام رضا(ع) اپنی باتوں سے کسی کو تکلیف پہنچاتے ہوں اور کسی کے کلام کو قطع کرتے ہوں اور کسی حاجتمندکو _ امکان کے باوجود _ بھگا دیتے ہوں، دوسروں کی موجودگی میں پیر پھیلاتے یا ٹیك لگاتے ہوں یا اپنے غلاموں میں سے کسی کو کوئي ناروا بات کہتے ہوں، یا لعاب دہن کو دوسروں کے سامنے پھینکتے ہوں، ور قبقہہ مار کر ہنستے ہوں، ان کی ہنسی بس تبسم کی حد تك تھی ، جب دستر خوان بچھایا جاتا تو تمام گھر والوں کو حتی کہ دربان اور خدمت گزار کو بھی اس پر بٹھاتے اور ان لوگوں کے ساتھ کھانا کھاتے، راتوں کو کم

221

سوتے اور رات کے زیادہ حصہ میں صبح تك بیدار رہتے اور عبادت كیا كرتے تھے، بہت روزے ركھتے 6

" محمدبن ابی عباد" نقل کرتے ہیں کہ : گرمی میں آپ کا فرش چٹائی اور جاڑوں میں کمبل ہوتا تھا، گھر میں کھردرا کپڑا زیب تن فرماتے لیکن جب کبھی لوگوں کے درمیان جاتے تو (معمولاً جو لباس پہننا جاتا ہے وہی پہنتے تھے) اپنے کو سنوار تے 7

ایک شب اپنے مہمانوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے کہ ناگاہ چراغ میں کوئي خرابی پیدا ہوگئي ، مہمان نے ہاتھ بڑھا یا تا کہ چراغ کو روشن کردے حضرت نے منع فرمایا اور خود اس کام کو انجام دیا اور فرمایا" ہم وہ ہیں کہ جو مہمانوں سے کام نہیں لیتے_8

حمام میں ایك شخص نے جو آپ كو نہیں پہچانتا تھا، كہا كہ: ذرا كیسہ سے میرا جسم مل دیں _ امام(ع) نے قبول كیا _اس نے جب امام(ع) كو پہچان لیا تو شرمندگی كے ساتھ عذر خواہی كرنے لگا _ امام(ع) نے كیسہ سے اس كا جسم ملتے ہوئے اس كا دل ركھ لیا كہ نہیں كوئى بات نہیں 9

اہل بلخ کاایك شخص نقل کرتا ہے کہ میں خراسان کے سفر میں امام رضا (ع) کے ساتھ تھا۔ ایك دن دسترخوان بچھایا گیا امام رضا نے تمام خدمت گاروں کو حتى کہ سپاہ نامونجلد والوں کو بھى دسترخوان پر بٹھایا تا کہ وہ بھى آپ کے ساتھ کھانا کھائیں، میں نے عرض کي: میں آپ پر فدا ہوجاؤں بہتر ہے کہ یہ لوگ دوسرے دسترخوان پر بیٹھ جائیں۔آپ (ع) نے فرمایا: ٹھہرو، بیشك خدا ایك ہے، سب کے ماں باپ ایك ہیں اور جزاء عمل کے مطابق ہے۔10

امام رضا (ع) کے خادم یاسر نقل کرتے ہیں کہ امام (ع) نے ہم سے فرمایا کہ " جب تم کھانا کہا رہے ہو اور میں تمہارے پاس آکر کھڑا ہوجاؤں تو تم (میرے احترام کے لئے) کھڑے نہ ہونا یہاں تك کھانا کھا کر فارغ ہوجاؤ _ اسى وجہ سے اكثر ایسا اتفاق ہوا کہ امام(ع) نے ہم کو آواز دى اور ان کے جواب میں کہہ دیا گیا کہ " کھانا کھانے میں مشغول ہیں، امام(ع) ایسے موقع پر کہہ دیتے تھے کہ " اچھا رہنے دو یہاں تك کہ کھانا کھا کر فارغ ہوجائیں" 11

222

یعقوب نوبختی نقل فرماتے ہیں کہ ایک سائل نے امام رضا سے کہا کہ مروت کے بقدر مجھے عطا کیجئے امام(ع) نے غلام فرمایا کہ ہماری وسعت میں یہ بات نہیں ہے سائل نے عرض کیا، میری مروت کے بقدر عطا کیجئے امام(ع) نے غلام کو حکم دیا کہ اس کو دو سو دینار دے دیئے ائیں 12

امام کا علمی مقام

آٹھویں امام علم و فضل کے اعتبار سے اس منزل پر فائز تھے کہ ہر آدمی آپ کو پہچانتا، آپ کی علمی عظمت کا اعتراف کرتا اور آپ کے سامنے سر تعظیم خم کردیتا تھا۔

آپ کا زمانہ وہی زمانہ ہے جس زمانہ میں مختلف عقائد و افکار سے سابقہ تھا_ علوم منتقل ہو رہے تھے_ معارف یونان و اسکندریہ کے متون کا ترجمہ ہوکر دنیائے اسلام اور عرب میں آرہا تھا، مختلف قسم کے مکاتب فکر کے نظریات اور ان کے گوناگوں عقائد معاشرہ میں آرہے تھے اور اس کے نتیجہ میں تضاد اور مختلف خیالات و عقائد ابھر رہے تھے، ایسے وقت میں لوگوں کے لئے اعتماد کے قابل صرف امام رضا کا وجو د پر فیض تھا

آپ کا پرکشش اور پر فیض محضر مبارك شاگردوں اور محققین سے موجیں مار رہا تھا، مختلف فکری جماعتوں کے رہبروں جیسے ثنویہ، دہریہ، یہود، نصاری ،زردشتی، زندیق کے مناظروں کی مرکز خلافت بنی عباس میں گرما گرم نشستیں تاریخ میں موجود ہیں جن میں سے ہر مناظرہ آپ کے علمی اور ارشاد و ہدایت کے بلند مقام کو پایہ ثبوت تك پہنچاتا ۔۔۔ 13

ان مناظروں میں ایك طرف تو امام _انحرافات كا سد باب كرتے اور دوسرى طرف لوگوں كو اسلامى علوم و معارف سكھاتے تھے اور چونكہ خلفاء بنى عباس كے توسط سے ان كتابوں كے ترجمہ كا مقصد سياسى تھا جيسے علم امام(ع) سے مقابلہ يا لوگوں كے ايمان كو ابل بيت(ع) سے برگشتہ كردينا اس لئے امام(ع) نے بھى مخصوص انداز سے ان كے منصوبہ كو خاك ميں ملاديا

223

امام (ع) کی شخصیت

امام رضا کی عظمت و ممتاز شخصیت کے متعلق تمام مورخین اور محدثین اتفاق نظر رکھتے ہیں یہاں تك كہ مامون جو آپ كا سخت دشمن تھا اس نے بھی بارہا اس كا اعتراف كيا ہے_

اس نے اپنے معین کردہ شخص رجاء بن ابی ضحاك سے جب امام(ع) کے مدینہ سے مرو سفر کرنے کی خفیہ خبر سنی تو کہا : " یہ (امام(ع) کی طرف اشارہ) روئے زمین پر بہترین فرد اور انسانوں میں سب سے بڑے عالم اور عابد ہیں ... "14 نیز امام(ع) کی ولی عہدی کے سلسلہ میں مامون نے بیس ہزار افراد کو جمع کرکے خطاب کیا: " ... میں نے فرزندان عباس اور فرزندان علی کے درمیان تلاش کیا لیکن ان میں سے کسی کو اس امر کے لئے علی ابن موسی رضا(ع) سے زیادہ لائق، متدین، پارسا اور بافضیلت نہیں پایا _15

امامت کا زمانہ

علی ابن موسی نے اپنے پدر بزرگوار کے قید خانہ میں شہادت کے بعد، 35 سال کی عمر میں رہبری اور امامت کا عہدہ سنبھالا آپ (ع) کی امامت کی مدت بیس سال تھی، ہارون الرشید کے زمانہ کے دس سال، امین کی حکومت کے زمانہ کے پانچ سال اور مامون کی خلافت کے عہد کے پانچ سال اور مامون کی خلافت کے عہد کے پانچ سال ا

آپ (ع) کی امامت کے زمانہ میں آپ (ع) کے مبارزات اور آپ (ع) کے موقف و رویہ عباسی خلافت کی مشینری کے مد مقابل تھا، واضح کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس زمانہ کے حالات اور خصوصیات کو دیکھتے ہوئے آپ کے زمانہ امامت کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے_

1_ آغاز امامت سے خراسان بھیجے جانے تك (183 ه ق تا 201 ه ق) 2 خراسان بھیجے جانے كے بعد (201 ه ق سے 203 ه ق تك)

224

الف آغاز امامت سر خراسان بهیجر جانر تك

علی ابن موسی الرضا (ع)اپنے زمانہ کے حکام جور کی طاقت سے بے پروا ہوکر ہدایت و رہبری اور امامت کے فرائض انجام دیتے رہے اس راستہ میں آپ (ع) نے کسی بھی کوشش سے دریغ نہیں کیا حکومت کے مقابل امام (ع) کا رویہ اس استبدادی زمانہ میں ایسا واضح تھا کہ آپ (ع) کے کچھ اصحاب آپ (ع) کی جان کے بارے میں ڈرنے لگے تھے صفوان ابن یحیی نقل کرتے ہیں کہ امام رضا (ع) نے اپنے والد کی رحلت کے بعد ایسی باتیں کہیں کہ ہم ان کی جان کے بارے میں ڈرگئے، اور ہم نے ان سے عرض کیا، آپ (ع) نے بہت بڑی بات کو آشکار کردیا ہے ہم آپ (ع) کے لئے اسی طاغوت (ہارون) سے ڈر رہے ہیں آپ (ع) نے فرمایا: جو کوشش چاہے کر لے وہ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا _16 اسمد ابن سنان" فرماتے ہیں کہ ہارون کے زمانے میں، میں نے امام رضا(ع) سے عرض کیا: آپ نے امر امامت کے لئے اپنے کو مشہور کر لیا اور باپ کی جگہ بیٹھے ہیں جبکہ ہارون کی تلوار سے خون ٹپك رہا ہے ۔
آپ (ع) نے فرمایا کہ : " ... اگر ہارون میرے سر کے بال میں سے ایك بال بھی کم کردے تو تم گواہ رہنا کہ میں امام نہیں ہوں 17

آٹھویں امام (ع) کی اس زمانہ میں ہرچند کہ بڑی وسیع کارکردگی تھی لیکن مصلحت اسلام کا تقاضا یہ تھا کہ خلافت سے براہ راست ٹکرانے کی بجائے اپنے فریضہ المہی کو دوسری طرح انجام دیں تا کہ وہ دشمن امام رضا کے موقف سے ٹکرانے کے لئے تیار نہ ہوجائیں جو چھٹے امام (ع) کی عمر کے آخری زمانہ میں اس بنیادی نقشہ کی گہرائی اور اہمیت سے واقف ہوچکے تھے جو نقشہ امام محمد باقر اور امام جعفر صادق (علیہماالسلام)نے جعفری یونیورسٹی کے قالب میں پیش کیا تھا

آپ نے علویوں کے بہت سے قیام جیسے اسلامی ثقافت کی نشر و اشاعت کے لئے زید ابن

225

علی کے قیام کی پشت پناہی اور حمایت کے علاوہ، اسلامی ثقافت کے مختلف پہلوؤں کی مخصوص انداز میں اپنے زمانہ کے تقاضا کے مطابق حمایت کی ________________

امام (ع) کی امامت کا یہ آٹھ سالہ دور (ابتداء امامت سے خراسان بھیجے جانے تك) جو امین و مامون کی خلافت کا زمانہ

تھا ایك رخ سے امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام كے زمانہ سے مشابہ تھا

اس لئے کہ ایك طرف امین و مامون کے درمیان خلافت کے مسئلہ پر خونین اختلافات اور کشمکش چھڑی ہوئي تھي_ 18 اور نتیجہ میں 198 ھ ق میں امین قتل كردیا گیا اور مامون تخت خلافت پر بیٹھا

دوسری طرف انحرافی ثقافت نئے قالب اور جدید شکل میں پھیل رہی تھی علم کلام، فقہ اور اخلاق والے مکاتب فکر ہر لحظہ پراگندہ ہو رہے تھے اور انتشار پھیلا رہے تھے علماء ملل و ادیان ، خدمت، تعاون، ترجمہ، طبابت اور قدرتی ذخائر سے فائدہ اٹھانے کے ساتھ ساتھ تفرقہ اندازی اور ایسے مسائل کو نشر کرنے میں لگے ہوئے تھے جو اسلام سے دوراور منحرف کرنے کا سبب بنتے تھے مامون نے اس زمانہ میں علم و حکمت سے دوستی کے نام پر اپنے سیاسی مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے ان کے لئے میدان خالی کر رکھا تھا، اور اس بات کی کوشش کر رہا تھا کہ حق دار پارٹی کے ثقافتی نفود کو _ جو کہ امام محمد باقر _ کے زمانہ سے مائل بہ وسعت تھا _ محدود کر دے اور معاشرہ کے ذہن کو انقلابی اور اہل بیت کی حق پر استوار ثقافت سے ہٹادے _

یہی وہ جگہ ہے جہاں اسلامی معاشرہ کے لئے اس آٹھ سالہ دور میں امام کی شخصیت ابھر کر سامنے آئی اور شیعوں کو بھی موقع ملاکہ مسلسل آپ سے رابطہ رکھیں اور آپ کی رہنمائی سے بہرہ مند ہوتے رہیں خاص کر اس وقت سے جب آپ نے بصرہ اور کوفہ کا سفر کیا اور عوامی مرکز سے براہ راست ارتباط پیدا کیا تو ان دو شہروں کے عوام نے پہلے سے آمادگی کی بنا پر اپنے رہبر کا شاندار استقبال کیا_ امام(ع) نے اپنے دوستوں اور شیعوں سے ملاقات کے علاوہ مختلف قوموں کے

226

دانشمندوں اور مختلف جماعتوں کے لیڈروں سے بحث و مناظرہ کی نشستیں تشکیل دیں اور معارف اسلامی کی مختلف انداز سے نشر و اشاعت کی_19

امام (ع) اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے موقف کے استحکام اور اسلامی معاشرہ کے مختلف طبقوں کے درمیان اپنے نفوذ کو وسعت دینے میں کامیاب ہوئے_

مامون سے ایك گفتگو میں آپ (ع) لوگوں كے در میان اپنے نفوذ كے ميزان كى طرف اشاره فرماتے ہينكہ:اس امر _ولى عہدى _ نے ہمارے لئے كسى نعمت كا اضافہ نہيں كيا ہے _ ميں جب مدينہ ميں تها تو ميرى تحرير مشرق و مغرب ميں جلتى تهى ...(20)

اکثر ایسا ہوتا تھا کہ حکومت کے مسائل کو حل کرنے اور مختلف گروہوں کے غصہ کوٹھنڈا کرنے کے لئے مامون امام رضا _سے رابطہ قائم کرتا تھا اور ان سے یہ خواہش کرتا تھا کہ لوگونسے باتیں کریں اور ان کو خاموش رہنے اور چپ ہو جانے کی دعوت دیں_(21)

علويوں كا قيام

علویوں نے بھی دربار خلافت کے جھگڑوں اور ان کے آپس میں الجھ جانے سے فائدہ اٹھا یا اور امام _کی شخصیت اور ان کے موقف پر تکیہ کرتے ہوئے خلافت کی مشینری کے خلاف قیام اور شورش بر پا کی منجملہ اُن کے :(ابوالسرایا) کا قیام تھا ، (22)انہوں نے محمد ابن ابر اہیم طباطباکی بیعت کے نعرہ کے ساتھ 199 ھ ق میں کوفہ میں خروج کیا اور لوگوں کو خاندان پیغمبر (ص) کی نصرت اور شہیدان آل محمد (ص) کے خون کا انتقام لینے کی دعوت دی _ابوالسرایا کا لشکران تمام سپاہیوں کو ختم کردیتا تھا جن کو حکومت ان لوگوں سے مقابلہ کے لئے بھیجتی تھی اور یہ لشکر جس شہر میں بھی جاتا اس کو اپنے قبضہ میں لے لیتا تھا (23)

وہ دو ماہ سے کم عرصہ میں مامون کے دو لاکھ کے لشکر کو قتل کرنے میں کامیاب رہے اس

اور غیر علویوں نے قیام کیا اور حکومت عباسی کے مدمقابل ڈٹ گئے (24)

227

طرح کوفہ، جس نے حسین ابن علی کے ساتھ خیانت کا ثبوت دیا اور زید ابن علی کو تنہا چھوڑدیاتھا ، اس بار ابن طباطباکی ہمراہی میں علوی تحریك اور اس کے اعلی مقاصد کے دفاع كیلئے اٹھ کھڑاہوا_ کوفہ میں ابوالسرایاکے قیام کے علاوہ مختلف علاقوں جیسے بصرہ ، یمن،واسط،مدائن حتی بین النہرین اور شام میں علویوں یہ تمام چیزیں اس بات کی بیّن دلیل ہیں کہ مختلف طبقات کے لوگ غیر اسلامی حکومت اور عباسیوں کے ظلم کے خلاف تھے اور اہل بیت(ع) کے حق طلب اور مکتب عدالت کے گرویدہ ہوتے جارہے تھے _ اسی وجہ سے ہم دیکھتے ہیں اسلامی مملکت کے اندر مامون کی تمام تر کوششوں کے باوجود یہاں تک کہ اپنے بھائی امین کے قتل کردینے کے بعد بھی تمام اسلامی علاقوں پر جیسا چاہتا تھا ویسا تسلط نہ حاصل کرسکا _ اگر چہ اس زمانہ میں _ ظاہری قدرت اور ذر و زور کے اعتبار سے _ نگا ہیں حکومت کے پایہ تخت (مرو) پرجمی ہوئی تھیں ،لیکن دینی وراثت ،آوازہ حق اور حق کے اصلی رہبر کے چہر ہ کو دیکھنے کے لئے نگاہیں مدینہ کی طرف متوجہ تھیں یعنی اس شہر کی جانب جہاں فرزندپیغمبر (ص) اور پیشوائے حق حضرت علی ابن موسی رضا _ رہتے تھے _ اس عرصہ میں دوسرے تمام لوگوں سے زیادہ اچھی طرح مامون کو معلوم تھا کہ کون سا حادثہ اس کے انتظار میں ہے ان تحریکوں کا سرچشمہ کہاں ہے کس کی پشت و پناہی اور موقف پر اعتماد کرتے ہوئے یہ تحریکیں چل رہی ہیں اس وجہ سے اس نے اس بنیادی اور بڑی بات کی اصولی چارہ جوئی کرنے کی ترکیب سوچی _

228

ب_ سفر خراسان کی پیشکش کے آغاز سے شہادت تك

امام(ع) کی زندگی کا یہ حصہ جو تقریباً 18 مہینوں پر پھیلا ہوا ہے _ کم مدت ہونے کے با وجود اس واقعہ کو اپنے دامن میں لئے ہے جس نے خلافت عباسی کے مد مقابل امامت کے موقف کو دوسری سطح میں قرار دیا _ مشکلات اور دشواریاں جو علویوں کی طرف سے پیدا ہوگئی تھیں جن کا سرچشمہ ان کے راس و رئیس امام رضا _کی گراں قدر شخصیت تھی ، وہ دشواریاں جنہوں نے حکومت کو زوال کے معرض خطر میں ڈال رکھا تھا _ ان کے چنگل سے نجات حاصل کرنے کے لئے مامون نے وہ نیا طریقہ اپنا یا جس کو آج تك اس نے نہیں اپنا یا تھا _ اور وہ طریقہ یہ تھا کہ ولیعھدی کی پیشکش کرکے اہم ترین مخالف شخصیت کو اپنے مرکز قدرت میں آنے کی دعوت دے اور ان کو اپنا بالا دست

۔ لہذا نہ چاہنے کے با وجود اپنے وزیر (فضل ابن سہل) سے مشورہ کے بعد امام (ع) کو مدینہ سے مامون نے مرو بلایا اور ولیعہدی قبول کرنے کے لئے مجبور کیا_

مامون کے اس خلاف توقع اور نئے اقدام میں ابتداء میں اس کی حکومت کے لئے بڑی مشکلیں پوشیدہ تھیں جن میں سب سے بڑی مشکل یہ تھی کہ عباسیوں اور علویوں کی رائے اس اقدام کا استقبال نہیں کررہی تھی _ اس لئے کہ وہ لوگ یہ دیکھ رہے تھے کہ اس نے مسند خلافت تك پہنچنے کے لئے اپنے بھائي كو قتل كردیا اور خود بھی اہل بیت(ع) کے سخت ترین دشمنو نمیں شمار كیاجاتاتھا اس لئے مامون نے کسی بھی ممکنہ صورت سے اپنے صدق و اخلاص کو ثابت کرنے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات كئے :

1_سیاه لباس کو جو عباسیوں کا شعار تھا، جسم سے اتار پھینکا اور سبز لباس جو علویوں کا شعار تھا پہن لیا_

229

2_اس نے حکم دیا کہ امام رضا(ع) کے نام کے سکّے ڈھالے جائیں اور ہرشہر میں منجملہ ان کے مدینہ میں ان کے نام کا خطبہ پڑھا جائے _

3_اپنی بیٹی ام حبیبہ کو_ با وجود اس کے کہ امام (ع) سے چالیس سال چھوٹی تھی _امام _کی زوجیت میندے دیا_ 4_امام رضا(ع) اور علویوں کا بظاہر احترام واکرام کرنے لگا_

مامون مطمئن تھا کہ ان اقدامات میں سے کوئي بھی اقدام یہاں تك کہ امام (ع) کے لئے بیعت حاصل کرنا بھی اس کے نقصان کا سبب نہیں ہے _ اس سیاست کو اپنا نے کا مقصد یہ تھا کہ اس وقت فوراً علویوں کی شورش کو روك دیا جائے اور ایك طویل مدتی منصوبہ کے تحت امام _کو میدان سے الگ ہٹادیا جائے _

ولی عبدی کا واقعہ

امام رضا کی ولی عہدی کے واقعہ کو دو لحاظ سے دیکھنا چاہئے ، ایك تو اس زمانہ کی خلافت کی مشینری کی سیاست

کے اعتبار سے اور دوسرے امام کے نظریہ کے مطابق

الف خلافت کی سیاست کے اعتبار سے

ولی عہدی کے مسئلہ میں مامون کے چند مقاصد پوشیدہ تھے ان میں سے اہم ترین مقاصد کی طرف اشارہ کیا جارہا ہے _ 1 _ امام رضا _کی شخصیت سے جو خطرہ تھا اس سے اپنے آپ کو بچالینا _

2_امام رضا _کو اپنے زیر نظر رکھنا اور شاید مامون نے اپنی بیٹی سے آپ کی شادی اسی وجہ سے کی تھی کہ ان کی بیرونی سرگرمیوں کو زیر نظررکھنے کے علاوہ ان کی داخلی زندگی میں بھی ایك نگہبان معین کردے جو ہمارے لئے بھی قابل اطمینان ہو اور ان کا بھی اعتماد حاصل کرلے _

230

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ امام _کو مرو بلاتے ہی اس نے جاسوسوں کو معین کرد یا منجملہ ان کے ہشام ابن ابر اہیم راشدی جو امام _کے نزدیك ترین افراد میں سے تھا اور امام _کے امور اسی کے ہاتھ سے انجام پاتے تھے وہ فضل ابن سہل اور مامون سے رابطہ پیدا کرکے اپنی مخصوص حیثیت کو ان کے سامنے بیان کرتاہے اور مامون اس کو (عمومی رابطہ کا ذمہ دار) امام (ع) کا نگہبان بنا دیتا ہے اس کے بعد امام _سے وہی ملاقات کرسکتا تھا جس کو ہشام چاہتا _نتیجہ یہ ہوا کہ امام کے گھر میں ہوتا اس کی خبر ہشام مامون کو دیتا _(25)اور وہ اس طرح امام کے شیعوں اور رشتہ داروں کو مکمل طور پر پہچانتا تھا

3_معاشرتی زندگی اور عوام کے مراکز سے امام کا رابطہ منقطع کردینا _ تا کہ اس طرح آپکے چاہنے والے آپ تك نہ پہنچ سکنے کی وجہ سے پراکندگی کا شکار ہو جائیں _

4_امام کی معنوی حیثیت اور نفوذ سے علویوں کی شورشوں کو ختم کرنے اور عباسیوں کے خلاف لوگوں کے غیظ و غیظ و غضب اور کینہ کو ختم کرنے میں فائدہ حاصل کرنا _ اس نے یہ سمجھاتھا کہ آپ کی شخصیت کا جتنا معنوی نفوذ ہے اور جتنی عوامی پشت پناہی آپ کو حاصل ہے آپ سے اپنا سلسلہ جوڑ کراتنی ہی جگہ اس کی حکومت بھی لوگوں کے در میان پیدا کرلے گی

5_اپنی حکومت کو شرعی حیثیت دینا: اس لئے کہ علویوں کے علاوہ _ جو حکومت بنی عباس کی حکومت کی بنیاد کو غیر شرعی سمجھتے تھے _جو لوگ مامون کے ذریعہ قانونی خلیفہ یعنی امین کے قتل کی وجہ سے _ خلافت بنی عباس کو مانتے ہوئے _ بھی وہ مامون کی خلافت کو شك و تردید کی نظر سے دیکھتے تھے _ اس لئے بہت سے لوگوں نے مامون کی بیعت نہیں کی تھی (26)

6_ اہل بیت کی الہی رہبری کو داغدار کرنا اور امام رضا کی اجتماعی اور معنوی حیثیت کو چکنا چور کردینا _ اس لئے کہ مامون یہ سمجھتاتھا کہ امام (ع) کا ولی عہدی کو قبول کر لینا آپ کی معنوی رہبری کو بہت نقصان پہنچائے گا اور امام پر لوگوں کا اطمینان ختم ہو جائے گا

خاص طور پر سن کے اس فرق کی وجہ سے جو امام (ع) اور مامون کے در میان تھا _ امام _مامون

231

سے 22سال بڑے تھے (اب ایسی صورت میں)ولی عہدی قبول کرلینے کو لوگ امام کی دنیا پرستی پر محمول کرتے _ اس لئے کہ اس مسئلہ کو اہل بیت (علیہم السلام) کے اس نظریہ اور نعرہ کے خلاف پاتے جو وہ بلند کیا کرتے تھے _ آٹھوینامام (ع) نے مامون کے ساتھ اپنی ایك گفتگو میں اس نقشہ کی طرف اشارہ کیا ہے :آپ(ع) فرماتے ہیں :تم یہ چاہتے ہو کہ لوگ کہنے لگیں کہ علی ابن موسی الرضا (ع) دنیا سے روگرداں نہیں ہیں ، یہ دنیابی تو ہے جوان تك آئي ہے ، کیا تم لوگ نہیں دیکھتے کہ انہوں نے کس طرح خلافت کی طمع میں ولی عہدی قبول کرلی (27)

دوسری طرف مامون کو یہ معلوم تھا کہ امام (ع) کا حکومت کا مشینری میں داخل ہونا_ ان تمام خرابیوں اور عظیم انحرافات کے بعد _ اصلاح کا باعث نہیں بنے گا وہ چاہتا تھا کہ امام (ع) کو ایسی جگہ پر لایا جائے تا کہ لوگوں کو سمجھایا جا سکے کہ امام (ع) امر خلافت کے لائق نہیں ہیں

مامون نے حمید ابن مهران اور دوسرے عباسیوں کے جواب میں جو امام رضا کو ولی عہدی سپردکرنے پر سرزنش کررہے تھے ، اپنے بعض مقاصد کو شمار کرتے ہوئے اعتراف کیا ہے کہ ...یہ ہم سے پوشیدہ اور دور تھے اپنی طرف

لوگوں کو دعوت دیتے تھے ہم نے چاہا کہ ان کو اپنا ولی عہد قرار دیں تا کہ ان کی دعوت ہمارے لئے ہوجائے اور یہ ہماری سلطنت و خلافت کا اعتراف کرلیں اور ان کے شیدائی یہ سمجھ لیں کہ جس چیز کا وہ دعوی کرتے ہیں ان میں وہ چیز نہیں ہے _ہم کو یہ خوف تھا کہ اگر ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے تو یہ ہنگامہ بر پا کردیں گے _ ایسا ہنگامہ جس کو ہم لوگ نہیں روك سكتے اور یہ ایسی صورت حال پیدا کریں گے کہ جس کے مقابلہ کی تاب ہم میں نہیں ہے _(28)

ب:امام کے نکتہ نظر سے

امام (ع) کو پہلے مامون کی پیش کش کا سامنا ہوا لیکن امام (ع) نے بڑی شدت سے اس کو قبول کرنے

232

سے انکار کیا اور جواب میں فرمایا: "اگر خلافت تمہارا حق ہے تو تم کو یہ حق نہیں ہے کہ خدا کے پہنائے ہوئے اس لباس کو اپنے جسم سے اتار کردوسرے کے جسم پر پہنادو اور اگر تمہارا حق نہیں ہے تو اس چیز کو کس طرح تم دے رہے ہو جو تمہاری ملکیت نہیں ہے "_(29)

مامون نے ولی عہدی کی پیش کش کی اور امام _کو ہر طرح سے اسے قبول کرنے پر مجبور کیا اس نے کہا : "عمر ابن خطاب نے اپنے بعد خلافت کے منصب کے لئے ایك شوری (کمیٹی) بنائی اور انکو حکم دیا کہ جو مخالفت کرے اس کی گردن اڑادینا _ اب جو میں نے ارادہ کیا ہے اس کو قبول کرلینے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے ور نہ میں آپ کی گردن اڑادوں گا_امام (ع) نے اس کی پیش کش کو چند بار ٹھکرانے کے بعد بجبرو اکراہ ، مشروط طریقہ پر ولی عہدی کو قبول کرلیا(30)_مامون نے 5رمضان 201ھ ق کو امام (ع) کی ولی عہدی اور بیعت کا جشن منایا _

مسئلہ ولی عہدی کے بارے میں امام (ع) کا موقف واضح ہوجانے کیائے ہم مختصر طور پر _ تین موضوعات کی تحقیق کریں گہ

1 امام(ع) کی ناراضگی کے دلائل

2 ولی عہدی قبول کرنے کے دلائل

3 امام(ع) کا منفی رویہ

امام (ع) کی ناراضگی کے دلائل

1_ریان ابن صلت نقل کرتے ہیں کہ میں نے امام رضا کی خدمت میں عرض کیا :اے فرزند رسول کچھ لوگ کہتے ہیں کہ آپ نے مامون کی ولی عہدی کو قبول کرلیا ہے جبکہ آپ دنیا کی نسبت زہد اور بے رغبتی کا اظہار فرما تے ہیں ؟امام نے فرمایا:"یہ کام میری خوشی کا باعث نہ تھا لیکن میں ولی عہدی قبول کرنے اور قتل کئے جانے کے در میان قرار دیا گیا مجبورا میں نے ولی

233

عبدی کو قبول کیا ..."(31)

2_ محمد ابن عرفہ نقل کرتے ہیں کہ میں نے امام (ع) سے عرض کیا اے فرزند رسول خدا(ص) آپ (ع) نے ولی عہدی کو کیوں قبول کیا ؟آپ (ع) نے فرمایا :اسی دلیل سے جس دلیل سے میرے جد علی (ع) کو شوری میں شرکت کرنے پر آمادہ
 کیا گیا تھا "_(32)

3_امام (ع) کے خادم یاسر نقل کرتے ہیں کہ: امام (ع) کے ولی عہدی کو قبول کرلینے کے بعد میں نے ان کو دیکھا کہ آپ ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کرکے فرماتے تھے: خدایا تو جانتا ہے کہ میں نے بجبرو اکراہ اسے قبول کیا ہے _لہذا مجھ سے مؤاخذہ نہ کرنا جس طرح تو نے اپنے بندہ یوسف کا_ جب انہوں نے مصر کی حکومت کو قبول کیا _ مؤاخذہ نہیں کیا _ (33)

ولی عہدی قبول کرنے کے دلائل:

ولی عہدی کو ان شرطوں کے ساتھ قبول کرنا جو امام(ع) نے رکھی تھیں ، اس زمانہ کی سیاسی اور اجتماعی مصلحت کا تقاضا تھا ور نہ اگر کوئی بھی مصلحت اس کے قبول کرنے میں نہ ہوتی تو امام (ع) قبول ہی نہ کرتے چاہے نتیجہ میں ان

کا خون ہی کیوں نہ بہادیا جاتا اس موضوع کو واضح کرنے کے لئے چند نکات پیش کیے جاتے ہیں _

1 _ انکار کی صورت میں امام(ع) کو جو قیمت ادا کرنی پڑتی وہ صرف ان کی جان نہ تھی بلکہ آپ کے پیروکار سب کے سب واقعی خطرے میں پڑجاتے اور اس سے کوئی مطلوبہ نتیجہ بھی ہاتھ نہ آتا _

2 شیعوں کی امامت کی حگہ اس وقت تک زندانوں اور شہادت گانوں کے اندر بی تھی اور شیعہ جو خلافت اسلامی کے ایا

2_شیعوں کی امامت کی جگہ اس وقت تك زندانوں اور شہادت گاہوں كے اندر ہی تھی اور شیعہ جو خلافت اسلامی كے اہل تھے _ امير المؤمنين كے زمانہ كے علاوه _ كبھی بھی قانونی حیثیت (ظاہری حیثیت) ان كو نہیں ملی تھی كہ وہ تخت خلافت كے دامن میں ترقی كریں اور راستہ طے كریں _

234

سلف كے مسلسل جہاد اور ان كے خون پاك كى قيمت تهى كہ يہ حيثيت امام على ابن موسى الرضا (ع)كى بلند و بالا شخصيت ميں اجا گر بوئي تهى لہذا اس سے فائدہ اٹھا نا چاہئے تها تا كہ لوگ يہ نہ سو چ بيٹھيں كہ اہل بيت (ع) _ جيسا كہ لوگوں نے مشہور كر ركها ہے _ صرف عالم اور فقيہ ہيں جن كا سياست اور عملى ميدان ميں كوئي حصہ نہيں ہے اور شايد ابن عرفہ كو امام (ع) كا جواب بهى اس بات كى طرف اشارہ ہو _

امام کا منفی رویہ

امام (ع) نے مامون کی بہانہ بازی والی سیاست کو پہچان کر شروع ہی سے ، یہاں تك کہ ولی عہدی قبول کرنے سے پہلے ہی مامون کی مشینری کے مقابل منفی موقف اختیار کیا نمونہ کے طور پران میں سے کچھ مواقف پیش کئے جارہے ہیں _ 1_مامون کی خواہش یہ تھی کہ آپ اپنے خاندان میں سے جس کو چاہیں اپنے ہمراہ لائیں لیکن اس کے برخلاف امام (ع) یہ تبانے کے لئے کہ یہ ایك زبر دستی کا سفر ہے اور مجھ کو وطن سے دور کیا جارہا ہے _ اپنے خاندان میں سے کسی کو حتی اپنے امام جواد(ع) کو بھی اپنے ساتھ نہیں لائے اور گھرسے نكاتے وقت انہوں نے اپنے خاندان والوں سے اپنے سامنے گر یہ کرنے کی خواہش کی _(34)

235

2_ امام _مدینہ سے "مرو"کے راستہ میں جب نیشاپور پہنچے تووہاں علماء اور مختلف گروہ کے لوگوں نے استقبال کیا امام (ع) نے ان کی خواہش پر اس حدیث کو بیان فرمایا جو"سلسلة الذہب "کے نام سے مشہور ہے :

" ...الله عزوجل يقول : لاالم الا الله حصنى فمن قالها دخل حصنى و من دخل حصنى امن من عذابي "(35)

خداوند عالم فرماتا ہے کہ کلمہ توحید میراقلعہ ہے جو اس کلمہ کو پڑ ہے وہ میرے قلعہ میں داخُلُ ہوگیا اور جو میرے قلعہ میں داخل ہو گیا وہ میرے عذاب سے محفوظ ہوگیا_

جب حدیث ختم ہوگئی تو امام(ع) نے اپنی سواری آگے بڑ ھادی لیکن چند قدم چلنے کے بعد پھرٹھہرے اور سر کو کجاوہ سے باہر نکال کر فرمایا:"بشروطھا و انا من شروطھا" کلمہ توحید کے کچھ شرائط ہیں اور منجملہ ان شرائط کے میں ہوں اس مقام پر امام (ع) نے ولایت کے مسئلہ کو توحید کے بنیادی مسئلہ کے ساتھ بیان فرمایا اور جملہ "انا من شروطھا" کے ذریعہ آپ (ع) نے بنیادی اور کلی موضوع کی نشاندہی فرمائی، اسی وجہ سے آپ(ع) نے روایت بیان کرنے سے پہلے اس روایت کے سلسلہ کو بھی بیان فرمایا اور لوگوں کے کثیر مجمع کو یہ سمجھایا کہ امت کی رہبری اور ولایت کا تعلق مبدا اعلی اور خدا سے ہے _ اس طرح آپ (ع) نے اپنی امامت کو خدا کی طرف منسوب کرکے حکومت مامون کی مشرو عیت پر خط بطلان کھینچ دیا_

3_امام (ع) نے ولی عہدی کو قبول کرنے کے لئے کچھ شرطیں رکھیں اور فرمایا (ولیعہدی) مجھے قبول ہے لیکن اس کی شرط یہ ہے کہ میں امر و نہی کر نیو الا اور مفتی و قاضی نہیں رہوں گا کسی کو معزول و منصوب نہیں کروں گا اور کسی چیز کو تبدیل نہیں کرونگا (36)

امام (ع) نے یہ منفی موقف اختیار کرکے مامون کے بعض مقاصد پر خط بطلان کھینچ دیا اس لئے کہ اس روش کو اختیار

کرنا مندرجہ ذیل باتوں کی دلیل ہے:

236

الف _لوگوں کے ذہنوں میں بہت زیادہ شبہ اور ابہام کا پیدا کرنا اور نتیجہ میں مامون کو متہم کردینا _ ب_مامون حکومت کی شرعی حیثیت کو ختم کرنا_

ج_اپنی پارسائی اور زبدکااثبات

4_نماز عید اور امام کا موقف_

مامون نے امام (ع) سے چاہا کہ نماز عید پڑھادیں آپ (ع) نے جواب دیا کہ میرے اور تمہارے درمیان جو شرطیں ہیں ان کی بنا پر تم مجھ کو معذور سمجھو_ مامون نے کہا "اس سے ہمارا مقصدیہ ہے کہ لوگ مطمئن ہو جائیں اور آپ کی فضیلت کو پہچان لیں

امام (ع) نے جب مامون کا اصرار دیکھا تو فرمایا کہ اگر مجبوراً مجھے اس کام کے لئے جانا ہی پڑا تو میں نماز ادا کرنے کے لئے رسول خدا (ص) اور حضرت امیرالمؤمنین (ع) کی طرح نکلونگا

مامون نے قبول کیا اور حکم دیا کہ حکام ،درباری اور عام افراد عید کی صبح کو امام رضا(ع) کے گھر کے پاس حاضر ہوں_

عید کی صبح ہوئی ، امام (ع) نے غسل فرمایا اور سفید عمامہ مخصوص انداز سے اپنے سر پر رکھا اپنے آپ کو خوشبو سے معطر کیا ، ہاتھ میں عصالیا اور ننگے پیر اس حالت میں کہ اپنے لباس کے دامن کو آدھی پنڈلی تك اوپر اٹھارکھا تھا نكلے اور اپنے گھر کے افراد کو بھی آپ(ع) نے حکم دیا کہ اسی انداز سے باہر نكلیں اس کے بعد سر کو آسمان کی طرف بلند کرکے آپ (ع) نے تكبیر کہی ، آپ (ع) کے ساتھ چلنے والوں نے بھی آپ (ع) کی آواز سن کر تكبیر کہی _ لشکر کے کمانڈر ، مملکت کے اعلی عہدوں پر فائز افراد اور عوام گھر سے با ہر نہایت سج دھج کے ساتھ منتظر کھڑے تھے جب امام (ع) کو ایسی حالت میں دیکھا تو سواریوں سے اتر پڑے اور پیروں سے جوتے نكال ڈالے _ امام (ع) تكبیروں کو بار بار دہرا تے رہے اور جم غفیر،ان کے ساتھ تكبیر کہتارہا _ما حول میں ایسی عظمت برس رہی تھی اور ایسا شور ہورہا تھا جیسے آسمان وزمین، در و دیوار شہر مرو، ان کے ساتھ تكبیر کہہ رہے ہوں لوگوں میں ایسی کیفیت

237

تھی کہ بے اختیار نالہ و گریہ کی آواز بلند ہونے لگی _امام (ع) راستہ میں چلتے رہے لیکن ہر دس قدم کے بعد کھڑے ہوجاتے اور چار بار تکبیر کہتے _(37)

فضل بن سہل نے اس کی رپورٹ مامون کو دی اور اتنا اضافہ کیا کہ " اگر رضا (ع) اسی طرح بڑھتے رہے تو فتنہ و آشوب بر پا ہو جائے گا اور ہمارے پاس جان بچانے کا کوئي ذریعہ نہیں ہے آپ ان تك یہ پیغام بھیج دیں کہ لوٹ جائیں "_ مامون نے امام (ع) سے كہلو ا بھیجا كہ " ہم نے آپ كو زحمت دی آپ لوٹ جائیں جو پہلے نماز پڑھاتا تھا وہی نماز پڑھائے گا "

امام (ع) وہیں سے پلٹ گئے (38) او وہ لوگ جو آشفتہ اور پراگندہ تھے انہوں نے مامون کے نفاق اور عوام فریبی کو سمجھ لیا اور یہ جان لیا کہ مامون امام (ع) کے لئے جو کچھ کررہا ہے وہ فقط دکھا واہے اس کا ہدف صرف اپنے سیاسی مقاصد تك پہنچنا ہے _

شبهادت امام(ع)

مامون امام (ع) کی روز افزوں عزت ووقعت کو دیکھ کر ہمیشہ خوف زدہ رہتا تھا _ جب اس نے یہ سمجھ لیا کہ امام (ع) کو اپنے سیاسی اغراض و مقاصد کے لئے کسی طرح بھی استعمال نہیں کر سکتا تو اس نے امام (ع) کے قتل کا ارادہ کر لیا ، اس لئے کہ وہ جانتا تھا کہ جتنا زمانہ گذر تا جائے گا اتنی ہی زیادہ امام (ع) کی عظمت اور حقانیت نمایاں ہوتی جائے گی اور اس کا فریب و نفاق واضح ہوتا جائے گا _

دوسری طرف امام (ع) کو ولیعہدی کے لئے معین کرنے سے بنی عباس خلیفہ کے بارے میں برانگیختہ ہو گئے _ اتنا بر ہم ہوئے کہ مخالفت ظاہر کرنے کے لئے انہوں نے " ابراہیم ابن مہدی عباسی " کی بیعت کر لی _ (39) لہذا مخصوص منصوبہ کے تحت ماہ صفر کے آخر میں 203 ہ ق میں جب آپ (ع) کی عمر پچپن سال

238 کی تھی آپ (ع) کو زہر دے دیا _ (40) اور اپنے جرم پر پردہ ڈالنے کے لئے شہادت کی خبر پھیلنے کے بعد گریبان چاك ، سر پیٹنے آنكھوں سے آنسو بہاتے ہوئے امام (ع) کے گھر کی طرف دوڑا لوگ امام (ع) کی شہادت کی خبر سنتے ہی آپ (ع) کے گھر کے اردگرد جمع ہو گئے گریہ و نالہ کی آواز بلند تھی، مامون کو آپ کے قاتل کی حیثیت سے لوگ یاد کر رہے تھے اور بلند آواز سے فریاد کر رہے تھے کہ" فرزند رسول خدا قتل کردیئے گئے "(41) اور اپنے کو حضرت (ع) کے جسد مطہر کی تشییع کے لئے آمادہ کررہے تھے مامون نے محسوس کیا کہ اگر آپ کے جسد مطہر کی آشکارا تشییع کی گئی تو ممکن ہے کہ کوئی حادثہ پیش آجائے لہذا اس نے حکم دیا کہ اعلان کر دیا جائے کہ آج تشبیع نہیں ہو گی جب لوگ متفرق ہو گئے تو راتوں رات امام (ع) کو غسل دیا گیا اور ہارون کی قبر کے پاس جو باغ" حمید ابن قحطبہ " میں واقع ہے سپرد خاك كرديا گيا (42) 239 سو الات 1 آٹھویں امام (ع) کس تاریخ کو پیدا ہوئے اور کس تاریخ اور سن میں آپ نے امامت کا منصب سنبھالا ، آپ کی امامت کی مدت کتنی تھی اور اس مدت میں کتنے خلفائے بنی عباس کا زمانہ رہا ؟ 2 ہارون کی حکومت کے مد مقابل امام (ع) کا موقف کیا تھا اور آپ (ع) کے بعض اصحاب آپ کی جان کے سلسلہ میں کیوں خوف رکھتے تھے؟ 3 امین اور مامون کے درمیان کشمکش اور جھگڑے نے امام (ع) رضا کو کیا حیثیت اور موقع فراہم کیا 4 امام (ع) کی زندگی کے 18 مہینے میں کیا اہم اتفاقات رونما ہوئے اور یہ مسئلہ کس کی طرف سے اور کیوں اٹھا؟ 5 ولی عہدی کی پیش کش کے مقابل امام (ع) کا کیا موقف تھا؟ آب کے دو اقوال ذکر فرمایئے 6 آخر کار امام (ع) نے ولی عبدی کیوں قبول کی ؟ 7 نیشایور او رنماز عید کے واقعہ کی مختصر توضیح کیجئے ؟ 8 امام (ع) کس عمر اور تاریخ میں کس طرح شہید ہوئے ، شہادت کے بعد مامون کا کیا رد عمل رہا ؟ 240 حوالہ جات 1 كافى ج 1 /406 ،اعلام الورى 213، ارشاد مفيد /304 ، بحار جلد 49/ 3،3 فصول المهمم / 244 2 اس خاتون کا دوسرا نام تکتّم تھا 3 اعلام الورى / 313 4 اعلام الوري/ 316 كَافَى ج 1 / 249 ، ارشاد مفيد /306 ،الفصول المهمم 244 5 '' ... والامر الى ابنى على سمى على و علي''،/ اعلام الورى 318_317 ،كافى ج 252/1 _ 251 ،ارشاد مفيد 307 _ 306 _ 6 اعلام الوري/ 327 ، بحار جلد 49 /91_90 ،مناقب جلد 4/ 360 ،عيون اخبار الرضاج2 / 183_182_ 7 اعلام الوري/ 228، بحار جلد 49 /89 ،عيون اخبار الرضاج2 / 176،مناقب جلد 4/ 360 _ 8 ''انا قومٌ لا نستخدم اضيافنا'' كافي جلد 284/6، بحار جلد 102/49 9 مناقب جلد 4/ 362 بحار جلد 49/ 99 10 مه ان الرب واحدٌ و الاب واحدٌ والجزاء بالاعمال ، بحار جلد 49/ 101 ،كافي جلد 230/8 11 كافى جلد 6 / 298، بحار جلد 49/ 102 12 مناقب جلد 4/ 360 13 ان مناظروں کے بارے مینمعلومات حاصل کرنے کے لئے کتاب بحار جلد 49 / 198 کے بعد کے صفحات اور عیون اخبار الرضا جلد 95 165/1 ملاحظہ ہوں

14 ''بذا خير ابل الارض واعلمهم و اعبدهم ...'' عيون اخبار الرضا جلد 2/ 182 ، بحار ج 49 / 95

```
5 دائرة المعارف فريدو جدى جلد 4/ 250 ''ماده رضا'' مروج الذہب 3/ 441، كامل ابن اثير ج6 / 326، طبرى جلد 8/ 554_
                    16 ارشاد مفيد / 318 ،بحار جلد 49 / 113،115، مناقب جلد 340/4، اعلام الورى / 325، الفصول المهمم / 345_
 17 '' ... ان اخذبا رون من را سي شعرة فاشهدوا اني لست بامام ''كافي جلد 258/8 محرَّك مناقب جلد 4 / 329،آخر كار وبي بوا جو كم
                                                            امام نے فرمایا تھا ہارون کو امام پرہاتھ ڈالنے کی فرصت پانے کی
                                                                                                                   241
بجانے اپنے سپاہیوں کے ساتھ مشرقی ایران میں پیدا ہونے والی شورش دبانے کے لئے خراسان کی طرف سے گذرا راستہ میں بیمار
                                      بوا اور انجام كار 193 ه ميں طوس ميں انتقال كرگيا تاريخ ابى الفداء جلد 1 جزء دوم / 18''
 18 اس اختلاف کا سبب یہ تھا کہ ہارون نے امین کو اپنے بعد خلافت کے لئے مقرر کیا تھا لیکن اس کی شرط یہ تھی کہ وہ مامون کو
اپنا ولیعہد بنانے اور خراسان کے صوبہ کی حکومت اس کے حوالہ کردے لیکن امین نے ہارون کی موت کے بعد مامون کو ولی عہدی
   سے معزول کردیا اور اپنے بیٹے موسی کو اس عہدہ کے لنے نامزد کردیا یہی بات ان دونوں کے درمیان کشمکش اور خوں چکان
جنگ کا باعث بنی ، کامل جلد 227/6
19 امام کے بصرہ اور کوفہ کے سفر اور آپ کی خدمت میں پہونچ کر شیعوں کے استفادہ اور اسی طرح آپ کے مناظرہ کے بارے میں
                                                                                        بحار جلَّد 49/ 81 79 ملاحظہ ہوں
                            20 ...ولقد كنت بالمدينه و كتابي ينفذ في المشرق والمغرب ... بحار جلد 155/49 144،كافي ج 151/8
                     21 عيون اخبار الرضا جلد 162،161/2 الحياة السياسية لامام الرضا/146،مناقب ج 347/4،اعلام الورى /338
   22 یہ امام حسن مجتبی (ع) کی نسل سے تھے ،ابوالفرج نے جاہر جعفی سے روایت کی ہے کہ حضرت امام محمد باقر _نے ان کی
خروج کی خبر دی اور فِرمایا 199ھ میں ہم اہل بیت (ع) میں سے ایك شخص منبر كوفہ پر خطبہ پڑھے گا خدا اس كے وجود كى بنا پر
                                                              ملائکہ پر مباحات کرے گا تتمةالمنتهی /264،مقاتل الطالبین /348_
                                         23 ضحى الاسلام ج 3 /294، تاريخ طبرى جلد 350/8، الحياة السياسية لامام الرضا/183
                                                   24 الحياة السياسية لامام الرضا /183منقول از مقاتل الطالبين ،البدايہ والنهايہ
         25 الحياة السياسية لامام الرضا (ع) 214_213، بحار جلد 139/49، مسئد أمام رضا 78،77/1، عيون اخبار الرضاج 2 /152_
                                                                                 26 الحياة السياسية لامام الرضا/189 188
                                                       27 مناقب جلد 363/4 عيون اخبار الرضا جلد 139/2، بحارجلد 129/49
                                                                   28 انوار البهيم /207،مناقب ج 4 /367، اعلام الورى /343
                                                    29 مناقب ج 363/4،بحار ج 129/49،عيون اخبار الرضا جلد 139/2 138
                                                                                                                   242
            30 اس سلسلم مين ملاحظم بو مناقب جلد 363/4 362 363، بحار جلد 310/49 130/49 ميون اخبار الرضا جلد
             139/2 138 علام الورى /333_334 عنقريب ان شرائط كي طرف اشاره كيا جانے گا امام جن شرطوں كے قانل تھے _
                                                                        31 عيون اخبار الرضا جلد 136/2، بحار جلد 130/49
 32 عيون اخبار الرضا جلد 139/2،مناقب جلد 364/4، بحار جلد 140/49 شايد امام كا نظريه يه ربا بو كه لوگ ابل بيت كو سياست كے
                              میدان میں دیکھ لیں اور ان کو بھول نہ جانیں _ شاید اصل کی تشبیہ خفیہ مصالح پر مشتمل رہی ہو _
                                                                                  33 مناقب جلد 364/4، بحار جلد 49 /364
                                                       34 بحار جلد 117/49، مناقب جلد 340/4، عيون اخبار الرضا جلد 219/2
       35 بحار جلد 49/ 123_ مسند امام رضا جلد 59/1 "مقدمم "و 43 ،عيون اخبار الرضا جلد 2/ 132 134،الفصول المهمم/254
   36 مناقب جلد 363/4ارشاد مفيد /310،اعلام الورى /334'اجيبك الى ما تريد من ولاية العهد على انني لا امر و لاانهي و لا افتي و لا
                                                                        اقصى و لا اوى و لا اعزل و لا اغير شيئاً مما بو قائمً"
  37 تكبير كي صورت اس طرح تهي :الله اكبر ،الله اكبر على ما هدانا ،الله اكبر على ما رزقنا من بهيمة الانعام و الحمدالله على ما ابلانا
               38 ارشاد مفيد /313 312 الحياة السياسة الامام الرضا /353 353، عيون اخبار الرضا جلد 149/2 148 بحار جلد
                                                           260_261 134 اعلام الورى /336_337الفصول المهمة/261_260
                                                             39 عيون اخبار الرضا جلد 163/2،كامل ابن اثير جلد 327/6_341
```

تاریخ اسلام 4 (حضرت فاطمہ(س) اور ائمہ معصومین (ع) کی حیات طیبہ

40 بحار جلد 2/49،ارشادمفيد /304،مسند امام الرضا جلد1/10/1كافّي جلد 406/1،فصول المهمم/264

42 عيون اخبار الرضاجلد 244/2،مسند الامام الرضا جلد 131/1 130

41 قتل ابن رسول الله

باربوانسبق:

امام محمد تقى (ع)كى سوانح عمري

245

ولادت

امام رضا _كى عمر 45 سال سے زيادہ ہو چكى تھى ليكن ابھى تك آپ كے ہاں كوئي اولاد نہيں تھيں _
يہ بات شيعوں كے لئے جو كہ _ پيغمبر -(ص) اور ائمہ (ع) كى روايتوں كى بنا پر _ اس بات كے معتقد تھے كہ نويں امام
كو آٹھويں امام كا بيٹا ہونا چاہيئے اسى وجہ سے كبھى امام كى خدمت ميں پہنچ كر شيعہ اپنى تشويش كا اظہار كرتے اور
امام (ع) جواب ميں ان كا دل ركھتے ہوئے فرماتے تھے كہ " خدا ہم كو بيٹا دے گا _(1)
آخر كار انتظار كى گھڑياں ختم ہوئيں اور دسويں ماہ رجب 195 ھ ق كو آسمان ولايت كا نواں ستارہ طلوع ہوا (2) _ آپ كا
نام "محمد " كنيت "ابوجعفر " اور سب سے مشہور القاب " جواد" اور "تقي" ہيں _ آپ كى والدہ گرامى كا نام "سبيكہ " تھا
امام رضا (ع) نے ان كا نام " خيزران" ركھا _ آپ رسول خدا (ع) كى زوجہ جناب ماريہ قبطيہ كے خاندان سے تھيں _
اس خاتون كى عظمت و بزرگى كے لئے اتنا ہى كافى ہے كہ امام موسى ابن جعفر (ع) نے آپ كے گھرامام رضا _كے آنے
سے برسوں پہلے آپ كى بعض خصوصيات كو بيان فرمايا اور _ اپنے ايك صحابي _ ابن سليط سے كہا كہ اگر ان سے
ملاقات ممكن ہو تو ان تك ميرا سلام يہنجانا (3)

ابو یحیی صنعانی نقل کرتے ہیں کہ میں امام (ع) رضا کی خدمت میں حاضر تھا کہ لوگ امام جواد (ع) کو _ جو اس وقت کم سن تھے لے آئے حضرت(ع) نے فرمایا "یہ بچہ وہ مبارك بچہ ہے کہ ہمارے

246

شیعوں کے لئے اس سے زیادہ مبارك بچہ پیدا نہیں ہوا ہے _ (4) شاید امام کے قول کی دلیل وہی ہو جس کی طرف اس سے پہلے اشارہ ہو چکا ہے اس لئے کہ امام جواد (ع) کی پیدائشے نے شیعوں کی یہ تشویش ختم کر دی کہ امام رضا کا کوئی جانشین نہیں ہے چنانچہ آپ کی و لادت ایمان و اعتقاد کی

نے شیعوں کی یہ تشویش ختم کر دی کہ استواری کا سبب بنی (5)

تعيين امامت

ہر چند کہ نویں امام (ع) کی امامت محتاج بحث نہیں ہے اس لئے کہ رسول اکرم (ص) اور سابق ائمہ (ع) کے تصریحی بیانات کے علاوہ یہ بات بھی ہے کہ آپ (ع) آٹھویں امام (ع) کے ایك ہی بیٹے تھے اور آپ کے علاوہ خاندان علوی میں كوئي بھی اس الہی منصب کے لائق نہ تھا لیكن نمونہ کے طور پر آپ(ع) کی امامت کے سلسلہ میں امام رضا کے چند صریحی بیانات بیش كئے جارہے ہیں

صریحی بیانات پیش کئے جارہے ہیں _ 1_ " محمد ابن ابی عباد " نقل کرتے ہیں کہ میں نے امام رضا _سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ میرے بعد ابوجعفر میرے خاندان کے درمیان میرے وصی اور جانشین ہوں گے (6)_

3_" خیراني" اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں خراسان میں امام رضا_کے پاس تھا کسی نے آپ سے دریافت کیا ، اگر آپ کے ساتھ کوئی حادثہ پیش آجائے تو

کس کی طرف رجوع کیا جائے ؟

آپ نے فرمایا:" میرے بیٹے ابوجعفر کی طرف"گویا سوال کرنے والے نے حضرت امام جواد(ع) کی عمر کو کافی نہیں سمجھا _ اسی لئے امام (ع) نے اضافہ فرمایا کہ خداوند عالم نے حضرت عیسی بن مریم (ع) کو نبوت و رسالت کے لئے معین فرمایا جبکہ ان کی عمر ، ابوجعفر کی اس وقت کی عمرسے بھی کم تھی _(8)

والدكر ساته

امام جواد نے اپنی عمر کے تقریباً چھ سال (9) اپنے والد بزرگوار امام رضا(ع) کے ساتھ گذارے ، جس سال حضرت رضا (ع) کو خراسان بھیجا گیا آپ اپنے والد کے ساتھ مکہ تشریف لے گئے _ حالت طواف میں آپ نے نہایت غور اور دقت نظر سے اپنے پدر بزرگوار کے اعمال اور ایك ایك بات کا جائزہ لیا اور یہ محسوس کیا کہ آنحضرت (ص) اس شخص کی طرح خانہ خدا کو وداع کررہے ہیں جسے اب پھر دوسری بار لوٹ کر نہیں آنا ہے اس وجہ سے آپ _ جبکہ آپ کے چہرہ پر غم و اندوہ کے آثار تھے _ حجر اسماعیل کے اندر بیٹھے تھے اور امام رضا _کے خادم سے جس نے آپ کو وہاں سے اٹھانا چاہا فرمایا : میں یہیں رہوں گا اور اپنی جگہ سے حرکت نہیں کروں گا جب تك خدا کا حکم نہ ہو _ خادم نے یہ ماجرا امام رضا _سے بیان کیا امام (ع) بہ نفس نفیس اپنے بیٹے کے پاس پہنچے اور آپ (ع) نے فرمایا میرے خادم نے یہ ماجرا امام رضا _ سے بیان کیا امام (ع) بہ کیسے چلیں جبکہ ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ آپ (ع) کعبہ کو اس طرح وداع کررہے ہیں جیسے دوسری بار پلٹ کر نہیں آناہے (10)"

ایك معصوم بچے كى چھ سال كى عمر میں اس درجہ كمال اور ذاتى نبوغ كا اظہار ہو رہا ہے

248

آپ (ع) کی امامت

نبوت کی طرح امامت بھی ایك الہی عطیہ ہے جسے خداوند عالم اپنے منتخب اور لائق بندوں کو عطا كرتا ہے او اس بخشش و عطا میں سن و سال کا کوئي دخل نہیں ہے _ نویں اما م آٹھ یا نو سال کی عمر میں امت کی امامت اور رہبری کے منصب پر فائز ہوئے _

"معلّی بن محمد" نقل کرتے ہیں کہ امام رضا (ع) کی رحلت کے بعد میں امام جواد _سے ملا اور ان کے قد و قامت کو بغور دیکھا تا کہ شیعوں کے سامنے ان کی توصیف کر سکوں اسی اثنا ء میں آپ (ع) بیٹھ گئے اور فرمایا : " اے معلّی ، خدا نے امامت میں بھی نبوت کی طرح احتجاج کیا ہے اور فرمایا ہے:

" و اتنيناه الحكم صبيّا" (11)

ہم نے یحیی کو بچپن میں نبوت دی (12)

مكارم اخلاق و فضائل

ائمہ معصومین کی خصوصیتوں میں سے ایک حقیقتوں کی شناخت اور اس کا ادراك عام لوگوں کی قوت ادراك سے زیادہ تھا _ اس ذاتی نبوغ اور عقلی فروغ کے ظہور کے لئے بچپن بھی مانع نہیں تھا ، اسی وجہ سے ان حضرات کی زندگی اور ان کی عادتیں پیدائشے ہی سے دوسروں کے لئے اسوہ اور نمونہ قرار پاتی ہیں _ ان حضرات کی علمی برتری اور مراتب کمال کا علماء اور بزرگوں کا اعتراف ، اس حقیقت کی مؤید ہے _ امام محمد تقی (ع)کے اخلاقی فضائل کا گوشہ بیان کرنے سے پہلے اہل سنت کے علماء کاان کے بارے میں نظریہ بیان کرنا ضروری ہے _ سط ابن جوزی فرماتے ہیں : "محمد جواد (ع) علم ، تقوی ، پر ہیزگاری اور سخاوت میں اپنے والد بزرگوار کے راستہ پر سے _ ۔

249

" ابن تیمیہ" کا بیان ہے کہ محمد ابن علی جن کا لقب جواد تھا بنی ہاشم کے بزرگوں اور ممتاز شخصیتوں میں سے تھے وہ

سخاوت اور بزرگی میں مکمل شہرت رکھتے تھے اسی وجہ سے جواد نام پڑا (14)

الف جود وسخاوت

امام جواد _، بخشش و عطا اور کرامت کا مکمل مصداق تھے لوگ ان کے عطیوں او عنایتوں سے بہرہ ورہوتے تھے _ اس حقیقت کی نشان دہی " جواد(ع) " کے لقب سے ہوتی ہے " علی بن ابراہیم " اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں امام جواد (ع) کی خدمت مینتھا کہ " صالح ابن محمد" _ قم کے اوقاف کے متولی (15) _ وہاں آئے اور عرض کیا : میر ے آقا وقف کی آمدنی میں سے دس ہزار درہم حلال کر دیجئے ، اس لئے کہ ہم نے اس کو اپنے خاندان کے نفقہ میں خرچ کردیا ہے _ امام نے خندہ پیشانی سے فرمایا : میں نے حلال کیا _(16)

ب_ دوسروں کی مشکل کو حل کرنا

بست سجستانی (17) سے قبیلہ بنی حنیفہ کا ایك شخص نقل کرتا ہے کہ میں معتصم کی خلافت کے ابتدائي زمانہ میں مکہ کے سفر میں امام (ع) کے ساتھ تھا_ حکومت کی کچھ ذمہ دار افراد بھی دستر خوان پر حاضر تھے _ میں نے امام (ع) سے عرض کیا کہ آپ پر فدا ہوجاؤں ، میرے علاقہ کا حاکم آپ کے خاندان کے دوستداروں میں سے ہے اور خراج کے سلسلہ میں ، میں اس کے محکمہ کا قرضدار ہوں لیکن مجھ میں ادا کرنے کی طاقت نہیں ہے _ اگر آپ مصلحت سمجھیں تو اس کو ایك خط لکھ دیں تا کہ وہ اس سلسلہ میں ہمارے حق میں محبت کا ثبوت دے

امام (ع) نے فرمایا: کہ میں اس کو نہیں پہچانتا میں نے عرض کیا کہ:" جیسا کہ میں نے کہا کہ وہ آپ کا عقیدت مند ہے اس لئے یقینی طور پر آپ کا خط میرے لئے مفید ہو گا _ امام (ع) نے کا غذ قلم اٹھا یا اور لکھا حامل رقعہ نے تمہارے عقیدہ کی تعریف کی ، جان لو کہ اگر تم احسان اور نیك كام

250

کروگے وہ تمہارے لئے فائدہ مند ہو گا _ اس بنا پر اپنے برادران دینی کے ساتھ حسن سلوك اور نیکی کرو اور یہ جان لو کہ خداوند عالم ایك ذرہ برابر شے کے بارے میں بھی تم سے سوال کریگا(18)میں نے خط لیا اور چل پڑا جب خط کی اور میرے پہنچنے کی خبر سجستان کے انچار ج کے پاس پہنچی تو وہ شہر سے دو فرسخ دور تك میرے استقبال کے لئے آیا اس نے خط لیا اس کو چوما اور اپنی آنکھوں سے لگایا اور پوچھا تمہاری کیا حاجت ہے؟ میں نے اس سے اپنی پریشانی بیان کی اس نے حكم دیا کہ میرا نام قرض والے رجسٹر سے نكال دیا جائے _ اور جب تك وہ انچار ج كام پر رہا میرا ٹیكس معاف رہا _ اس کے علاوہ اس نے میری اچھی خاصی مدد کی اور جب تك وہ زندہ رہا اس خط کی بركت سے اس نے میرے حق میں نیکی اور حسن سلوك میں كوئي كمی نہیں كی (19)

[-1] محمد ابن سہل قمی " نقل کرتے ہیں کہ میں مدینہ گیا اور امام جواد (ع) کے پاس پہنچا اور میں نے چاہا کہ ان سے ایك لباس مانگ لوں لیکن میں مانگ نہ سکا ، میں نے اپنے دل میں کہا کہ اپنی خواہش لکھ کردوں پھر میں نے لکھ دیا ... لیکن میرے دل میں یہ بات گذری کہ خط کو نہ بھیجوں ، میں نے خط پھاڑ ڈالا اور مکہ کی طرف چل پڑا _ اسی حال میں ایك شخص کو میں نے دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں ایك رومال ہے اور وہ قافلہ میں مجھ کو ڈھونڈھ رہا ہے _ وہ مجھ تك پہنچا اور اس نے کہا: میرے آفا نے تیرے لئے یہ لباس بھیجا ہے _(20)

امام جواد (ع) کی شخصیت

امام جواد (ع) نے امامت کے انوار مقدس کے پر تو اور خدا کی عبادت و بندگی میں ایسی اجتماعی شخصیت اور حیثیت حاصل کی کہ جس کا اعتراف دوست و دشمن دونوں ہی کرتے ہیں _

آپ (ع) کے سخت ترین دشمن مامون نے آپ سے اپنی بیٹی کی شادی کے سلسلہ میں عباسیوں کے اعتراض کے جواب میں کہا : میں نے ان کا انتخاب اس لئے کیا ہے کہ میں نے کمسنی کے

251

باوجود علم و فضل میں ان کو سب سے ممتاز پایا (21)

آپ (ع) کی شخصیت اپنے پدر بزرگوار کے نزدیك ایسی تھی کہ " محمد ابن ابی عباد" _ كاتب امام رضا(ع) بیان كرتے ہیں

کہ امام رضا _اپنے بیٹے محمد کو ہمیشہ کنیت کے ساتھ یاد کرتے تھے (22) _ (اور جب امام جواد (ع) کا خط پہنچتا تھا) تو فرماتے تھے کہ "ابوجعفر نے مجھے لکھا ہے"(23)

" محمد بن حسن ابن عمار " نقل کرتے ہیں :

" دو سال تك میں مدینہ میں علی بن جعفر كى خدمت میں جاتا رہا انہوں نے جو روایت اپنے بھائي موسى ابن جعفر سے سنى تھى مجھ سے بیان كیا كرتے تھے اور میں لكھتا رہتا تھا

ایك دن میں مسجد نبوی میں ان كے پاس بیٹها تها كہ امام جواد(ع) تشریف لائے _ على ابن جعفر بغیر جوتے اور ردا كے اپنى جگہ سے اٹھے ، آپ كے ہاتھوں كو بوسہ دیا آپ كى تعظیم كى ، امام (ع) نے ان سے فرمایا اے چچا آپ بیٹھئے خدا آپ پر رحمت نازل كرے

انہوں نے کہا : اے میرے سردار : میں کیسے بیٹھ سکتا ہوں جبکہ آپ کھڑے ہیں ، جب علی ابن جعفر اپنی جگہ پلٹ آئے تو ان کے دوستوں اور ساتھیوں نے ان کی سرزنش کی اور کہا کہ آپ ان کے باپ کے چچا ہیں اور اس طرح ان کا احترام کرتے ہیں

علی ابن جعفر نے فرمایا : چپ رہو خدا نے اس سفید داڑھی کو _ اپنی داڑھی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے _ امامت کے لائق نہیں سمجھا اور اس جوان کو اس کے لائق پایا اور امام قرارد یا (کیا تم چاہتے ہو کہ) ان کی فضلیت کا انکار کردوں ؟ تم جو کہتے ہو میں اس سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں ، میں اس کا بندہ ہوں _(24)

خلافت کے مقابلہ میں امام(ع) کا موقف

آپ (ع) کے سات سالہ زمانہ امامت میں آپ (ع) کے ہم عصر ،مامون اور معتصم نامی دو خلفا ء تھے

252

ان کی حکومت کے زمانہ میں آپ کا موقف امام علی ابن موسی الرضا (ع) کے موقف کو جاری رکھنا تھا ، اور اس کی وجہ یہ تھی کہ خلافت کی مشینری کے موقف میں اتحاد پایا جاتا تھاجیسا کہ اس سے پہلے بیان ہو چکا ہے کہ امام رضا کی ولیعہدی سے امامت کا موقف بنی عباس کی طاقت کے مرکز تك پہنچ گیا تھا _ اور چونکہ حکومت نے اپنے موقف کو تبدیل نہیں کیا اس بنا پر بیٹھ رہنا درست نہ تھا

خلافت کی مشینری نے بھی اس مسئلہ کو بخوبی درك كرليا تھا اور امام رضا(ع) كو نماز عيد سے روك دينا بھی اسی حقيقت كی بنا پر تھا _ مامون اس سے ڈرتا تھا كہ ايك نماز پڑھا كر خلافت پر تصرف كرنے كے لئے امام (ع) كہيں زمينہ ہموار نہ كرليں _

شادی کی ساز ش

مامون نے بہت کوشش کی کہ امام رضا (ع) کو زہر دیا جانیوالا واقعہ بہت خفیہ اور پوشیدہ طور پر انجام پاجائے لیکن تمام پردہ پوشیوں اور ریا کاریوں کے باوجود آخر کار علویوں پر یہ بات آشکار ہو گئي کہ امام (ع) کا قاتل اس کے علاوہ اور کوئي نہیں تھا لہذا مامون بہت ناراض ہوا اور انتقام پر ا تر آیا_

انقلابیوں کی چارہ جوئی کرنے اور ان کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے مامون نے آٹھویں امام کے فرزند کے لئے مہربانی اور دوستی کا اظہار کیا اور زیادہ فائدہ حاصل کرنے کے لئے اس نے یہ ارادہ کیا کہ اپنی بیٹی " ام الفضل" کی شادی امام جواد (ع) سے کردے _ اور اس نے کوشش کی کہ امام رضا (ع) پر ولی عہدی تھوپ کر اس نے جو فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کی تھی اس رشتہ کو قائم کر کے وہی فائدہ حاصل کرلے _

بنی عباس کو مامون کے اس ارادہ سے خوف محسوس ہوا اور صورت حال کو قبل از وقت روکنے کے لئے جو امام رضا(ع) کے زمانہ میں بیدا ہو گئي تھی ، جمع ہو کر ایك وفد کی صورت میں مامون کے

253

پاس پہنچے اور کہنے لگے گذشتہ زمانہ میں ہمارے اور علویوں کے درمیان جو کچھ ہوا آپ اس سے اچھی طرح واقف ہیں اور آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ گذشتہ خلفاء نے ان کو شہر بدر کیا اور ان کی توہین کی ہے _ ہم اس سے پہلے امام رضا (ع) کی ولی عہدی سے فکرمند تھے لیکن خدا نے وہ مشکل حل کردی _

اب ہم آپ کو خدا کا واسطہ دیتے ہیں کہ آپ ہم کو دوبارہ غمگین نہ کریں اور اس شادی سے صرف نظر کریں اور اپنی بیٹی

کو بنی عباس کے کسی ایسے فرد سے بیاہ دیں جو اس رشتہ کے لائق ہو ، "مامون نے ان کے جواب میں علویوں کی بررگی ، خلفاء سابقین کی خطا اور ولی عہدی کے مسئلہ کی تائید کرتے ہوئے امام جواد(ع) کی تعریف کی اور بزرگی بیان کی او ر کہا کہ میں اس جوان کو تم سے زیادہ جانتا ہوں یہ ایسے خاندان سے ہیں جن کا علم خداداد ہے ، ان کے آباء و اجداد ہمیشہ علم دین و ادب میں لوگوں سے بے نیاز تھے (25)

یہ دوستی کا مظاہرہ اور مکارانہ ریاکاریوں کے ذریعہ اس شادی سے سیاسی مقصد حاصل کرنے کے علاوہ مامون کا اور کوئی مقصد نہ تھا ، جو مقاصد وہ حاصل کرنا چاہتا تھا ان میں سے چند کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے :

1_ اس کا ارادہ تھا کہ اس رشتہ سے دامن پر لگے ہوئے قتل امام رضا (ع) کے داغ کو صاف کردے اور اپنے خلاف علویوں کے اعتراضات اور قیام کو روك دے اور اہل بیت(ع) کے دوستدار و طرفدار کے عنوان سے اپنا تعارف کرائے _ 2 اپنی بیٹی کو امام (ع) کے گھر بھیج کر ہمیشہ کے لئے حضرت کے کاموں کی نگرانی کرنا

3_ مامون کا خیال خام یہ تھا کہ اس ازدواج کے ذریعہ امام (ع) کو عیش و عشرت کے دربار سے وابستہ کردیگا اور ان کو لہو ولعب اور عیش و عشرت والی زندگی گذار نے پر آمادہ کردے گا _ تا کہ اس راستہ سے امام (ع) کی عظمت اور تقدس کو ٹھیس پہنچائے اور آپ (ع) کو عصمت و امامت کے بلند مقام سے گرا کر لوگوں کی نظروں میں حقیر کردے _

254

" محمد ابن ریان" نقل کرتے ہیں کہ مامون نے بہت کوشش کی کہ امام کو لہو و لعب کے لئے آمادہ کرے لیکن کامیاب نہیں ہو ا _ اس کی بیٹی کی شادی کے جشن میں سو ایسی خوبصورت کنیزیں جو جواہرات سے بھرے ہوئے جام اپنے ہاتھوں میں لئے تھیں ، مامون نے ان سے کہا کہ امام(ع) کے آنے کے بعد ان کے استقبال کو بڑھیں ، وہ کنیزیں استقبال کو بڑھیں لئے تھیں ، مامون نے ان سے کہا کہ امام(ع) کے آنے کے بعد ان کے استقبال کو بڑھیں کوئی توجہ دیئےہاں وارد ہوئے اور آپ(ع) نے عملی طور پر یہ بتادیا کہ ہم ان کاموں سے بیزار ہیں (26)

مامون ان مقاصد اور دوسرے مقاصد تك پہنچنے كے لئے _ امام رضا(ع) كى شہادت كے ايك سال بعد 204 ق ميں امام جواد (ع) كو مدينہ سے بغداد لے آيا اور اس نے اپنى بيٹى كى ان سے شادى كردى اور اس بات پر اصرار كيا كہ امام بغداد ہى ميں اس كے مزيّن محلوں ميں زندگى گذاريں _

لیکن امام (ع) نے مدینہ واپس جانے پر اصرار کیا ، تا کہ مامون کے بنائے ہوئے نقشہ کو نقش بر آب کردیں اس وجہ سے آپ (ع) اپنی بیوی کے ساتھ مدینہ پلٹ گئے اور 220 ھ ق تك مدینہ میں مقیم رہے _

علمی اور ثقافتی کوششیں

امام جواد _نے بادل نخواستہ مختلف صورتوں میں خلافت کی مشینری کے زیر نگرانی زندگی گذاری مگر اس درمیان امکانی حد تك سماجی اور ثقافتی محاذوں پر كوششیں كرتے رہے _
ان محاذوں میں سے " بحث و مناظرہ" كا ایك محاذ ہے _ امام (ع) نے اس موقف میں اپنے پدر بزرگوار كی روش كو برقرار ركھا اور آپ (ع) نے ان جلسوں میں شركت كی جو مامون نے امام (ع) كی علمی اور ثقافتی حیثیت كو شكست دینے كے لئے منعقد كئے تھے اور حقائق و معارف اسلامی كے بیان كے

255

ساتھ ساتھ آپ (ع) نے دربار خلافت سے وابستہ فقاہت اور درباری قاضی القضاۃ کے چہرہ کو بے نقاب کیا _ مامون نے امام نہم کی امامت کے آغاز میں دوبار مجلس مناظرہ منعقد کی ایك مجلس میں جس میں بنی عباس کے بہت سے افراد ، نمایاں اور ممتاز درباری شخصیتیں موجود تھیں ، مامون نے _ اس زمانہ کے قاضی القضاۃ _ " یحیی بن اکثم" کو امام(ع) سے سوال کرنے کے کئے کہا _

اس نے پہلا سوال اس طرح کیا:

آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس نے حالت احرام میں شکار کیا ہو ؟ امام (ع) نے فرمایا (مسئلہ کی مختلف صورتیں ہیں) حرم کے اندر تھا یا باہر ، اس کو اس کا م کی حرمت کی خبر تھی یا نہیں ، عمداً اس نے شکار کیا یا سہواً ، غلام تھا یا آزاد ، شکار چھوٹا تھا یا بڑا ، اس نے پہلی بار ایسا کیا ہے یا دوسری بار ، شکار پرندہ کا تھا یا غیر پرندہ ،چھوٹا تھا یا بڑا ، شکار کے بعد اپنے فعل پروہ پشیمان تھا یا پھر کرنے کا ارادہ رکھتا تھا ، شکار رات میں کیا تھا یا دن میں ،اس کا

احرام عمره كا احرام تها يا حج كا؟

امام (ع) نے جب مسئلہ کی اس طرح عالمانہ شقیں بیان کیں اور اس کی یوں تشریح کردی تو یحی بن اکثم انگشت بدندان رہ گیا ، اس کے چہرہ پر شکست کے آثار نمایاں ہوگئے ، اس کی ز بان لکنت کرنے لگی اس طرح کہ وہ مذکورہ بالا صورتوں میں سے کسی صورت کا یقین نہ کر سکا _ حاضرین نے امام (ع) کی علمی صلاحیت و قدرت اور قاضی القضاة کی شکست کا اندازہ کر لیا (27)

امام جواد _مامون کے منعقدکئے ہوئے جلسوں کے علاوہ ضروری موقع پر اسلامی ثقافت کی توسیع اور شبہات و اشکالات کو دور کرنے کے لئے مختلف گوشہ و کنارسے مدینہ آئے ہوئے علماء اور دانشمندوں کے ساتھ بحث و گفتگو کرنے کیلئے بیٹھتے تھے ، نمونہ کے طور پر ایک مورد پیش کیا جاتا ہے : بغداد اور دوسرے شہروں کے اسی افراد حج کے بعد مدینہ کو چلے تا کہ امام(ع) جواد سے ملاقات کریں ، وہ لوگ پہلے عبدالله ابن موسی (امام کے چچا) سے ملے لیکن وہ ان کے مسائل کے جواب سے عاجز رہے اتنے میں امام جواد تشریف لائے اور آپ نے ان کے ایک مسئلہ اور

256

مشکلات کا جو اب عنایت فرمایا ، علماء نہایت مسرت کے عالم میں اس مجلس سے نکلے اور امام (ع) کے لئے دعا کی (28)

امام (ع) کے بچپن کو دیکھتے ہوئے ان جلسوں اور باتوں کے ضمن میں جو مسئلہ مناظرہ کے دونوں فریق کے در میان مورد توجہ تھا وہ آپ (ع) کی امامت کا مسئلہ تھا_

ایک طرف امام (ع) نے علمی مشکلات سے پردہ اٹھا یا اور امامت کے موقف کی تشریح اور حقائق کو بیان کرتے ہوئے ان لوگوں کو _ جو آپ (ع) کی کمسنی کی وجہ سے _ آپ (ع) کی امامت کے بارے میں شک اور تردد میں مبتلا تھے، حقیقت سے آشنا کیا اور ہر طرح کے شبہ اور ترددسے ان کے ذہنوں سے صاف کیا _ اور دوسری طرف عبدالله ابن موسی ، امام کے چچا و غیرہ جیسے افراد کو جو بغیر لیاقت اور صلاحیت کے اپنے کو امامت کی جگہ پر لارہے تھے ، عملی طور پر میدان سے دور ہٹا دیا اور ان کو گوشہ گیر بنادیا _

نمایاں افراد کی تربیت

امام جواد کے علمی اور ثقافتی کاموں میں سے ایك کام ایسے ممتاز افراد کی تربیت تھی جن میں سے ہر ایك ثقافت و معارف اسلامی کا ایك منارہ كہا جاتا تھا

مرحوم شیخ طوسی نے امام جواد (ع) کے شاگردوں ، راویوں اور اصحاب کی تعداد تقریباً ایك سو دس افراد بتائي ہے(29) _ _ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس زمانہ میں لوگوں کا حضرت سے ملنا كتنا محدود اور مشكل تھا_ لیكن اس کے با وجود انہیں محدود افراد میں کچھ روشن چہرے موجود بیں منجملہ انكے :

1 ابوجعفر ، محمد ابن سنان زبري

2 احمد ابن ابی نصر بزنطی

3_ ابو تمام حبيب ابن اوس طائي

257

4_ ابوالحسن ، على ابن مهزيار ابوازي

5_ فضل بن شاذان نیشاپوري

6 زکریا ابن آدم و غیره ہیں

امام (ع) کے مکتب کے پروردہ افراد میں سے ہر ایك کسی نہ کسی انداز سے پریشانی اور سختی میں مبتلا تھا _ عبداللہ ابن طاہر _ حاکم نیشاپور نے _ فضل بن شاذان کو نیشاپور سے باہر نکال دیا _ پھر اس کے بعد ان کی کتابوں کی تفتیش کی جب ان کتابوں کے مندر جات سے لوگوں نے اس کو آگاہ کیا _ تب اس کو اطمینان حاصل ہوا اور اس نے کہا کہ میں ان کے سیاسی عقیدہ کو بھی جانتا ہوں _(30)

ابو تمام بھی اس دشمنی سے نہ بچ سکے ، اس زمانہ کے امراء جو خود بھی اہل شعر و ادب تھے ، وہ بھی ان کے شعر کو سننے کے لئے تیار نہ تھے جبکہ آپ اس زمانہ کے بہترین شاعر تھے اور اگر کسی نے پہلے سے بتائے بغیر ان کا شعر

پڑھ دیا اور امیروں کو پسند آگیا تو یہ سمجھ لینے کے بعد کہ یہ ابوتمام کا شعر ہے فوراً اصلی نوشتہ کو پھاڑ ڈالنے کا حکم دیتے تھے (31)

معتصم کے دور حکومت میں

مامون کی موت کے بعد 218 ہ میں اس کا بھائي اس کی جگہ پر خلافت کے منصب بیٹھا اور امام جواد (ع) کے سلسلہ میں اس نے مامون والی ہی سیاست اختیار کی ، جب مدینہ میں امام کی فعالیت سے خوفزدہ ہوا تو وہ 220 ہ میں امام (ع) کو زبر دستی مدینہ سے بغداد لے آیا تا کہ نزدیك سے ان کی نگرانی کر سکے اسکی حکومت میں ایك شخص نے چوری کا اقرار كیا اور اس نے خلیفہ سے یہ خواہش ظاہر کی کہ الہی حدود جاری کر کے اس کو پاك کردیا جائے ، معتصم نے تمام فقیہوں کو جلسہ میں جمع کیا اور امام جواد کو بھی بلایا _

258

پہلے اس نے " ابن ابی داؤد" (32) سے سوال کیا کہ چور کا ہاتھ کہاں سے کاٹنا چاہیے ؟ ابن ابی داؤد نے کہا کہ " کلائی سے" اور اپنی دلیل میں قرآن کی آیت " فاغسلوا وجوہکم و ایدیکم … " پڑھی_ فقہا کا ایك گروہ ان کی موافقت میں تھا لیکن دوسرے گروہ نے ان کے نظریہ کی مخالفت کی اور کہا کہ کہنیوں سے ہاتھ کاٹنا چاہیے اور انہوں نے اپنے نظریہ کہ تائید میں آیہ " فاغسلوا وجوہکم و ایدیکم الی المرافق "(33) کو دلیل بنایا _ معتصم نے امام جواد (ع) کی طرف رخ کیا اور پوچھا " اس مسئلہ میں آپکا نظریہ کیا ہے ؟ امام (ع) نے فرمایا یہ لوگ اپنا نظریہ پیش کر چکے اب مجھے معاف رکھ_

معتصم نے اصرار کیا اور امام (ع) کو قسم دے کر کہا : آپ اپنا نظریہ بیان کریں _

امام (ع) نے فرمایا: چونکہ تم نے قسم دلائي ہے اس لئے میں اپنا نظریہ بیان کرتا ہوں دونوں فریقوں نے غلط فیصلہ کیا ہے _ کیونکہ چور کی فقط انگلیاں کاٹی جائیں گی _

آپ (ع) نے فرمایا : اس لئے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ سجدہ سات اعضاء پر واجب ہے _ چہرہ ، پیشانی ،دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں ،دونوں گھٹنے اور دونوں پیروں کے انگھوٹھے لہذا چور کا ہاتھ اگر کہنیوں سے کا ٹا جائے تو اس کا ہاتھ نہیں بچے گا کہ وہ سجدہ بجالائے اور دوسرے یہ کہ خدا فرماتا ہے کہ "انّ المساجد لله فلا تدعوا مع الله احداً"(34) سجدوں کی جگہیں خدا کے لئے ہیں پس خدا کے ساتھ کسی کو نہ پکارو" لہذا جو خداکیلئے ہے اس کو قطع نہیں کیا جائے گا

معتصم کو امام (ع) کا نظریہ پسند آیا اور اس نے حکم دیا کہ چور کی انگلیاں کاٹی جائیں _ "ابن ابی داود "_ جو خود اس واقعہ کے ناقل ہیں _ فرماتے ہیں کہ اس مجلس میں میں نے (شرم و حیا سے) موت کی تمنّا کی

وہ تین دن کے بعد معتصم کے پاس گیا او رکہا کہ چند دن پہلے والی نشست تمہاری حکومت کے لئے اچھی نہیں تھی، اس لئے کہ تمام علماء اور مملکت کے بزرگ افراد کے سامنے تم نے ابوجعفر (ع) کے

259

فتوی کو_ جن کو آدھے مسلمان اپنا پیشوا مانتے ہیں اور امر خلافت کے لئے تم سے زیادہ مناسب سمجھتے ہیں _ دوسروں کے نظریہ پر ترجیح دی _ یہ خبر لوگوں کے در میان پھیل گئی اور خود ان کے شیعوں کے لئے برہان بن گئی ہے _ معتصم جو پہلے ہی سے ہر طرح کی دشمنی اپنے دل میں رکھتا تھا اور امام (ع) کو راستہ سے ہٹانے کے لئے موقع کی تلاش میں رہتا تھا ، اس کو ابن ابی داود کی باتوں سے سخت جھٹکالگا اور امام (ع) کو قتل کرنے کے بارے میں سوچنے لگا (35)

آخر کار اس نے اپنے منحوس منصوبہ کو عملی جامہ پہنادیا اور امام جواد کو جن کی عمر شریف 25 سال سے زیادہ نہ تھی آخر ذی القعدہ 220 ه ق میں آپ (ع) کو بغداد بلایا اور زہر سے شہید کردیا (36) آپ (ع) کے جسد اطہر کو آپ (ع) کے جد گرامی قدر حضرت امام موسی ابن جعفر (ع) کے پہلو میں سپرد لحد کیا گیا آج بھی ان دونوں اماموں کا مزار مقدس کاظمین کے نام سے مشہور ہے

سوالات

```
1 حضرت امام محمد تقی (ع)کس تاریخ کو بیدا بوئے اور ان کی پیدائیش سے پہلے شیعہ کیوں تشویش میں مبتلا تھے؟
       2_امام جواد نے اپنی عمر کے کتنے دن اپنے والد کے ساتھ گذار ئے کیا اس زمانہ کا کوئی واقعہ آپ کو یاد ہے ؟
3 امام جواد(ع) کس عمر میں منصب امامت پر فائز ہوئے ، کیا آپ (ع) کی عمر عہدہ امامت کی ذمہ داری قبول کرنے کی
                                                  متقاضى تهى ، اس سلسلہ میں امام (ع) كر ايك بيان كو ذكر كيجئر؟
                   4 امام کی امامت کے ابتدائی زمانہ میں مامون نے کون سا اقدام کیا اور اس سے اس کا کیا مقصد تھا؟
                                                           5 مامون کی خلافت کے مقابل امام (ع) کا کیا رو یہ تھا؟
                                             6 اسلامي علوم و ثقافت كي نشر و اشاعت مين امام(ع) كا كيا كردار ربا ؟
                                7 معتصم نے امام (ع) کو کیوں بغداد بلایا اور پھر آپ (ع) کے قتل کادر پے کیوں ہوا؟
                                                                8_ امام جواد _کس تاریخ کو اورکیسر شہید ہوئے ؟
                                                                                                            261
                                                                                                      حوالہ جات
                                                                 1 انوار المديم/227، بحارج 15/5 منقول از عيون المعجزات
                  2 بحار جلد 7،11،13،14/50 ایك قول كى بنا پر اسى سنہ میں رمضان كے مہینہ میں آپ كى ولادت ہوئي تھي
                                                                                 3 بحار جلد 11/50،انوار البهيم /225
                                            4 كافى ج 252/1'فى باب النص على ابى الحسن الرضا''انوارالبهيّم /226 225
5 اور یہ بھی احتمال ہے کہ مذکورہ بالا قول سے امام کا مقصدیہ ہو کہ بچپن میں حضرت امام جواد (ع) کی امامت سے شیعوں کیلئے
          یہ بات روشن بوگئی کہ پیغمبر (ص) کی طرح یہاں بھی عمر کا سوال نہیں ہے اور ان کا علم خدا کی طرف سے ہوتا ہے ۔
                                                                                      6 عيون اخبار الرضاج242/2
```

8 ارشادمفید /139، کافی ج1 /259_315،355_

9 امام رضا (ع) کی عمر کیے آخری دو سال 201 سے 203 تك مراد نہیں ہیں جب آپ کو خراسان لیے جایا گیا_ 10 '' ...كيف اقوم و قد ودّعت البيت و داعاًلارجوع بعده ''،كشف الغمم ج 153/3 152،سيرة الائم الاثنا عشر ج2 /443،انوار البهيّم 202/

11 سوره مريم /11

12 ارشاد مفيد /325،مناقب جلد 389/4 13 'او كان على منها ج ابيه في العلم و التقى و الزهد و الجود 'اتذكرة الخواص 321

14 ''محمد بن على الجواد كان من اعيان بني هاشم و بو معروف بالسخاء و السود ولهذا سمتى الجواد'' منهاج السنة ج 137/2

15 جو وقف حضرت کے نام سے تھا آپ اس وقف کے متولی تھے

پر ہوتا تھا _ ہرات سے 80 فرسخ ہے _ر_ك ،معجم البلدان و المنجد باب اعلام ،كلمہ بست و

262

18 اما بعد فان موصل كتابي هذا ذكر عنك مذهباً جميلاً و ان مالك من عملك ما احسنت فيه فاحسن الى اخوانك و اعلم ان الله عزوجل سانلك عن مثاقيل الذر و الخردل

19 بحار جلد 50 / 87 86، انوار البهيية/238 237

20 بحار جلد 44/50 منقول از خرائج راوندى 21 ''اخترته لتبريزه على كافة اهل الفضل في العلم و الفضل مع صغر سنَّه'' بحارج 75/50

22 عرب احتراماکسی کو اس کی کنیت سے پکارتے ہیں _

23 عيون اخبار الرضاجلد 242/2

```
24 ''نعوذ بالله مما تقولون ، بل انا لم عبد ''كافي ج 258/1_انوار البهييم /228_227_
 25 "انى اعرف بهذاالفتى منكم و انّ اهل هذالبيت علمهم من الله و مواده و الهامم ،لم تزّل آبائه اغنياء في علم الدين و الادب عن الرعايا
  الناقصہ عن حد الكمال " بحار 75/50 74،ارشاد /320 319،كشف الغمہ جلد 144/3/ 143 مناقب جلد 38/38/ 380 اعلام الوري
۔151 اسی جلسہ میں مامون نے ایك مناظره كا انعقاد كيا تھا اس واقعہ كو ''علمي اور ثقافتي كوششيں ''كے عنوان كے ذيل ميں بيان
                                                          26 بحار جلد 63/50_61_61_413 396/4 كافى جلد 414/1 413_413_
 27 ارشاد مفيد /321 320، مناقب جلد 381/4، اعلام الورى /352 351 بحار جلد 76/50 75 ، كشف الغمم جلد 145/3 144، فصول
المهمہ/268 البتہ اس نشست میں دوسرے مباحث بھی آنے منجملہ ان کے امام کا یحیی بن اکثم سے سوال اور یحیی کا امام کے جواب
 میں عاجز رہ جانا اور مذکورہ بالامسئلہ کے شقوں سے متعلق امام کے جواب کو اختصار کو مد نظر رکھتے ہوئے پیش نہیں کیا گیا
                                                                                       ہے _
28 بحار ج 50 /100
29 رجال شیخ طوسی /409 _397_
20 رجال شیخ طوسی /208
                                                                                             30 رجال کشی /539 538
                                                                                                                  263
                                                                                         31 مروج الذہب جلد 485/3 483
                               32 مامون،معتصم،واثق اور متوکل کے زمانہ کے بغداد کے بڑے قاضی القضا میں سے ایك تھے
                                                                                                     33 سوره مانده /6_
                                                                                                       34 سوره جن/28
                                           35 بحار جلد 7/50 ك،منقول ازتفسير عياشي ج 320/1_319،انوار البهية/243_241
    36 بحار جلد 50/ 1 بعض روایتوں میں یہ آیا ہے کہ معتصم نے مامون کی بیٹی ام الفضل کے ذریعہ امام کو زہر دے دیا بحار جلد
                                                                                          10/50و اعيان الشيعة ج 36/2_
                     تاریخ اسلام 4 (حضرت فاطمہ(س) اور ائمہ معصومین (ع) کی حیات طیبہ
                                                                                                                  265
                                                                                                           تيربوانسيق:
                                                                                   امام على النقى (ع) كى سوانح عمري
```

267

ولادت

شیعوں کے دسویں امام 15 ذی الحجہ 212ھ ق کومدینہ کے"صریا" (1)نامی قریہ مینپیدا ہوئے_(2)آپ (ع) کا اسم گرامی "علی"اورسب سے مشہور القاب "نقی"اور "ہادی" ہیں اور آپ (ع) کی کنیت "ابوالحسن" ہے _ آپ (ع) ابوالحسن ثالث کے نام سے مشہور ہوئے _(3)

نویں امام کے والد گرامی امام جواد _تھے اور آپ کی والدہ "سمانہ"ایك بافضیلت و با تقوی خاتون تھیں آپ مقام و لایت سے آشنائی رکھنے والی اور خلافت الہی کی زبر دست دفاع کرنے والی خاتون تھیں _ خود امام ہادی(ع) اپنی والدہ گرامی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ میری والدہ میرے حق سے آشنا اور اہل بہشت میں سے ہیں _ شیطان سرکش ان سے نزدیك نہیں ہوتا اور دشمن جبار كا مكر ان تك نہیں پہنچتا ، خدا ان كا محافظ اور نگہبان ہے وہ

شیطان سرکش ان سے نز دیك نہیں ہوتا اور دشمن جبار کا مکر ان تك نہیں پہنچتا ، خدا ان کا محافظ اور نگہبان ہے _ وہ ہرگز صدیقین و صالحین ماؤنکے صفوں سے باہر نہیں ہیں (4)

امام (ع) کی پرورش کا ما حول

امام ہادی نے اپنی عمر کے سات سال اور کچھ دن اپنے والد کے ساتھ ان کی تربیت اور خاص نگرانی میں گذار ے _ آپ (ع) جس ما حول میں پروان چڑھے وہ ما حول ، دانش کے فروغ تقوی و اخلاق ،وسعت علم اور زندگی کے تمام شعبوں میں فکر کی بلندی سے سرشار ما حول تھا _دوسری صدی ہجری میں علماء کی

268

فکری تحریکیں اور مامون کی خلافت کی مشینری کی طرف سے ان کے استقبال کی وجہ سے دینی حقائق کو واضح کرنے اور اس زمانہ کے دور اس زمانہ کے ائمہ معصومین(ع) کو حاصل تھے _ معصومین(ع) کو حاصل تھے _ اس اور ش اور زیادہ تر ائمہ کی جائے پیدائشے _مدینہ _ میں ماں باپ کی توجہ سے اسلام کے ترقی پذیر عناصر کے گہوارہ پرورش اور زیادہ تر ائمہ کی جائے پیدائشے _مدینہ _ میں ماں باپ کی توجہ سے

اسلام کے ترقی پذیر عناصر کے گہوارہ پرورش اور زیادہ تر ائمہ کی جائے پیدائشے _مدینہ_ میں ماں باپ کی توجہ سے اور تدبیر سے امام _کے جسم و روح نے پارسائی اور دور اندیشی کی منزل کمال کو سر کیا _ وہ جن کی پاکیزہ سرشت میں دور اندیشی اور بوشمندی پوشیدہ تھی ، جو الہام الہی کے فیوض و برکات سے تمام شعبونمیں کمالات اور امتیازات کے حامل تھے _ وہ خلافت عباسی کے ظلم و ستم سے جہاد کرنے والوں کے پیشرو اور اسلامی معاشرہ کی مشعل ہدایت قرار پائے _

امامت پر نص

سوائے علی _اور موسی(جو کہ موسی مبرقع کہ نام سے مشہور تھے) نویں امام کی اور کوئی اولاد نہ تھی ، چونکہ حضرت بادی (ع) ،علم و معرفت ، تقوی و عبادت میں اپنے زمانہ کے سارے لوگوں سے بلند تھے ان سے کسی کا حتی کہ ان کے بھائی کا بھی موازنہ نہیں کیا جا سکتا _ اس لئے ان کے والد کے بعد امامت اور رہبری کا بلند مقام ان کو تقویض کیا گیا

اسی لیاقت کی بنیاد نیز دوسری باتوں کی بنا پر ان کے پدر بزرگوار نے بارہا اپنے بعد کے لئے ان کی امامت کو صراحت سے بیان فرمایا ہے _

"امیہ ابن علی قیسی"نقل کرتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر سے عرض کیا کہ آپ (ع) کا کون جانشیں ہوگا_ تو آپ(ع) نے فرمایا : میرے فرزند علی (ع) (5)

"صقر ابن دلف" کہتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر امام جواد سے سناآپ فرما رہے تھے کہ میرے بعد پیشوا میرا بیٹا علی ہے ،ان کا فرمان میرا فرمان ، انکی گفتار میری گفتار اور ان کی پیروی

269

میری پیروی ہے اور ان کے بعد ان کے بیٹے حسن(ع) ،امام ہیں (6)

امام (ع) کا اخلاق اور ان کی سیرت

امام ہادی _ اپنے اسلاف کی طرح اخلاق اور فضائل انسانی کا مجسمہ اور کمالات نفس کا مظہر تھے _ ابن صباغ مالکی اپنی کتا ب میں آپ(ع) کی اخلاقی خصوصیات اور فضائل کا مرقع کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں _ ابوالحسن ،علی ابن محمد _ کی فضیلت اور برتری کی شہرت تمام عالم میں پھیلی ہوئی ہے _ (ان کی فضیلت ہر جگہ سایہ فگن ہے اور اس سے دوسروں کی چمك دمك ماند پڑگئي ہے) اور ان کے بلندیوں کی طرف بڑ ھنے والے سلسلے آسمان فگن ہے استاروں پر حکمرانی کررہے ہیں _ کوئی چیز منقبت نہیں شمار کی جا سکتی مگر یہ کہ اس کا لب لباب آپ(ع) کے ستاروں پر حکمرانی کررہے ہیں _ کوئی چیز منقبت نہیں شمار کی جا سکتی مگر یہ کہ اس کا لب لباب آپ(ع) کے وجود میں جلوہ گر ہے اور کوئی فضیلت و کر امت بیان نہیں ہوتی مگر یہ کہ اس کا برتر ین حصہ آپ (ع) ہی کی ملکیت ہے _ ہر قابل تعریف خصلت جب بیان کی منزل میں آتی ہے تو اس کا بلندترین اور مکمل ترین حصہ آپ (ع) ہی سے متعلق ہوتا ہے _ آپ (ع) کا وجود ہر نیك و ارجمند خصلت کی ایسی تجلی گاہ ہے جو آپ (ع) کی عظمت کی تعریف کرتی ہے ان تمام کمالات کے استحقاق کا سرچشمہ وہ بزرگی اور کرامت ہے جو آپ (ع) کے جوہر زندگی کے ساتھ ملی ہوئی ہے _ وہ عظمت و بزرگی اور کرامت ہے جو آپ (ع) کے جوہر زندگی کے ساتھ ملی ہوئی ہے _ وہ عظمت و بزرگی اور کرامت ہے جو آپ (ع) کا اخلاق شیرین ہے ، آپکی سیرت،عادلانہ اور آپ پینے سے منع کرتا ہے _ اس لئے آپ (ع) کی جان ، پاك ہے ، آپ (ع) کا اخلاق شیرین ہے ، آپکی سیرت،عادلانہ اور آپ کے تمام صفات نیك ہیں آپ وقار ،سکون،صبر ،عفت،طہارت،زیر کی اور دانائی میں طریقہ نبوی اور سرشت علوی پر گامزن تھے _ ایسے تزکیہ شدہ نفس کے اور ایسی بلند ہمت کے مالك تھے کہ کوئی آپ (ع) کے پایہ کو پہنچ

نہیں سکتا _آپ (ع) کی نیك روش میں آپ (ع) كا كوئي ثانی نہیں اور كسی نے ان چيزوں كی طمع نہیں كي ...(7)

عبادت و بندگی

متوکل کے معین کیے ہوئے افراد چھان بین کے لئے متعدد بار آپ (ع) کے گھر میں اچانك گھس آئے تو آپ كو كھر در الباس پہنے ہوئے ايك چٹائى پر نماز كے لئے ايستاده لكھتے

یحیی ابن ہر ثمہ نقل کرتے ہیں کہ امام ہادی ہمیشہ مسجد میں رہتے تھے اور دنیا سے کوئی رابطہ نہیں رکھتے تھے (8) حائری اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ عبادت پرور دگار سے شدید محبت کی بنا پر آپ راتوں کو آرام نہیں کرتے تھے اور تھوڑی دیر کے علاوہ آپ سوتے نہیں تھے _ آدھی رات کو کنکروں اور ریگزاروں پربیٹھتے اور عبادت و استغفار اور تلاوت میں رات بسرکرتے تھے (9)

جودو بخشش

امام _کے دوستوں میں سے چند افراد جیسے ابو عمر و عثمان ابن سعید ،احمد ابن اسحاق اشعری اور علی ابن جعفر ہمدانی ،آپ (ع) کی خدمت میں پہنچے _احمد ابن اسحاق نے اپنے بھاری قرض کی امام (ع) سے شکایت کی ، امام ہادی (ع) نے اپنے وکیل "ابو عمرو"سے فرمایا تیس ہزار دینار ،احمد ابن اسحاق کو اور تیس ہزار دینا ر علی ابن جعفر کو دیدو اور اپنے لئے بھی تیس ہزار اٹھالو(10)

ابو ہاشم جعفری نقل کرتے ہیں کہ میں بہت زیادہ محتاج ہو گیا _ میں امام ہادی _کی خدمت میں پہنچا جب میں بیٹھ گیا تو آپ نے فرمایا : اے ابوہاشمخدا نے جو نعمتیں تم کو دی ہیں ان میں سے کسی ایك نعمت کا شکر بجالا سکتے ہو؟ میں چپ رہا اور یہ نہ سمجھ سکا کہ کیا کہوں

271

امام (ع) نے فرمایا :خدا نے تم کو ایمان دیا ہے اور اس کے ذریعہ اس نے تمہارے جسم کو دوزخ کی آگ سے بچایا ہے ، خدا نے تم کو صحت و عافیت عطا کی ہے اور اس نے اپنی عبادت کے لئے تمہاری مدد کی ،خدا نے تم کو قناعت دی ہے اور اس کے ذریعہ اس نے تمہاری آبرو بچائی ہے ، اے ابوہاشممیں نے یہ باتیں اس لئے شروع کیں کہ میں نے گمان کیا کہ تم اس کے بارے میں مجھ سے شکایت کرنا چاہتے ہوجس نے یہ تمام نعمتیں تم کو دی ہیں میں نے حکم دید یا ہے کہ سو (100)دینار تم کو دیئے جائیں تم ان کو لے لو_ (11)

عقدہ کشائے

" محمد ابن طلحہ " نقل کرتے ہیں کہ ایک دن امام ہادی (ع) سامرا سے ایک اہم کام کے لئے ایک دیہات کی طرف روانہ ہوئے _ اس در میان ایک آدمی آپ (ع) کے گھر آیا جب اس نے امام (ع) کو دہاں نہ پایا تو وہ بھی اس دیہات کی طرف روانہ ہوا جب امام کی خدمت میں پہنچا تو اس نے عرض کیا کہ میں کوفہ کاربنے والا ہوں آپ (ع) کے خاندان کے چاہنے والوں میں سے ہوں لیکن بہت زیادہ قرضدار ہوگیا ہوں ، اتنا قرض ہے کہ میں اسے ادا نہیں کر سکتا اور آپ (ع) کے علاوہ مجھے اور کوئی نظر نہیں آتا جو میری ضرورت پوری کردے _امام (ع) نے پوچھا تمہارا قرض کتنا ہے ؟اس نے کہا تقریباًدس ہزار در مد

امام (ع) نے اس کی دلجوئی کی اور فرمایا: تم پریشان نہ ہونا اور میں جو حکم دوں اس پر عمل کرنے میں کوتاہی نہ کرنا پھر آپ (ع) نے اپنے ہاتھ سے ایك رقعہ لکھا اور اس سے فرمایا: اس خط کو اپنے پاس رکھو اور جب میں سامرا پہنچوں تو جتنا پیسہ اس میں لکھا ہے اس کا ہم سے مطالبہ کرنا ،چاہے تم کو لوگوں کے سامنے ہی ایسا کرنا پڑے ،خبردار اس میں کوتاہی نہ کرنا _

امام کے سامراء لوٹنے پر جب خلیفہ کے حلقہ بگوش افراد آپ (ع) کے پاس بیٹھے ہوئے تھے

272

وہ مرد عرب وہاں پہنچا اور اس دستخط کو دکھا کر اصرار کے ساتھ اس نے پیسے کا مطالبہ کیا، امام (ع) نے نہایت نرمی Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اور ملائمت سے تاخیر کی معذرت کرتے ہوئے اس سے مہلت مانگی تا کہ کسی مناسب وقت پر آپ (ع) وہ پیسے ادا کردیں _ لیکن وہ شخص اسی طرح اصرار کرتا رہا اور اس نے مہلت نہیں دی _ یہ بات متوکل تك پہنچی تو اس نے تیس ہزار دینا رامام (ع) کے لئے بھیجنے کا حکم دیا _ جب پیسے امام (ع) کے ہاتھوں تك پہنچے تو آپ (ع) نے اس مرد عرب كو بلایا اور تمام پیسے اس كو دے دیئے _ اس نے بتایا کہ اس پیسے کے ایك تہائی سے کم میں میری ضرورت پوری ہو جائے گی لیکن امام نے تمام تیس ہزار دینار اس کو بتایا کہ اس پیسے کے ایك تہائی سے کم میں میری ضرورت پوری ہو جائے گی لیکن امام نے تمام تیس ہزار دینار اس کو

امام (ع) کی معنوی ہیبت و عظمت

مرحمت فرما دیئے (12)

"محمد ابن حسن اشتر علوی "نقل کرتے ہیں کہ " میں اپنے والد کے ساتھ متوکل کے گھرتھا اور آل ابوطالب و آل عباس و آل جعفر کی بھی ایك جماعت وہانموجود تھی کہ امام ہادی (ع) تشریف لائے _ وہ تمام لوگ جو وہاں کھڑے تھے امام _کے احترام میں سواریوں سے اتر پڑے امام (ع) گھر میں داخل ہوئے _ حاضرین میں سے کچھ لوگوں نے ایك دوسرے سے کہا : ہم ان کیلئے کیوں اپنی سواری سے اتریں ،وہ نہ تو ہم سے زیادہ صاحب شرف ہیں اور نہ ہم سے عمر میں بڑے ہیں خدا کے قسم ہم ان کے لئے سواری سے نہیں اتریں گے _

ابوہاشم جعفری نے _ جو وہانموجودتھے _کہا خدا کی قسم تم لوگ جب انکو دیکھو گے تو نہایت حقیر بن کر سواری سے اتر پڑوگے _

ابھی تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ امام ہادی (ع) واپس پلٹے ،جب حاضرین کی نظر آپ (ع) پرپڑی تو بے اختیار سواریوں سے اترپڑے ،ابوہاشم نے کہا :"کیا تم نے نہیں کہا تھا کہ ہم نہیں اتریں گے؟

273

"لوگوں نے کہا:" خداکی قسم ہم اپنے کو نہیں روك سکے اور بے اختيار اتر پڑے (13)

امام کا علمی مقام

خدا نے اپنی لامتناہی قدرت اور اپنے وسیع علم سے خاندان رسالت (ع) کو علم کے خزانے عطا کئے اور ان کو زیور علم سے آراستہ کیا_ ایسا علم کہ ان سے زیادہ علم دوسری جگہوں پر نہیں پایا جا سکتا_

شیعوں کے ائمہ علم الہی کے پرچم دار ،خزینہ دار اور اسرار توحید کے محافظ ہیں _ امام ہادی _اسی شجرہ طیبہ کی ایك شاخ ہیں جو وسیع اور جامع علم سے مالامال تھے _ آپ (ع) کی علمی عظمت و منزلت نے عقلوں کو حیرت و استعجاب میں ڈال دیاتھا

صفات خداوند عالم ،تنزیہ و تقدیس پروردگار کے بارے میں آپ (ع) کی حدیثیں ،مذہب ،جبرو تفویض،اور جبر و تفویض کے در میانی امر کے اثبات پر مفصل خط ،زیارت ائمہ کے کلمات جو "زیارت جامعہ"کے نام سے مشہور ہے ،آپ (ع) کی یادگاریں ہیں مخالفین کے ساتھ مختلف موضوعات پر احتجاجات(14) و غیرہ ...علماء کے لئے مورد توجہ ہیں جو کہ آپ (ع) کے علمی پہلوونکی گہرائی اوروسعت کا پتہ دیتے ہیں _

امامت کا زمانہ

امام ہادی _ 220 ہ ق میں _ اپنے والد بزرگوار کی شہادت کے بعد _آٹھ سال کی عمر میں امامت کے عہدہ پر فائز ہوئے ، آپ (ع) کی امامت کی مدت 33 سال اور کچھ دن تھی اس مدت میں بنی عباس کے چھ خلفاء آپ (ع) کے ہم عصر رہے _ ان کے نام معتصم ،واثق ،متوکل ،منتصر ،مستعین ا ور معتزبیں _

274

دوران امامت کی خصوصیتیں

دسویں امام (ع) کی امامت کا زمانہ پریشانی ،تشویش اور انقلاب کا زمانہ تھا _ اس زمانہ میں خاندان علی _اور ان کے پیروکاروں کے ساتھ حکومت کا سخت اور براسلوك اپنے عروج پرپہنچا ہواتھا _ اور اس شدت پسند روش کی بنا پر وسیع و عریض اسلامی مملکت کے گوشہ و کنار میں علویوں کی شورشیں بہت پھیلی ہوئي تھیں _ یہاں پر اب ہم خلافت کے اس زمانہ کی بعض خصوصیات کی طرف اشارہ کرتے ہیں تا کہ دسویں امام کے سیاسی حالات کو اچھی طرح سمجھاجا سکے _

الف :دربار خلافت كي بيبت و عظمت كا زوال اور موالي كا تسلط

اس زمانہ میں ترك ،قبطی اور موالی كا سرنوشت مملكت اسلامی پر تسلط اور مملكت كے امور سے خليفہ كی كنارہ كشی نے دربار خلافت كی عظمت و بيبت كو ختم كرديا ،خلافت مذكورہ لوگوں كے ہاتھوں میں ايك گيند كی طرح تھی جسے جدھر چاہتے تھے پھینك دیتے تھے (15)

یہاں تك كہ "معتمد"نے اس تلخ حقیقت كا اعتراف كیا اور چنداشعار میں اس نے كہا: كیا یہ تعجب خیز نہیں ہے كہ میرے جیسا شخص نہایت چھوٹى چیز سے روك دیا جائے _ اس كے نام پر پورى دنیا حاصل كى جائے حالانكہ اس میں سے كوئي چیز اس كے ہاتھ میں نہیں ہے _ فراوان مال و دولت اس كى طرف منتقل ہو ليكن ان میں سے ذرا سى چیز بھى اس كو نہ دى جائے _ (92)

خلافت کی مشینری میں ان لوگوں کا دخل و رسوخ اور اہل بغداد کے لئے حدسے زیادہ مزاحمت و پریشانی اس بات کا سبب بنی کہ معتصم ان لوگوں کو جن کی فوج اور انتظامی فورس میں کثرت تھی لوگوں کی دسترس سے باہر کسی دوسری جگہ منتقل کردے _ چنانچہ شہر سامرہ کو اس کام کیلئے چناگیا اور اسی کو دارالخلافہ قرار دیا گیا اور لشکرکو بھی اسی شہر میں منتقل کردیا گیا

ان عناصر کے راس و رئیس "موسی ابن بغا" ان کے بھائی "محمد ابن بغائ" "بغا شرابی کوچك

275

"اور "وصیف"تھے مؤخر الذکر دونوں افراد مستعین پر ایسے مسلط تھے کہ ان کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ "خلیفہ وصیف اور بغاء کے در میان قفس میں قید ہے وہ لوگ جو بھی کہتے ہیں یہ طوطے کی طرح وہی بولتا ہے (16)

ب: علويوں كى تحريك كى وسعت

اس زمانہ میں "رضائے آل محمد(ص)" اور حکومت کے ظلم و جور کے خلاف اور اعتراض کے عنوان سے بہت سی تحریکیں اٹھیں _ تحریک کے لیڈر یہ دیکھ رہے تھے کہ ان کے امام فوجی اڈہ کے اندر سامرا میں قید ہیں اور خلافت کی مشینری ان کی نگرانی کررہی ہے اور کسی مخصوص آدمی کے نام پرلوگوں کو اکٹھا کرنا اس کے قتل کا باعث ہوتا ہے _ اس لئے وہ لوگوں کو کلی طور پر رضائے آل محمد (ص) کی طرف دعوت دیتے تھے _

مورخین نے اٹھارہ تحریکوں کے نام بیان کئے ہیں _ ہم ان میں سے اختصار کے ساتھ چند تحریکوں کا نام ذکر کر رہے ہیں : 1_محمد ابن قاسم علوی کی تحریك :یہ ایك عالم ،زاہد اور متقی آدمی تھے _انہوں نے معتصم کے زمانہ میں طالقان میں قیام كیا _ اور عبداللہ ابن طاہر کے ساتھ ایك جھڑپ کے بعد 219ھ ق میں عبداللہ کے ہاتھوں گرفتار ہو كر معتصم كے پاس لائے گئے (17)

2_یحیی ابن عمر علوی کی تحریك :یحیی ایك زاہد متقی اور باعلم و عمل آدمی تھے _ انہوں نے 250ھ میں كوفہ میں قیام كیا اور بہت سے لوگوں كو اپنے اردگرد جمع كرلیا اور بیت المال پرحملہ كركے بیت المال اپنے قبضہ میں كرلیا ،زندانوں كے دروازے كھول كر قیدیوں كو آزاد كردیا اور شہر كے حكام كوشہر سے باہر نكال دیا لیكن آخر میں شكست كھا كر "حسین ابن اسماعیل " كے ہاتھوں قتل ہوئے _ ان كی لاش كو دار پر لٹكایا گیا _(18)

3 حسین ابن زید کی تحریك : انہوں نے 250 فق میں طبر ستان میں قیام کیا "اس سر زمین

276

اور (شہر)گرگان پر قبضہ کرلیا اور 270ھ ق میں انتقال فرما گئے ان کے بھائي "محمد"ان کے جانشین ہوئے (19) 4_محمد ابن جعفر علوی کی تحریك :آپ نے 250ھ ق میں خراسان میں قیام کیا لیکن عبدالله ابن طاہر کے ہاتھوں گرفتار ہو كر قيد كرديئے گئے اور وہيں انتقال فرمایا_(20)

امام (ع) کے ساتھ متوکل کا سلوك

امام ہادی (ع) اگر چہ خلفائے بنی عباس میں سے چھ خلفاء کے ہمعصر رہے لیکن متوکل اور معتز سے آپ (ع) نے دوسرے خلفاء کی بہ نسبت زیادہ دکھ سہے _ ان دونوں خلفاء کی سیاست مخالفین ،خصوصاً علویوں کا قلع قمع کر ڈالو کی سیاست تھی _

متوکل حکومت بنی عباس میں سب سے بڑا ظالم اور بد سرشت بادشاہ تھا اس کی حکومت کی مدت چودہ (14)سال کچھ دن تھی (232ھ ق_247ھ ق)اور یہ زمانہ د سویں امام (ع) اور ان کے تابعین کے لئے سخت ترین زمانہ شمار کیا جاتا ہے _ متوکل جس کا دل امیر المؤمنین ،ان کے خاندان اور ان کے شیعونکے لئے کینہ سے بھرا ہواتھا _ وہ اس بات کی کوشش کرتاتھا کہ اس خاندان کے نمایاں افراد کو نہایت ہے دردی سے ختم کردے _ اسی لئے اس نے علویوں کے ایك گروہ کو قتل كيا اور دوسرے گروہ کو بھی نیست و نابود كرڈالا

وہ ائمہ کی جانب بڑھتے ہوئے عمومی افکار کو روکنے اور ائمہ (ع) کو گوشہ نشین بنانے کے لئے جھوٹے خواب نقل کرکے لوگوں کو محمد ابن ادریس شافعی کی _جو گذر چکے تھے _ پیروی کرنے کا شوق دلاتاتھا _(22)اور 236ھ ق کو اس نے حکم دیا کہ سیدالشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کے مرقد مطہر کو ویران کردیا جائے اور اس زمین پر زراعت کی جائے تا کہ لوگ اس مرقد مطہر کی

277

زیارت کونہ جائیں جو شیعوں کا مرکز اور دربار خلافت کے ظلم و استبداد کے خلاف شیعوں کی تحریکوں کے لئے المام بخش ہے (23)

لیکن نہ صرف یہ کہ شیعہ کسی بھی طرح اس تربت پاك کی زیارت سے باز نہیں آئے بلکہ یہ جرم ان کے مبارزات کی شدت کو بڑھانے کا سبب بنا اور انہوں نے اپنے نفرت و غصہ کو نعروں اور اشعار کی شکل میں بغداد کے شہر اور مسجد کی دیواروں پر لکھ کر ظاہر کیا _ ایك شعر کا مضمون ملاحظہ ہو:" خدا کی قسم اگر بنی امیہ نے ظلم و ستم کے ساتھ فرزند پیغمبر (ص) کو قتل کردیا تو اب بنی عباس _ جو فرزندان عبدالمطلب اور ان کی نسل سے ہیں _ انہوں نے بھی بنی امیہ کے جرائم کی ارتکاب کیا،یہ قبر حسین (ع) ہے جو ویران ہو گئي ہے _ اور یہ کہ بنی عباس کو اس بات کا افسوس ہے کہ انہوں نے قتل امام حسین (ع) میں شرکت نہیں کی اور اب آنحضرت (ص) کی تربت پر ظلم اور ان کی قبر کو ویران کرکے وہ بنی امیہ کے جرائم کی پیروی کررہے ہیں _(24)

ائمہ اہل بیت کی دوستی اور ان کی پیروی کے جرم میں متوکل لوگوں پر سختی کرتا اور ان کو سزائیں دیتا تھا۔
ابن سکیت ایك شیعہ ادیب اور شاعر متوکل کے بیٹوں _ معتز اور مؤید _ کے معلم تھے ایك دن خلیفہ نے دونوں بیٹوں کی طرف اشارہ کرکے ابن سکیت سے پوچھا کہ "تیرے نزدیك یہ دونوں زیادہ محبوب ہیں یا امام حسن و امام حسین(علیہما السلام) ؟ابن سکیت نے بے جھجك جواب دیا کہ امیر المؤمنین کے غلام قنبر تیرے دونوں بیٹوں سے بہتر ہیں _(25) متوكل كو ہرگز ایسے جواب کی امید نہ تھی چنانچہ وہ بڑا غضب ناك ہوا اس نے ان کی زبان گدی سے کھنچ لئے جانے كا حكم دیا اور اس دردناك طریقہ سے ان كو شہید كردیا (26)

امیر المؤمنین (ع) سے کینہ اور عداوت نے متوکل کوایسی پستی اور رذلت میں پہنچا دیا تھا کہ وہ ناصبیوں اور دشمنان اہل بیت (ع) کو اپنے قریب کرتاتھا اور کینہ سے لبریز دل کی تسکین کے لئے حکم دیتا تھا کہ ایك مسخرہ اپنی شرم آور حركات سے امیر المؤمنین کا مذاق اڑائے اور ایسے میں متوکل

278

شراب بیتا اور یہ مناظر دیکھ کر قبقبہ لگا تا (27)

سامرا میں امام کی جلا وطنی

232ھ ق میں جب متوکل نے اقتدار اپنے ہاتھ میں لیا تو اس نے مختلف طبقہ کے لوگوں میں امام ہادی (ع) کے نفوذ اور ان سے لوگوں کی محبت کو دیکھا تو بہت خوفزدہ ہوا اس وجہ سے اس نے چاہا کہ امام (ع) کو مدینہ سے سامرا بلائے اور آٹھویں امام (ع) کے سلسلہ میں مامون کے رویہ کی پیروی کرے تا کہ آپ کو ان کے چاہنے والوں سے دور کرنے کے ساتھ ساتھ فعالیت سے بھی روك دے اور قریب سے نگرانی کرتا رہے _

حرمین کے امام جماعت اور والی مدینہ نے امام کے بارے میں متوکل سے جو چغلی لگائی تھی اس نے خلیفہ کو اس ارادہ کو عملی جامہ پہنانے پر اکسایا اس وجہ سے اس نے 234ھ ق(104)

میں امام کے لئے ایك خط لکھا اور اس كو يحيى ابن ہر ثمہ كے ذريعہ بھيجا اور حكم دیا كہ سامرا لاياجائے (28) امام (ع) اگر چہ متوکل کی بری نیت سے واقف تھے پھر بھی آپ (ع) نے اپنے آباء کرام کی پیروی کرتے ہوئے اس بات میں بھلائی نہیں محسوس کی کہ متوکل کی مخالفت کی جائے اس لئے کہ اس کی مخالفت چغلی لگانے والوں کے لئے سند بن جاتی اور خلیفہ کو اور زیادہ بھڑ کادیتی اسی وجہ سے آپ (ع) اس جبری سفر پر آمادہ ہوگئے (29) اور اپنے بیٹے امام حسن عسکری (ع) کولے کر خلیفہ کے بھیجے ہوئے آدمیوں کے ساتھ سامرا ء کے سفر پر چل پڑے متوکل نے آپ کی شخصیت کو نقصان پہنچانے اور اپنی طاقت کے مظاہرہ کے لئے حکم دیا کہ امام (ع) کو ایك نامناسب جگہ جس کا نام "خان الصعاليك" تھا ،جو گدا گروں كى جگہ تھى ،وبال

279

اتاراجائے اور ایك دن وہاں ٹھہرانے كے بعد محلہ عسكر (30)میں امام (ع) كے لئے ایك گھر لیا گیا اور آپ (ع) كو اس میں منتقل کیا گیا (31)آخر عمر تك آپ (ع) اسى جگہ مقیم رہے اور متوكل اور اس كے بعد كے خلفا ء كى طرف سے ہمیشہ نظر بند رہے _ سامرا میں بیس سالہ قیام کے دوران آپ (ع) نے بڑے دکھ سہے ،خاص کر متوکل کی طرف سے ہمیشہ تہدید اور آزار کا شکار رہے بغیر کسی اطلاع کے پیسہ اور اسلحہ کی تلاشی کے بہانہ بارہا آپ (ع) کے گھر کی تلاشی ہوتی رہی اور بہت سے مواقع پر خود آپ (ع) کو خلیفہ کے پاس لے جایا گیا۔ معتز ،متوکل کا بیٹا بھی اپنے باپ سے کم نہ تھا _ علویوں کے ساتھ اس کا سلوك بہت ناروا تھا _ اس کی حکومت کے زمانہ

میں بہت سے علویوں کو یا تو زہر دیا گیا یا قتل کرڈالاگیا _ امام ہادی (ع) اسی کے زمانہ میں شہید ہوئے _

امام (ع) کی فعالیت اور آپ (ع) کا موقف

امام ہادی کے علمی اور سماجی فعالیت اور خلافت کی مشینری کے مقابل آپ کے موقف سے آگاہی کے لئے ضروری ہے کہ ہم مسئلہ کی دوحصوں میں تشریح کریں

1 مدینہ میں آپ (ع) کی فعالیت اور آپ (ع) کا موقف

2 سامرا میں حضرت (ع) کی کار کردگی اور آپ کا موقف

الف :مدینہ میں آپ کی فعالیت اور موقف

اپنے والد بزرگوار کی شہادت کے بعد اپنی امامت کے زمانہ میں امام ہادی (ع) نے تقریباً تیرہ سال نہایت دشوار گذار اور کھٹن ما حول میں مدینہ مینزندگی بسر کی اور آپ (ع) نے مختلف گروہوں کو آگاہی بخشنے ،طاقتوں کو جذب کرنے اور عوامی مرکز تشکیل دینے میں اپنی تمام ترکوششیں صرف کیں

280

یہ کوششیں اتنی موثر اور دربار خلافت کے لئے ایسی خطرناك تهیں کہ حرمین کے امام جماعت "بریحہ" نے متوكل كولكها اگر تم کو مکہ اور مدینہ کی ضرورت ہے تو علی ابن محمد ہاد*ي*(ع) کو اس دیار سے نکال دو اس لئے کہ وہ ،لوگوں کو اپنی طرف بلاتے ہیں چنانچہ بہت سے افراد بھی ان کے گرویدہ ہیں (32) اسی بات کو حکومت بنی عباس کے طرفداروں نے ،منجملہ ان کے والی مدینہ نے بھی متوکل کو لکھا اور یہی فعالیت اور

لوگوں کی چغلی ، اس بات کا باعث ہوئی کہ متوکل امام (ع) کو سامرا منتقل کرنے کے نگرانی میں رکھے _ سامر الے جاتے وقت مدینہ کے عوام کارد عمل ،امام کی سیاسی اور سماجی کوششوں اور معاشرہ میں ان کی حیثیت پر دوسری بولتی ہوئي دليل ہے _

یحیی بن ہر ثمہ نقل کرتا ہے کہ جب مدینہ والوں کو معلوم ہوا کہ ہم امام بادی (ع) کو مدینہ سے لیے جانبے کیے لئے آئے ہیں تو ان کے نالہ و فریاد کی ایسی آواز یں بلند ہوئیں کہ میں نے اس سے پہلے ایسی آوازیں نہیں سنی تھیں، جب میں نے قسم کھا کر یہ بات کہی کہ امام (ع) کے ساتھ کوئی برا سلوك نہيں کروں گا تب لوگ چپ ہوئے (33)

مدینہ والوں کے نالہ و شیون او ران کی فریاد سے دو حقیقتوں کا پتہ چلتا ہے _ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس سے امام کے

سلسلہ میں ان کی محبت اور الفت کا اندازہ ہوتا ہے _ اور دوسری بات ہے کہ امام (ع) کے بارے میں حکومت کے معاندانہ رویہ سے لوگ آگاہ ہوگئے _

لوگوں کا غم و غصم اور ان کی تشویش دو باتوں کی بنا پر تھی :

1_آپ کی رہبری اور آپ کے فیوض و برکات سے محرومی اور جدائي _

2_اس بات كا احتمال كم پايم تخت منتقل كرنے كم بعد امام (ع) كو شهيد كرديا جائيگا اور اس احتمال كو خليف كے بهيجے بوئے آدميوں نے لوگوں كے شك آلود چہرہ اور ان كے نالم و فرياد سے بخوبى محسوس كرليا تها _ اسى وجہ سے يحيى بن برثمہ نے قسم كهائي كم كہيں كوئي حادثہ نم پيش آجائے _

281

ب: سامر ا میں امام (ع) کی فعالیت اور موقف

امام ہادی (ع) نے جو بیس سال سامر ا میں زندگی گذاری اس کھٹن ما حول میں اپنے دوستوں اور خود اپنی نگرانی کے ، با وجود امکان کی حدتك پیغام الہی كو ہمیشہ كی طرح پہنچانے میں كامیاب رہے_

آپ (ع) کی کارکردگی کا خلاصہ دو حصوں میں بیان کیا جا سکتا ہے:

1_اپنے برحق موقف کو بیان کرنا اور اسے مضبوط بنانا اور باطل کے موقف پر تنقید کرنا _

2_ عوامی مرکز کی پشت پناہی اور لوگوں کو دربار خلافت میں داخل ہونے اور اس کی مدد کرنے سے روکنا _

1 يېلا موقف

اس موقف کو بیان کرنے کے لئے چند نمونوں کا بیان کردینا ضروری ہے _

1_ خلیفہ پر کہلم کھلا امام کی تنقید اور واضح بیانات _

__ سیہ پر سہم ہے جہم سے سیے اور واسط بیات _ اس کا واضح ترین نمونہ کی اسے کریہ کیا _ اس کا واضح ترین نمونہ وہ اشعار ہیں جو امام _ نے خلیفہ کی بزم میں پڑھے اور متوکل نے گریہ کیا _ متوکل نے ایك بزم منعقد کی اور اس نے حكم دیا کہ امام ہادی _ کو بھی لا یا جائے ، جب امام (ع) وہاں پہنچے تو _ متوکل جو شراب خوری میں مشغول تھا _ اس نے امام(ع) کو اپنے پہلو میں بٹھایا اور امام (ع) سے اس نے اس کا م کی بھی خواہش کی (معاذاللہ) امام (ع) نے فرمایا "میرا گوشت اور میرا خون ہرگز شراب سے آلودہ نہیں ہوا ہے" _ متوکل آپ کو شراب پلانے سے مایوس ہوگیا اور اس نے اشعار پڑھنے کی پیشکش کی ، امام نے فرمایا کہ میں بہت کم شعر پڑھنے کے سوا اور کوئی چارہ ہی نہیں ہے _

282

امام نے اشعار پڑھے جس سے خلیفہ بہت متاثر ہوا اتنا متاثر ہوا کہ خود خلیفہ اور حاضرین مجلس نے گریہ کیا پھر اس نے بسلط شراب کو سمیٹ دینے کا حکم دیا اور امام ہادی کو چار ہزار دینار دے کر احترام سے واپس بھیجدیا (34) لوگوں کے در میان انفرادی یا اجتماعی طور پر اپنی حقانیت اور امامت کا اثبات کے مرحلہ میں آپ کا موقف کچھ اس طرح تھا کہ جو دربار خلافت سے آپ کے کلی منفی رویہ کے خلاف نہ تھا _

تاریخ میں اس سلسلہ میں بہت سے نمونے درج ہیں کہ امام (ع) نے اپنی پیش گوئی اور معجزات کے ذریعہ لوگوں کو اپنی حقانیت کی طرف متوجہ کرنے اور انہیں خواب غفلت سے بیدار کرنے کی بہت کوشش کی _

اس میں سے ایک نمونہ حضرت کا "سعید ابن سہل" بصری سے سلوک ہے _ سعید خود نقل کرتے ہیں کہ میں واقفی (35)مذہب کا تھا _ ایک دن امام ہادی (ع) سے ملا آپ نے مجھ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ،کب تک سوتے رہوگے ؟کیا تم نہیں چاہتے کہ اس غفلت سے بیدار ہوجاؤ؟امام _کی باتوں نے مجھ پر ایسا اثر کیا کہ میں نے اپنا عقیدہ چھوڑ کر حق کو قبول کرلیا(36)

کسی خلیفہ کے بیٹے کے ولیمہ کے سلسلہ میں امام ہادی (ع) کی بھی دعوت تھی جب آپ تشریف لے گئے تو حاضرین آپ کے احترام میں ساکت ہوگئے لیکن ایك جوان اسی طرح باتیں کرتا اور ہنستارہا وہ چاہتا تھا کہ امام _کو لوگوں کے در میان سبك کردے امام (ع) نے اس نوجوان کی طرف رخ کیا اور فرمایا یہ کیسی ہنسی ہے جس نے تجھے یاد خدا سے غافل بنا دیا ہے ؟در آن حالیکہ تم تین دن کے بعد مرجاؤ گے _ وہ جوان یہ باتیں سن کر چپ ہوگیا ،تمام حاضرین امام کی پیشین گوئی کی صداقت کو پرکھنے کے لئے دن گنتے رہے یہاں تك کہ تیسر ا دن آیا اور وہ نوجوان مرگیا (37)

283

2 علمی کارکردگی

لوگوں کو آگاہ کرنے ،امامت کے موقف کی وضاحت اور اس کی تفسیر بیان کرنے کے لئے امام کی فعالیت کے محور مند مندرجہ ذیل ہیں:

1_ مختلف اقوال یا تحریریں جو حق کو ثابت کرنے والے اور لوگوں کے ذہن میں ابھر نے والے شبہات کو ختم کرنے کے لئے ضروری مقامات پر سامنے آئیں _

2_ مناظرہ کے جلسوں میں شرکت کرنا اور خلیفہ یا ان لوگوں کے سوالات کے جواب دینا جن کو خلیفہ سوال کرنے پراکساتا تھا۔ پھر ان کو عملی اعتبار سے عاجز کردینا

متوکل نے ایك دن ابن سکیت (38) کو اکسایا کہ امام سے مشکل مسائل پوچھے ،انہوں نے ایك نشست میں امام سے وہ مسائل پوچھے جو ان کی نظر میں مشکل تھے امام نے ان تمام سوالوں کے جواب دیئے _

اس کے بعد ابن سکیت ،یحیی ابن اکثم کو میدان مقابلہ میں لایا لیکن یحیی نے بھی منہ کی کھائی اور مغلوب ہوا_ اس نے متوکل سے کہا کہ ایسے جلسے منعقد کرنا حکومت کی بھلائی کے لئے مفید نہیں ہیں ، اس لئے کہ امام _کی برتری اور کامیابی کی آواز شیعوں کے کانوں تک پہنچ چکی ہے یہ جلسے ان کے استحکام اور فخر کا باعث بنینگے (39)

3 شاگردوں کی تربیت

دربار خلافت کی طرف سے محدودیت کا شکار ہونے اور آپ کے گھر آنے جانے والوں کی نگرانی ہوتے رہنے کے با وجود امام ، قدر آور شخصیتوں اور بافضیلت لوگوں کی تربیت کرنے میں کامیاب ہوگئے ،شیخ طوسی نے ان لوگوں کی تعداد جو حضرت سے روایت کرتے تھے ایك سوپچاسي(185)لکھی ہے جن کے در میان بڑے نمایاں افراد بھی نظر آتے ہیں منجملہ ان کے :

1_ حضرت عبدالعظیم حسنی ہیں جن کا سلسلہ چار واسطوں سے امام حسن مجتبی(ع) سے مل جاتا ہے

284

آپ محدثین اور بزرگ علماء میں شمار ہوتے تھے اور زہد و تقوی میں بڑا مقام رکھتے تھے _ 2_ حسین ابن سعید اہوازی ہیں جنہوں نے فقہ و ادب و اخلاق کے موضوع پر تقریباً تیس کتابیں لکھی ہیں ، آپ علمی مقام و منزلت کے حامل ہونے کے علاوہ لوگوں کی ارشاد و ہدایت بھی فرماتے تھے (40) 3_علی ابن جعفر میناوی جن کو متوکل نے قید خانہ میں ڈال دیا تھا _ 4 مشہور ادیب ابن سکیت جو متوکل کے ہاتھوں شہید ہوئے ...

4 زیارت جامعہ

امام ہادی _كى باقى رہ جانيو الى يادگار ميں سے ايك چيز "زيارت جامعہ" ہے "موسى ابن عبدالله نخعى " نامى ايك شيعہ كى درخواست پر آپ نے ان كو يہ زيارت تعليم فرمائي تھى _ ولايت اور معرفت امام كے سلسلہ ميں شيعوں كے حيات بخش معارف ميں سے ايك دريا اس ميں موجز لايئےور مرحوم شيخ صدوق عليہ الرحمةجيسے بزرگ عالم نے "من لا يحضره الفقيہ " اور عيون اخبار الرضا ميں ، مرحوم شيخ طوسى "قدس سره" نے تہذيب الاحكام ميں اس زيارت كو نقل كيا ہے اور اب تك اس كى مختلف شرحيں لكھى جاچكى ہيں _

2 دوسرا موقف

اس موقف کی وضاحت کے لئے بھی ہم چند موارد کو بطور نمونہ ذکر کریں گے _

1 شیعوں کی حمایت اور پشت پناہی

اس سلسلہ میں امام (ع) کی کوشش یہ تھی کہ اپنے دوستوں کی معنوی اور اقتصادی مشکلات کی حمایت و مدد کریں، چنانچہ مختلف علاقوں سے جو پیسے خمس ،زکوۃ اور خراج کے پہنچا کرتے تھے امام (ع) ان لوگوں کو دے دیتے تھے تا کہ وہ لوگ اسے عمومی مصالح اور لازمی ضرورتوں میں صرف کریں

285

اصحاب میں سے تین افراد کے در میان نوّے ہزار دینار دیئےانے کا واقعہ ہم گذشتہ صفحات میں بیان کرچکے ہیں جو اس حقیقت پر واضح دلیل ہے _

مذکورہ رقم کا دیا جانا ایسا حیرت انگیز ہے کہ ابن شہر آشوب اس واقعہ کو نقل کرتے کے بعد لکھتے ہیں کہ اتنی بڑی رقم کا خرچ کرنا صرف بادشاہوں کے بس کا کام ہے اور اب تك سنا نہیں گیا کہ کسی نے ایسے بخشش کی ہو_

جو قرآئن اس روایت میں نظر آتے ہیں وہ اس احتمال کی نفی کرتے ہیں کہ امام نے یہ سارے پیسے اپنے اصحاب کو ذاتی مصارف کے لئے دیئےوں _

رقم کی زیادتی ان میں سے دو افراد کو بغیر در خواست اور بغیر کسی ضرورت کے اتنی بڑی رقم دیا جانا _ یہ ہمارے دعوی کے گواہ بن سکتے ہیں _

2_اصحاب کو حکومت کے شیطانی پھندے میں پھنسنے سے روکنا اور ان کی ہدایت کرنا _

اپنے بھائي کو متوکل کی بزم شراب سے امام (ع) کا روکنا امام (ع) کے اس موقف کا بڑا واضح نمونہ ہے (41)

3_اپنے پیرووں سے مسلسل تحریری رابطہ رکھنا اور ان کو ضروری ہدایات دیتے رہنا _نمونہ ملاحظہ فرمائیں:

محمد ابن فرج رخجی کو آنے والے ایك خطرہ سے آگاہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ :"یا محمد اجمع امرك و خذ حدرك " اپنے كاموں كو سميٹ لو اور ہوشیار ہو _ محمد فرماتے ہیں كہ میننے امام كا مطلب نہیں سمجھا یہاں تك كہ خلیفہ كے معین كردہ آدمی آگئے اور انہوں نے گرفتار كرنے اور بہت زیادہ مارنے پٹینے كے بعد مجھ كو قید میں ڈال دیا اور میں آٹھ سال تك قید میں رہا (42)

اگر محمد ابن فرج امام (ع) کا مطلب سمجھ گئے ہوتے تو شاید اس خطرہ سے نکل جاتے

286

شہادت امام (ع)

تمام پریشانیوں اور محدودیتوں کے با وجود امام _بنی عباس کے ظالموں سے معمولی سمجھوتہ پر بھی راضی نہیں تھے اور یہ بات طبیعی ہے کہ امام (ع) کی الہی شخصیت ان کی اجتماعی حیثیت اور خلفاء کے ساتھ ان کا منفی رویہ ان لوگوں کے لئے خوف و ہراس پیدا کرنے والا اور ناگوار تھا _ اس وجہ سے آپ کے حق میں تمام مظالم کرنے یہاں تك کہ زندان میں ڈال دینے کے بعد بھی خوف و ہراس سے محفوظ نہ تھے ،اور ان کے پاس کوئي راہ چارہ نہ تھی کہ وہ نور خدا كو خاموش کردیں اور آپ کو قتل کردیں

چنانچہ تیسری رجب 254ھ ق میں 42سال کی عمر میں معتز کی خلافت کے زمانہ میں آپ کو زہر دیا گیا اور سامرا میں آپ اپنے ہی گھر میں سپر و لحد کئے گئے (43)

287

سوالات

1_ امام ہادی (ع) کس مقام پر کس تاریخ کو پیداہوئے ،آپ کے والداور والدہ کا نام لکھیے ؟

2_ دسویں امام (ع) نے کس تاریخ اور کس سن میں امامت کے عہدہ کی ذمہ داری سنبھالی آپ کی امامت کی مدت کتنی ہے ؟آپ کے معاصر خلفاء کا نام بتایئے

3_ دسویں امام (ع) کی امامت کے زمانہ کی خصوصیت کو مختصر طور پر بیان کیجئے ؟

4_ متوکل کا امام ہادی (3) کے ساتھ کیسا سلوک تھا $_{-}$ اس نے امام (3) کو کس وجہ سے سامر ابلو ایا؟

```
5 کیا مدینہ میں امام کی سیاسی اجتماعی فعالیت پر دلیلیں موجود ہیں ؟
                                 6 سامرا میں امام ہادی (ع) کی فعالیت اور ان کے موقف کو اختصار سے بیان فرمایئے
                                                                 7 امام (ع) کی شہادت کس تاریخ کو اور کیسے ہوئی؟
                                                                 8 شبادت كر وقت دسويل امام (ع) كى كيا عمر تهى ؟
                                                                                                                 288
                                                                                                           حو الم جات
1. "صریا" مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر ایك قریہ ہے جس كو موسى ابن جعفر (ع) نے آباد كیا تھا ،مناقب جلد 382/4،بحار جلد
                                                                                      115/50''صربا''بھی لکھا گیا ہے _
                                 2. بحار جلد 114،115/50،مناقب ج 4 /401،اعلام الورى /355،ارشاد /327،انوار البهية 244
                                         3. اصطلاح راویان شیعم میں ابوالحسن اول امام بفتم اور ابوالحسن ثانی امام بشتم ہیں
 4. "امى عارفه بحقى و هي من اهل الجنة لا يقربها شيطان ما رد و لا ينالها كيد جبار عنيد و هي مكلونة بعين الله التي لا تنام و لا تخلف
                                                   عن امهات الصديقين و الصالحين ''سفينة البحار 240/2،انوار البهية /245
                                                                                              5. اثباة البداة جلد 209/6
                                                                                                   5. بحار جلد 118/50
                                                                                            6. القصول المهمه/282
                                           7. المقنا جلد 218/2 نوشته " دخيل " منقول از اصول كافي ، تذكرة الخواص /322
                                                                   8. نور الابصار /277 ، ائمتنا نوشتہ ، ''دخیل' اجلد 218
                                                                                                   9. مناقب جلد 409/4
                                                                                 10. بجار جلد 129/50، انوار البهيم/247
      11. بحار جلد 175/50، كشف الغمم جلد 3/ 165 _ 164 _ نور الابصار شنبلنجي /182 _ 181 _ الفصول المهمم /279 _ 278 ،
                                                                   الصواعق المحرقم /207 206، انوار البهيم / 256 255
                                       12. اعلام الورى /361 360 مناقب جلد 407/4، بحار جلد 137/50 انوار البهيم /247
   13. مزید معلومات کے لئے جبر و تفویض کے مسئلہ میں امام کا خط اور اسی طرح آ ب کے احتجاجات جو کتاب تحف العقول میں
                                                                          صفحہ 256 338 پر موجود ہیں ملاحظہ فرمائیں
14. اور شاید اس دور میں بنی عباس کے چھ خلیفہ تك ہاتھوں ہاتھ خلافت پہنچنے كى علتوں میں سے ايك بڑى وجہ يہى مسئلہ تھا_
 اور خلافت کے عہدہ پرنسبتاً زیادہ دنوں تك متوكل کے قابض رہنے كى وجہ يہ تھى كہ وہ ايك حد تك قدرت كو اپنے ہاتھوں ميں لئے
                                                رہنے اور ان لوگوں کی اسیری سے اپنے آپکو نجات دینے میں کامیاب ہو گیا
                                                                                                                 289
                                                                                                                  .15
                                                                                               اليس من العجانب ان مثلى
                                                                                                  يرى ما قل ممتنعاً عليم
                                                                                               و تو خذباسم، الدنيا جميعا
                                                                                              و ما من ذاك شيئى في يديم
                                                                                                   اليم يحمل الاموال طرًا
                                                                                               و يمنع بعض ما يجبى اليم
                            16. " خليفة في قفس بين و صيف: و بغاء ، يقول ما قالالم كما يقول البغائ" مروج الذبب جلد 61/4
                                                                                        17. مقاتل الطالبين / 384_ 382_
                                                             18. مقاتل الطالبين /424 420 كامل ابن اثير جلد 130/7 126
                                        19. مقاتل الطالبين /406 ، كامل ابن اثير جلد 130،248،407/7 مروج الذہب ج 68/4
                                                                          20. مقاتل الطابين /406، مروج الذہب جلد 69/4_
                                                                                           21. تاريخ الخلفاء /251 350
                                                                   22. تاريخ الخلفائ/347، تاريخ ابوالفداء /جزء دوم /38
                                                                                                                  .23
                                                                                                بالله ان كانت اميّم قد اتت
                                                                                                قتل بن بنت نبيها مظلوماً
                                                                                                  فلقد اتاه بنو ابيم بمثلم
```

```
بذا لعمرى قبره مهدوماً
                                                                                            اسفو على ان لا يكونوا شاركوا
                                                                                                     في قتلم فتتبعوه رميماً
     24. الفداء نے اپنی تاریخ میں ابن سکیب کا بیان اس طرح لکھا ہے کہ " قنبر تجھ سے اور تیرے دونوں بیٹوں سے زیادہ مجھ کو
                                                                                                             محبوب ہیں
                                                            25. تاريخ الخلفاء / 348، تاريخ ابي الفداء جلد1/جزء دوم /41 40
                                                  26. المختصر في اخبار البشر (معروف تاريخ ابي الفدائ) جلد 1 / جزء دوم /38
27. امام کے سامرا جانے کی تاریخ میں اختلاف ہے ، مرحوم مفید نے ارشاد میں امام کو متوکل کے خط لکھنے کی تاریخ جمادی الآخر
243 ق (ارشاد /333) بتائي سے ليكن جو مناقب جلد 401/4 اور ديگر كتابوں ميں سامرا ميں امام كى قيام كى مدت بيس سال لكھى سے
  جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے سامرا جانے کی تاریخ وہی 234 ھ قہے ، اس لئے یہ بات بعید معلوم ہوتی ہے کہ متوکل امام کی
                                                             فعالیت سے گیارہ سال غافل رہا ہو اور اس نے کوئی فکر نم کی ہو
                                                      28. بحار جلد 201/50 200 ، ارشاد مفيد / 332 ، تذكرة الخواص / 322
                                                                                                                  290
     29. آپکا سفر زبردستی کا سفر تھا اس کی دلیل خود آپ کا قول ہے آپ نے فرمایا: مجھ کو مدینہ سے زبردستی سامرا لایا گیا بحار
 30. چونکہ وہ گھر جہاں امام ہادی اور ان کے بعد امام حسن عسکری نظر بندکنے گئے تھے عباسی لشکرگاہ کے پاس تھا اور اس
                        محلہ کو محلہ عسکر کہتے تھے اس لئے یہ دونوں امام عسکریین کے نام سے مشہور ہوئے بحار 50/ 362
                    31. فصول المهمم /281_280، رشاد مفيد /334_333، تذكره الخواص 362، انوار البهيّة /259، بحار ج50 /200_
                                              32. ''ان كان لك في الحرمين حاجة فاخرج على بن محمد منها فأنَّم قد دعا الناس الى
                                                 نفسم و اتبعم خلق كثير "بحار جلد 209/50،سيرة الائمم الاثنى عشر جلد 485/2_
                                                           33. مروج الذبب جلد 84/4، بحار جلد 217/50، تذكرة الخواص /332
  34. تذكرة الخواص /323،مروج الذبب جلد 12/4 10،تو ر الابصار شبلخي /182،بحار جلد 211/50،امام نے جو اشعار پڑھے ان میں
                                                                                             سے کچھ اشعار ملاحظہ ہوں:
                                                                                             با تو على قلل الإجبال تحرسهم
                                                                                              غلب الرجال فما اغنتهم القلل
                                                                                             و استنزلوا بعد عزمن معاقلهم
                                                                                           و اسكنوا حضراً يا بئس ما نزلوا
                                                                                                ناداهم صارخ من بعد دفنهم
                                                                                             اين الاساور و التيجان و العلل
                                                                                               این الوجوه التی کانت منعمہ
                                                                                           من دونها تضرب الاستار و الكلل
                                                                                            فافصح القبر عنهم حين سائلهم
                                                                                              تلك الوجوه عليها الدود تنتقل
                                                                                           قد طال ما اكلوا دهراً و ما شربوا
                                                                                           فاصبحوا بعد طول الاكل قد اكلوا
   انہوں نے پہاڑ کی چوٹیوں کو اپنے رہنے کی جگہ قرار دی اور مسلح افراد ان کی حفاظت کررہے تھے لیکن ان میں سے کوئی چیز
                                                                                              بھی موت کو نہ روك سکی
     انجام کار عزت کی بلند چوٹیوں سے قبر کے گڑھے میں گر پڑے انہوں نے کتنی بری جگہ کو اپنے رہنے کی جگہ قرار دیا ایسی
                                                     صورت میں آواز آئي کہ وہ تاج و زینت و جلال و شکوہ سب کہاں چلے گئے
   کہاں گئے وہ نعمتوں میں غرق چہرے جو مختلف پردوں کے پیچھے زندگی گذارتے تھے (جہاں بارگاہ تھی پردے اور دربان تھے )
                                           ایسے موقع پر قبر نے آواز دی اور کہا: نازوں کے پروردہ چہروں کو کیڑے مکوڑے
                                                                                                                  291
  35. واقفی وہ لوگ ہیں جنہوں نے موسی ابن جعفر (ع) کی امامت پر توقف کیا ان کے بعد آپ کی امامت کو انہوں نے قبول نہیں کیا ،
           ان کا عقیدہ ہے کہ موسی بن جعفر کا انتقال نہیں ہوا ہے بلکہ وہ نظروں سے پنہاں ہوگئے اور ایك دن ظہور فرمانیں گے
                                                                                36. مناقب جلد 407/4، بحار جلد 172/50
                                                                                             37. مناقب جلد 415/4 414
                                                                      38. مناقب جلد 405/4 403،بحار جلد 172/50 164
```

39. ابن سکیت ہر چند کہ دل سے شیعہ اور دوستدار اہل بیت تھے لیکن چونکہ وہ متوکل کے بیٹوں کے معلم بھی تھے اور شاید وہ اپنے عقیدہ کو چھپا تے تھے اس وجہ سے انہوں نے یحیی بن اکثم کو اس بات کے لئے آمادہ کیا کہ وہ امام سے سوال کرے _ 40. تنقيح المقال جلد 329/1

41. اس واقعہ کا خلاصہ یہ ہے کہ :جب متوکل امام بادی پر دسترسی حاصل نہ کر سکا اور آنحضرت کو مجلس لہو لعب اور عیش و عشرت میں نہ کھینچ سکا تو کچھ لوگوں کی پیشکش پر اس نے آپ کے بھائي موسی کو اپنی محفل میں دعوت دینے کا ارادہ کیا _ اور یہ دکھا کر کہ ابن رضا اس کے دستر خوان پر بیٹھے ہیں امام ہادی (ع) کی شخصیت اور حیثیت کو داغدار بنا نا چاہا _ موسی اس کی دعوت پر سامراء پہونچے اور تمام چیزیں پہلے سے فراہم تھیں جو لوگ پہلے سے تیار بیٹھے تھے وہ ان کے استقبال کو پہنچے امام (ع) بھی ان کے ساتھ وہاں گئے اور پہلی ملاقات میں انہوں نے اپنے بھائی کو متوکل کے خیانت آمیز نقشہ میں پھنستے ہوئے دیکھ کر ان کو اس کے جلسہ میں شرکت کرنے سے روکا لیکن موسی نے امام کے نصیحتوں کا اثر نہیں لیا امام نے جب یہ محسوس کرلیا تو آپ نے نہایت یقینی لہجہ میں کہا :تم کو متوکل کی بزم میں شرکت کرنے کا موقع ہی نہیں ملے گا _ آخر کار وہی ہوا جسکی پیشین گوئي امام (ع) نے کی تھی _ ارشاد مفید /332_321_مناقب جلد 410/4_419بحار 158/50_ 42. اعلام الوری /358،مناقب جلد 414/4،بحار ج 50 /140_

43. اعلام الورى /355،ارشاد مفيد /334،مناقب جلد 401/4،بحار جلد 114/50 117

تاریخ اسلام 4 (حضرت فاطمہ(س) اور ائمہ معصومین (ع) کی حیات طیبہ

293

چودېوانسېق:

امام حسن عسکری (ع) کی سوانح عمري

295

و لأدت

شیعوں کے گیا رہویں امام 10 ربیع الثانی 232 ھ ق کو مدینہ میں پیدا ہوئے (1)آپ کا نام حسن ، کنیت ابومحمد اور سب سے زیادہ مشہور لقب عسکری تھا آپ کے والد بزرگوار امام ہادی اور مادر گرامی "حدیث" تھیں(2)

امامت کی تعیین

بار ہویں امام (ع) تك تمام ائمہ كا عام روايتيں تعارف كراتى ہيں ان كے علاوہ امام ہادى نے ہر طرح كے ابہام كو دور کرنے اور تاکید کے لئے اپنے فرزند ارجمند امام حسن (ع) کا تعارف اپنے شیعوں کے درمیان امام اور پیشوا کی حیثیت سے کرایا ان میں سے کچھ تصریحات کی طرف یہاں اشارہ کیا جارہا ہے_

1 "ابوہاشم جعفری " امام ہادی سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا : میرے جانشین میرے بیٹے حسن (ع) ہیں ، میرے جانشین کے ساتھ کس طرح رہوگے ؟میں نے عرض کیا کہ کیسے رہنا چاہیے ،میں آپ پرنثار ہوجاؤں ؟ آپ نے فرمایا : جب کوئي شخص ان کو نہ دیکھے تو اس کے لئے درست نہیں ہے کہ انکے نام کا ذکر کرے _ میننے یوچھا:یھر ان کو ہم لوگ کیسے یکاریں گے ؟آپ نے فرمایا :تم کہنا" الحجة من

296

آل محمد"(3)

2 "صقر بن دلف" کہتے ہیں کہ میں نے امام ہادی کو فرماتے ہوئے سنا کہ: بیشك میرے بعد میرا بیٹا "حسن(ع)" امام ہے اور ان کے بعد ان کے بیٹے "قائم" ہوں گے یہ وہ ہیں جو زمین کو ظلم جور سے پر ہونے کے بعد عدل و انصاف سے بھر دیں گے (4)

3_ "یحیی بن یسار قنبری" نقل کرتے ہیں کہ امام ہادی نے اپنی رحلت سے چار مہینہ پہلے اپنے بیٹے امام حسن (ع) سے

وصیت کی اور ان کی امامت و خلافت کی طرف اشاره فرمایا مجه کو اور کچه دوستوں کو اس پر گواه قرار دیا (5)

والد بزرگوار كے ساتھ

امام حسن عسکری (ع)نے اپنی عمر کے 22 سال اپنے پدربزرگوار کے دامن تربیت میں گذارے دو سال کی عمر میں اپنے پدر عالیقدر کے ساتھ سامرا تشریف لے گئے اور بیس سال کی اس تمام مدت میں آپ امام ہادی کی خدمت میں تھے ، خلفاء بنی عباس نے آپ کے کردار اور روابط کی نگرانی کی ، بنی عباس کے حکمرانوں خصوصاً متوکل کی خاندان علی (ع) اور خاص کر آپ کے والد امام بادی کے ساتھ برتے جانے والے مظالم اور کینہ توزی کو امام حسن عسکری (ع)نے بہت قریب سے مشاہدہ فرمایا

امام حسن عسکری (ع)اس طویل مدت میں اپنے والد کے مددگار ان کے موقف کے پشت پناہ رہے _ لیکن" عسکریین" علیہما السلام کو خلفاء بنی عباس نے چونکہ حدسے زیادہ محدود کردیا تھا اس لئے ان دونوں بزرگوار وں کی سیاسی اور مبارزاتی زندگی کے متعلق ابہام پایا جاتاہے اسی وجہ سے ہم دیکھتے ہیں کہ تاریخ ،امام حسن عسکری (ع)کی کوششوں اور ان کے موقف کے بارے میں خاموش ہے

297

اخلاقی خصوصیات و عظمت

امام حسن عسکری (ع) معنوی فضل و کمالات میں پیغمبر اسلام صلی الله علیہ و آلہ و سلم اور اپنے تمام اسلاف کے مکمل آنینہ دار تھے چنانچہ ہر دوست و دشمن آپ کی اخلاقی عظمت و خصوصیات کا معترف تھا_

حسن ابن محمد اشعری ، محمد بن یحیی اور کچھ دوسرے لوگوں نے نقل کیا ہے کہ ایك دن احمد ابن عبدالله خاقان (6)_قم کی زمینوں اور خراج کا نگران _ کی نشست میں علویوں اور ان کے عقائد کا تذکرہ چل رہاتھا _ احمد ابن عبدالله نے _ جو اہل بیت کے سخت ترین دشمنوں اور ناصبیوں میں سے تھا _ کہا "کردار ، وقار ، عفت، نجابت، فضیلت اور عظمت میں ،میں نے اپنے خاندان اور بنی ہاشم میں حسن بن علی _ جیسا کسی کو نہیں دیکھا ،ان کا خاندان ان کو سن رسیدہ اور محترم شخصیتوں پر مقدم رکھتا تھا اور لشکر کے صاحب حیثیت افراد، وزراء اور دیگر افراد کے نزدیك بھی ان کا یہی مقام تھا _ اس کے بعد وہ اپنے باپ سے امام حسن عسکری کی ملاقات کا واقعہ _ جو اس کے باپ کے نزدیك آپ کی عظمت و بزرگی کا حاکی ہے بیان کرتے ہوئے کہتا ہے :

میرے باپ نے امام حسن عسکری (ع)کے بارے میں مجھ سے کہا: "اگر خلافت بنی عباس کے ہاتھ سے نکل جائے تو مقام خلافت کو بچانے کے لئے بنی ہاشم میں سے ان سے زیادہ کوئی مناسب نہیں ہے اور یہ بات ان کی فضیلت ،عفت،ز ہد،عبادت اور نیك اخلاق کی بناپر ہے _ اگر تم نے ان کے والد کو دیکھا ہوتا تو تم کو ایك بزرگ اور بافضیلت انسان کی زیارت کا شرف حاصل ہوتا"_(7)

298

امام حسن عسكرى (ع) كا زهد

"مفوّضہ"(8)میں سے کچھ لوگوں نے "کامل بن ابراہیم مدنی " کو چند مسائل پوچھنے کے لئے امام (ع) کی خدمت میں بھیجا ان کا بیان ہے کہ "جب میں آپ کی خدمت میں پہنچا تو میں نے دیکھا کہ سفید اور لطیف لباس آپ کے جسم پرہے میں نے اپنے دل میں کہا کہ ولی اور حجت خدا نرم اور لطیف لباس پہنتے ہیں اور ہم کو دوسرے بھائیوں کے ساتھ ہمدردی کا حکم دیتے ہیں اور ایسے لباس پہننے سے روکتے ہیں _ دیتے ہیں اور ایسے لباس کے نیچے)پہنے ہوئے ہیں _ امام(ع) مسکرائے پھر اپنی آستین چڑھائی ،میں نے دیکھا کہ کھر درا اور کالالباس (اس لباس کے نیچے)پہنے ہوئے ہیں _

امام(ع) مسکرائے پھر اپنی استین چڑ ہائی ،میں نے دیکھا کہ کھر درا اور کالالباس (اس لباس کے نیچے)پہنے ہوئے ہیں _ پھر آپ نے فرمایا :"ہذا لللہ و ہذالکم" یہ _ کھر درالباس _ خدا کے لئے اور یہ نرم و سفید لباس جو میں نے اس کے اوپر پہن رکھا ہے _ تمہارے لئے ہے _(9)

عبادت اور بندگی

اپنے والد بزرگوار کی طرح امام حسن عسکری (ع)بھی خداکی عبادت اور بندگی کا بہترین نمونہ تھے _ "محمد شاکری" نقل کرتے ہیں کہ امام (ع) کا طریقہ یہ تھا کہ محراب عبادت میں بیٹھ جاتے اور سجدہ میں چاتے جاتے ،میں سوجاتا تھا اور پھر جب بیدار ہوتا تھا تو دیکھتا کہ امام اسی طرح سجدہ کی حالت میں ہیں _ (10) جب امام (ع) قید خانہ میں تھے اس زمانہ میں بعض عباسیوں نے "صالح بن وصیف" _داروغہ زندان _کو سمجھایا کہ ان کے ساتھ سختی کرو _ اس نے اپنے آدمیوں میں سے دو نہایت شریر افراد کو اس کام کے لئے معین کیا لیکن وہ دونوں حضرت کے ساتھ رہ کر بدل گئے اور عبادت و نماز میں باند مقام پر پہنچ گئے _ داروغہ زندان نے ان کو بلایا اور کہا تم پروائے ہو تم اس شخص کے لئے ایسے

299

بن گئے ؟

انہوں نے کہا" ہم اس شخص کے بارے میں کیا کہیں جو دن کو روزہ رکھتا ہے ، پوری رات عبادت کے لئے کھڑا رہتا ہے کسی سے بات نہیں کرتا ،سوائے عبادت کے اس کا دوسرا کوئي کام نہیں ہے _ جب وہ ہم کو دیکھتا ہے تو ہمارا جسم لرزنے لگتا ہے اور اہم اپنا توازن کھوبیٹھتے ہیں(11)

جودو كرم

"علی ابن ابر اہیم ابن موسی ابن جعفر" فرماتے ہیں کہ ایک زمانہ میں ،میں تہی دست ہوگیا تھا میں نے اپنے بیٹے "محمد"
سے کہا اس شخص کے پاس (امام حسن عسکری (ع)) چلاجائے جو، جود و کرم میں مشہور ہے _
اور جب میں امام _کی خدمت میں پہنچا تو انہوں نے مجھ کو آٹھ سو درہم عطا فرمائے(12)
"ابوہاشم جعفری" نقل کرتے ہیں کہ میں بہت تنگ دستی میں مبتلا تھا _میں نے امام حسن عسکری (ع) سے مدد طلب کرنے
کا ارادہ کیا لیکن مجھے بہت شرم آئی جب میں گھر لوٹا تو اما م (ع) نے ایك خط کے ساتھ سو دینار میرے لئے بھجوائے _
خط میں لکھا تھا جب تم کو ضرورت ہو بغیر شرمائے مجھ سے مدد مانگ لینا انشاء اللہ جو مانگو گے ملے گا (13)

زمانہ امامت

اپنے والد گرامی کے بعد امام حسن عسکری (ع)نے 254ھ ق میں منصب امامت کو سنبھالا آپ اپنی امامت کے قلیل دور _ چھ سال _ میں خلفائے بنی عباس میں سے تین خلفاء معتز (ایك سال) مهندی (ایك سال) اور معتمد(چارسال) کے بمعصر رہے _

300

امام (ع) کے بارے میں خلفاء کی سیاست

آپ کے زمانہ کے تینوں خلفاء کی سیاست وہی گندی سیاست تھی جو پہلے خلفاء کی آپ کے بزرگوں کے ساتھ تھی _ سیاست ،مامون کے زمانہ کے بعد اور بھی زیادہ شدید اور تکلیف دہ ہو گئی جیسا کہ دیکھتے ہیں کہ تین اماموں یعنی امام جواد (ع) 25سال ،امام ہادی (ع) 41سال ، امام حسن عسکری (ع) 28 سال، کی مجموعی زندگی 94 سال سے آگے نہیں بڑھتی

ان اماموں کے ہم عصر خلفاء کا رویہ اس بات کی حکایت کرتا ہے کہ وہ ائمہ کی کوششوں اور مبارزات سے بے حد خانف تھے اور انہوں نے انسانی معاشرہ کی ان روشن شعلوں کو اسی وجہ سے محدود کردیاتھا اور ان کے اوپر کڑی نظر رکھّے ہوئے تھے _

اس در میان امام حسن عسکر (3) دو سرے دونوں ائمہ کی بہ نسبت زیادہ نظر بندی اور نگر انی میں تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ:

1_ امام حسن عسکري(ع) کے زمانہ میں اہل بیت کے پیرو ایك عظیم اور قابل توجہ طاقت کی صورت میں ابھر کر سامنے آئے تھے ، وہ لوگ مسلسل قیام کرنے اور "رضا ئے آل محمد" کا نعرہ لگانے کی بناء پر عوام الناس کے خیالات کو خاندان رسالت کی طرف متوجہ کررہے تھے _ اور خاندان رسالت کی ممتاز شخصیت امام حسن عسکری (ع)تھے_ معتز کے زمانہ میں ، علویوں اور خاندان جعفر طیار و عقیل میں سے سترسے زیادہ ایسے افراد کو قید کرکے سامرا لایا گیا جنہوں نے حجاز میں قیام کیا تھا (14)

2 متواتر اخبار و روایات کے ذریعہ ان لوگوں کو معلوم تھا کہ مھدی مو عود (ع) جو تمام باطل اور خود ساختہ حکومتوں کی بنیاد کو ختم کردیں گے _ وہ نسل امام حسن عسکر 2(ع) سے بوں گے _

خود امام حسن عسکری (ع) کے بارے میں خلیفہ نے قتل کا ارادہ کیا اور "سعید حاجب "کو حکم دیا کہ امام (ع) کو کوفہ لے جائے اور لوگوں کی نظروں سے دور ،راستہ میں قتل کردے لیکن امام (ع) نے اپنے ایك

301

ایسے صحابی کے خط کے جواب میں جو ایسی خبر سن کر تشویش میں پڑگئے تھے لکھا کہ "تین دن کے بعد سب کچھ ٹھیك ہو جائے گا(15)

اور تین دن کے بعد در بار عباسی کے ترکوں نے _ جنہوں نے معتز کو اپنے لئے نفع بخش نہیں پایا ، حملہ کرکے خلافت سے ہٹاکر ایك تہہ خانہ میں قید کردیا اوروہ وہیں مرگیا (16)

معتز کے بعد 255ھ ق میں مھتدی مسند خلافت پر پہنچا اس کی روش _ جیسا کہ تاریخ بیان کرتی ہے _ خلفائے بنی عباس کے در میان ایسی تھی کہ خلفاء بنی امیہ کے درمیان جیسی روش عمربن عبدالعزیز کی تھی _ اس نے لوگوں کی فریاد رسی کے لئے قبة المظالم" نام کا خیمہ نصب کیا وہ وہاں بیٹھ جاتا تھا اور لوگوں کے مشکلات کو حل کیا کرتا تھا _ اسی طرح اس نے شراب کو حرام قرار دیا اور گانے بجانے سے گریز کیا (17)لیکن یہ ظاہری اور منافقانہ باتیں تھیں اور اس میں محض سیاسی غرض پوشیدہ تھی امام حسن عسکری (ع) کے ساتھ اس کا سخت رویہ اس بات کی بہترین دلیل ہے ،امام _ کو مدتوں قید میں رکھا یہاں تك کہ اس نے آپ کے قتل كا ارادہ کیا لیکن اس کو اجل نے موقع نہیں دیا اور وہ ہلاك _ ہوگیا (18)

مهندی اگر چہ حق و عدالت کی طرفداری ظاہر کرتا تھا لیکن جو حق وہ چاہتا تھا وہ اسلامی اصولوں پر منطبق نہیں ہوتا تھا اسی وجہ سے اس کی روش عمومی تنفر اور ملامت کا نشانہ قرار پائی _

امام(ع) اور ان کے پیرو دونوں ہی اسلام کے نگہبان اور سماجی حق و انصاف قائم کرنے والے تھے _ امام کی نظر میں معاشرہ کی بنیادی مشکل یہ نہیں تھی کہ مھتدی قابض تھا، بلکہ بنیادی مشکل یہ تھی کہ رہبری اپنی اصلی روش سے منحرف ہوگئی تھی اور لوگ اسلامی تعلیم و تربیت و ثقافت سے دور ہوگئے تھے _ حو دریاری اور دریار خلافت سے وابستہ افراد لیہ و لعب اور عباشی سے انس بندا کر حکے تھے ان کے لئے بھی مھندی ک

جو درباری اور دربار خلافت سے وابستہ افراد لہو و لعب اور عیاشی سے انس پیدا کرچکے تھے ان کے لئے بھی مهندی کا رویہ بڑا گراں تھا

302

ان دونوں باتونکی وجہ سے اس کی خلافت گیارہ مہینہ سے زیادہ نہ چل سکی اور آخر کار ترکوں کی شورش سے وہ قتل کردیا گیا۔ اور اس کی جگہ "معتمد"خلیفہ بنا(19)

معتمد کا بھی اپنے اسلاف کی طرح سوائے ستمگری اور عیاشی کے اور کوئي کام نہ تھا وہ اپنا زیادہ تر وقت عیاشی میں گذار تا تھا_ یہاں تك کہ اس کا بھائي "موفق" رفتہ رفتہ سارے امور پر مسلط ہوگیا _ اور اس نے سارے امور اپنے ہاتھوں میں لے لئے _(20)

اس کی حکومت کے زمانہ میں علویوں کا ایك گروہ نہایت ہے دردی سے شہید کردیا گیا اس کی خلافت کے زمانہ میں جنگ و فساد بہت تھا_ اتنا خون خرابہ کہ مسلمانوں کے جانی نقصان کی تعداد مورخین نے 15 لاکھ افراد لکھی ہے_(21) معتمد نے امام حسن عسکری (ع)کو قید خانہ میں ڈال دیا اور داروغہ زندان سے ہمیشہ آپ (ع) کے بارے میں پوچھا کرتاتھا اور وہ ہمیشہ یہی رپورٹ دیتا تھا کہ دن میں روزہ رکھتے ہیں اور راتوں کو نماز و عبادت میں گذارتے ہیں (22)

شورشيناور انقلابات

علویوں اور غیر علویوں کی شورشوں اور انقلابات کا سلسلہ امام حسن عسکری (ع) کی امامت کے زمانہ میں بھی جاری تھا ان میں سے نمونہ کے طور پر کچھ انقلابات کا ذکر کیا جاتا ہے _

1_"ابراهیم بن محمد علوی "کی تحریك جو "ابن صوفي" كے نام سے مشہور تھے _ انہوں نے 256ه ق میں مصر میں قیام

کیا اور شہر "اسنا" پر قبضہ کرلیا _"احمد ابن طولون" کے سپاہیوں کو شکست دیدی لیکن دوسری بار اس کے لشکر سے شکست کھا گئے _ اور بہت نقصان اٹھانے کے بعد بھاگ کر رو پوش ہوگئے _ پھر 259ھ ق میں دوبارہ قیام کیا اور لوگوں کو اپنے گرد جمع کیا _نتیجتاً مکہ پہنچنے کے بعد اس شہر کے حاکم کے ذریعہ گرفتار ہوئے اور ابن طولون کے پاس بھیجے گئے _پھر قید

303

کردیئے گئے زندان سے رہائی کے بعد مدینہ لوٹے اور وہیں انتقال کیا _(23)

2_" على ابن زيد علوى "كى تحريك :آپ نے 254ه ق میں كوفہ میں قیام كیا اور شہر پر قبضہ كركے حكومت كے نمائنده كو شہر سے نكال دیا خلیفہ كا لشكر متعدد باران سے لڑا آخر كار 257ه ق میں آپ قتل كردیئے گئے (24)

3_"عیسی ابن جعفر علوی "کی تحریك :انہوں نے "علی ابن زید" کے ساتھ کوفہ میں قیام کیا"معتز "نے ان سے جنگ کے لئے ایك لشكر بھیجا اور ان کو شكست دے دی مسعودی نے 255ھ ق میں ان کے قیام کا ذکر کیا ہے (25)

سے یہ سسر بھیب ہور ہی طو سست کے ای مسلولی کے دوے۔ کا بین ہی سے یہ کے سام کے اور کے ہے۔ کا رہے مار نے گئے _ لوگوں کی ___ اوگوں کی عزت و ناموس پر اس کے سپاہیوں نے حملہ کیا _دسیونشہروں میں آگ لگادی گئی اس نے اپنے کو "علی ابن محمد"اور علوی بتایا وہ اپنا سلسلہ نسب "علی ابن حسین(ع)" تك پہنچا تا تھا جبكہ وہ جھوٹا تھا _بلكہ اس كا سلسلہ نسب"عبد قیس" تك پہنچا تا ہا اور اس كی ماں "بنی اسد ابن حزیمہ "سے تھی_(26)

صاحب زنج کا نعرہ غلاموں اور مزدوروں کی حمایت تھااسی وجہ سے اس کو صاحب زنج کہتے تھے _ اس کی شورش پندرہ سال تك چلتی رہی وہ 252ھ ق میں قتل كردیا گیا (27)

304

امام حسن عسكرى (ع)كى كوششيں اور موقف

حوادث کے مقابلہ میں امام کے اقدامات اور ان کی روش کو چار حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے _

الف سیاسی واقعات کے سلسلہ میں امام کا موقف

اپنے پدر بزرگوار کی طرح امام حسن عسکری (ع)نے بھی اس سلسلہ میں بڑا محتاط رویہ اختیار کیا حکومت کے مقابلہ میں امام (ع) کے منفی رویہ نے ان کے احترام اور قدر و منزلت کا موقع فراہم کیا_

ایسی منزلت جس کو نزدیك ترین درباریوں نے بهی سمجه لیا تها _ اس طرح که "عبیدالله ابن خاقان " سے امام (ع) کی ملاقات والے واقعہ سے وہ محض اس بات کی جانب متوجہ ہوگیا تهاکہ "موفق" _ طلحہ ابن متوکل _ یہ چاہتا ہے کہ ان کے پاس آئے تو اس نے امام (ع) کو سمجهایا اور عرض کیا کہ آپ جب چاہیں تشریف لے جائیں ،چونکہ وہ جانتا تها کہ موفق سے امام کی ملاقات میں اس کے لئے بهی خطرہ ہے اور امام (ع) کے لئے بهی _(30)

بہت سے اہم واقعات جو آپ کی امامت کے زمانہ میں دربار خلافت کو پیش آئے اور آپ نے ان میں سکوت اختیار کیا_ ان میں سے شورش "صاحب زنج" کا نام لیا جا سکتا ہے امام (ع) کے موقف سے واقفیت کے لئے ضروری ہے کہ اس واقعہ پر تین پہلووں سے غور کیا جائے _

1_ صاحب زنج کا دعوی کہ اس کا سلسلہ نسب امیر المومنین _تك پہنچتاہے_

2_ اسلامی قدروں اور اس کے قوانین کے خلاف اس کا قیام_

3_ حکومت بنی عباس کے خلاف اس کا قیام_

پہلی بات کے بارے میں امام نے نہایت واضح موقف اپنایا آپ نے فرمایا: "صاحب الزنج لیس منّا اهل البیت "(31)صاحب زنج ہمارے خاندان سے نہیں ہے ۔

305

دوسر _ پہلو کے بار _ میں امام (ع) کا موقف بڑا واضح ہے _ جن جرائم کا ارتکاب صاحب زنج کررہا تھا آپ قطعی طور پر اس سے متنفر تھے _ کیونکہ اس کے سار _ کام عدل اسلامی اور پیغمبر (ص) کی واقعی تعلیمات کے خلاف تھے اور یہ بات ہر ایك پر روشن تھی اور اس سلسلہ میں امام (ع) کے سکوت کی شاید یہی وجہ تھی کہ سب لوگ جانتے ہی ہیں _ لیکن تیسری بات کے سلسلہ میں امام (ع) نے کوئی خاص موقف اختیار نہیں فرمایااور ایسا راستہ اختیار کیا کہ ان کے اقدام کو حکومت کی ضمنی تائید نہ شمار کیا جائے _ اگر چہ صاحب زنج کی شورش میں ضعف اور بہت زیادہ انحراف موجود تھا لیکن سیاسی نکتہ نظر سے یہ شورش بنی عباس کی حکومت کو کمزور کرنے اور ان کی طاقت اور نفوذ کو ختم کرنے کے لئے تھی ،اس کے ساتھ ساتھ صاحب زنج سے حکومت وقت کا ٹکراؤ ،امام (ع) اور ان کے پیرووں کے فائدہ میں تھا اس لئے کہ خلافت کی مشینری کا دباؤ کچھ کم ہوگیا تھا

ب:علمى اوروثقافتى تحريك مين امام (ع) كا موقف

اگر چہ امام (ع) نے اپنی زندگی کا زمانہ حکومت کی نظر بندی میں گذارا لیکن اس کے با وجود علمی اور ثقافتی پہلووں میں بلند اور بیش قیمت قدم اٹھا نے میں کامیاب رہے کچھ علماء نے اس بارے میں کہاہے کہ "آپ سے نقل ہونے والے مختلف علوم و دانش نے کتابوں کے صفحات پر کردیئے(32)

کفر آمیز افکار و شبھات کی رد میں آپ کے استدلالی اور منطقی جوابات ،مناظرے ،علمی بحثیں، بیانات ،علمی خطوط ،تالیف کتاب (33) اور شاگردوں کی تربیت کے ذریعہ حق کو واضح کرنا ،آپ کی علمی اور ثقافتی کوششوں کی آئینہ دارہے _چونکہ ان تمام موارد کو ذکر کرنا ہمارے (موجودہ)کام کے دائرہ سے خارج ہے اس لئے ہم کچھ موارد کے ذکر پر ہی اکتفا کرتے ہیں _

1_" يعقوب ابن اسحاق كندى " عراق كے مشہور فلسفيوں ميں سے تھا _ اس نے تناقض قرآن

306

کے موضوع پر کتاب لکھنے میں اپنا کافی وقت صرف کیا تھا _امام حسن عسکری (ع) اس واقعہ سے مطلع ہوئے اور اس فاسفی کے شاگردوں میں سے ایك کو ایك جملہ بتا کر اس کو اس کے عقیدہ سے منصرف اور اس بات پر آمادہ کیا کہ جو کچھ اس نے لکھا ہے اس کو اس کے عقیدہ سے منصرف اور اس کتاب کو جلالا الے _ کچھ اس نے لکھا ہے اس کو اس کے عقیدہ سے منصرف اور اس کتاب کو جلالا الے _ آپ نے اس کے شاگرد سے فرمایا کہ اس سے جاکر کہو کہ کیا اس بات کا احتمال نہیں ہے ، کہ تم نے جو کچھ سمجھا ہے ، ان کلمات (قرآن) کے کہنے والے نے اس کے علاوہ کسی اور مطلب کا ارادہ کیا ہو (34)

2 "ابوحمزہ نصیر"نقل کرتے ہیں کہ میں نے امام _ کو بارہا روم،فارس اور دوسرے مختلف نسل و زبان کے اپنے غلاموں سے ان کی زبان میں باتیں کرتے دیکھا مجھے تعجب ہوا اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ امام(ع) تو مدینہ میں پیدا ہوئے اور دوسرے افراد نیزملتوں سے آپکار ابطہ نہیں رہا پھر یہ زبانیں آپ نے کہاں سے سیکھیں؟
امام (ع) نے اس بات کی کوشش کی کہ اس طریقہ سے امامت کے حالات کو غلاموں کے لئے واضح کردیں اور ان کو یہ سمجھا دیں کہ امام (ع) کو بھی پیغمبر (ص) کی طرح اپنی طرف رجوع کرنے والوں کی زبان سے واقف ہونا چاہیے ور نہ معرفت اور ہر چیز اسے عطا کی ہے اس وجہ سے وہ تمام ناد اور حوادث روزگار کو جانتے ہیں اس کے علاوہ دوسری صورت میں حجت خدا اور دوسروں کے در میان کوئی فرق نہیں رہ جائے گا_(35)
صورت میں حجت خدا اور دوسروں کے در میان کوئی فرق نہیں رہ جائے گا_(35)

ج_عوامی مرکز کی نگرانی ،اس کی پشت و پناہی اور تیاری اپنے پیرووں کے چال چلن اور اعمال کی نگرانی کے ساتھ ساتھ امام _ان کو عباسیوں کے دام میں پھنسنے سے بچاتے اور ضروری مقامات پر معنو ی و اقتصادی مسائل میں ان کی مدد فرماتے تھے۔ نمونہ کے طور پر ملاحظہ ہو

1 معتز کے قتل سے بیس دن پہلے امام (ع) نے اپنے ایك چاہنے والے كو لكھا:"الزم بیتك حتى يحدث الحادث" (36)اپنے ____ گے اندر بیٹھے رہو اور ہرگز باہر نہ نکلنا یہاں تك كہ كوئي حادثہ پیش آئے _

2_" محمد ابن علی سمري"آپ کے ایك اصحابی اور آپ کے فرزند کے چوتھے نائب تھے آپ نے ان کو لکھا :"فتنةً تظلّکم فکونوا علی اہبہ"(37)ایك فتنہ ہے جو تمہارے اوپر سایہ ڈال رہا ہے اس بناپر ضروری تیاری کئے رہو

3 "ابوطاہر ابن بلبل " نے سفر حج میں علی ابن جعفر همّانی کو دیکھا کہ بہت زیادہ بخشش و عطا کر رہے ہیں وایسی پر ایك خط میں آپ نے امام حسن عسکری (ع)کو لکھا،امام (ع) نے جواب میں تحریر فرمایا:"ہم نے خود ان کو (اس کام کے لئے)ایك لاكھ دینار دیئے ہیں اور جب ہم نے چاہا كہ ایك لاكھ دینار اور دے دیں تو انہوں نے قبول نہیں كیا"(38) روایت یہ بیان کرتی ہے کہ "علی ابن جعفر "کی بخشش و عطا امام کی زیر نگرانی تھی اور آپ کو اس کی خبر تھی ،اور عطا کی جانبوالی خطیر رقم (ایك لاكه دینار) اس بات كی دلیل بر كه بیسر عمومی مصالح اور شیعوں كی ضرورتوں میں

د:آب کے فرزند حضرت مهدی (ع) کی غیبت کے بارے میں آپ کا موقف:

چونکہ امام حسن عسکري(ع) جانتے تھے کہ خدا کی مشیت میں ان کے فرزند کی غیبت ہے اس لئے آپ غیبت کے مسئلہ کو اپنی حیات ہی میں حل کر دینے کی کوشش کر رہے تھے اور اپنی امامت پر اعتقاد رکھنے والے معتقدین کے عمومی افکار کو ایسے اہم واقعہ کو قبول کرنے کے لئے آمادہ کررہے تھے جس کی مثال ماضی میں نہیں تھی

308

خرچ ہورہے تھے

البتہ وہ متواتر روایتیں جو پیغمبر اکرم (ص) اور ائمہ معصومین سے بارہویں امام کی غیبت کے بارے میں پہنچی تھیں ان روایتوں نے اس اہم امر کو قبول کرنے کے لئے راہ ہموار کردی تھي لیکن امام حسن عسکري(ع) کی "موعود منتظر" کے باپ ہونے کی حیثیت سے جو سب سے مشکل ذمہ داری تھی وہ یہ تھی کہ وہ مسلمانوں کو آگاہ کر دینکہ ان روایتوں اور پیشن گوئیونکے تحقق کا زمانہ آگیا ہے اور ان کے فرزند ارجمند ،ان روایتوں کے مصداق اوروہی "قائم آل محمد(ص) " ہیں

ایسے افکار کا بیان اور اس کی تبلیغ عقیدہ کے ایك اہم موضوع کے عنوان سے لوگوں کے اذبان میں ، وہ بھی ایسے سنگین حالات میں بیشك بڑا مشكل اور حساس كام تها

اسی وجہ سے امام حسن عسکری (ع)نے اپنی تمام کوششوں کو صرف کردیا تا کہ لوگوں کا عقیدہ اور ایمان ڈگمگانے نہ پائے اور عمومی انہان کو اس بات کے قبول کرنے کے لئے آمادہ کرلیں اور اپنے پیرووں کو متوجہ کردیں کہ غیبت پر اعتقاد رکھنا لازمی اور ضروری ہے _

مذکورہ مقصد کو پورا کرنے کے لئے امام کی فعالیت دوحصوں میں تقسیم ہوتی ہے _

1 اینے فرزند کو لوگوں کی نظروں سے یوشیدہ رکھنا اور ان کی حفاظت کرنانیز خاص لوگوں کو ان کی نشاندہی کرنا چاہتے تھے اور اس اقدام کے علاوہ آپ نے لوگوں سے رابطہ کو محدود کرکے ایك خاص تعداد تك ركھا اور آپ كى روش یہ تھی کہ خطو کتابت یا اپنے معین کئے ہوئے نمائندوں کے توسط سے شیعوں سے رابطہ پیدا کرنا تا کہ وہ اس کے عادی

2 مسئلہ غیبت کا بیان اور اس کی تشریح "انتظار فرج"کی فکر کومسلمانوں کے نہنوں میں بٹھانا،اس موقف کوواضح اور مستحکم کرنے کیلئے مختلف مناسبتوں سے آپ کا بیان اور اعلان ہوتا رہتا تھا ان بیانات کے چند پہلو ملاحظہ ہوں:

1 امام مہدی کے صفات کے بارے میں عمومی اور کلی پہلو نیز امام مہدی (ع) کے ظہور اور قیام کی خصوصیتیں بیان کر ناجیسا کہ اپنے اصحاب میں سے ایك صحابی کے جواب میں آپ نے فرمایا:قائم (ع) جب قیام کریں گے تو اس وقت حضرت داؤد (ع) کی طرح بغیر بینّہ کے اپنے علم کی بنیاد پر لوگوں کے درمیان فیصلہ کریں گے اس زمانہ میں آپ حکم دیں گے کے اس زمانہ میں آپ حکم دیں گے کہ مینارے اور مسجدوں میں مخصوص جگہیں ویران کردی جائیں _(40)

امام (ع) ان خصوصیتوں کو بیان کرکے اس بدعت کے مقابلہ میں اپنے منفی رویہ کو بیان کررہے،ہیں_

2 اس اہم مسئلہ کو قبول کرنے کیلئے شیعوں کے واسطے عمومی اور خصوصی بیانات منجملہ ان کے وہ خط ہے جو آپ نے "ابن بابویہ" قمی کو لکھا ہے _ آپ لکھتے ہیں کہ میں تم کو بردباری اور انتظار فرج کا حکم دیتا ہوں _پیغمبر (ص) نے فرمایا :ہماری امت کا سب سے بہتر عمل انتظار فرج ہے ہمارے شیعہ ہمیشہ غم و الم میں مبتلا رہیں گے یہاں تك کہ میرا فرزند ظہور کرے گابیشك رسول خدا(ص) نے ان کے ظہور کی بشارت دی ہے ،وہ زمین کو ایسے ہی عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے پر ہوگی _

اے مرد بزرگوار تم صابر رہو اور ہمارے تمام شیعوں کو صبر و شکیبائي کی دعوت دو_اس لئے کہ زمین خدا کی ملکیت ہے وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے گا اس کا وارث بنائے گا اور عاقبت (نیك انجام)پر بیزگاروں کے لئے ہے (41)

شبهادت امام حسن عسكري (ع):

خلفاء بنی عباس _ منجملہ ان کے معتمد _ جانتے تھے کہ پیغمبر (ص) کے جانشین بارہ افراد ہیں _ ان میں سے بارہواں غیبت کے بعدظہور کرے گا اور ظلم و جور کی بساط کو اللہ کر رکھدے گا _

اسی وجہ سے معتمد نہایت شدّت سے امام حسن عسکری (ع) کی نگرانی کرتا تھا ،اور طبیب یا معالج یا

310

خدمتگذار کے عنوان سے اس نے جاسوسوں کو امام حسن عسکری (ع) کے گھر میں رکھ دیا تھا تا کہ وہ امام کی زندگی کو نزدیك سے دیکھتے رہیں اور ان کے فرزند کے بارے میں جستجو کریں (42)

آخر كار جب معتمد نے ديكھا كہ لوگوں كى توجہ دن بدن امام (ع) كى طرف بڑھتى جارہى ہے ،نگرانى اور قيدى بنانے كا الثا اثر ہو رہا ہے تو اس نے آپ كو قتل كردينے كا ارادہ كرليا _اور خفيہ طور پر اس نے زہر دے ديا_امام آٹھ روز كے بعد صاحب فراش ہوگئے اور 8 ربيع الاول 260ھ ق ميں عالم جاودانى كى طرف كوچ كرگئے اور اپنے والد بزرگوار كى قبر كے پاس سامرا ميں سپرد لحد كئے گئے (43)_

311

سوالات:

1 امام حسن عسکری (ع) نے کس تاریخ میں ولادت پائی اور انہوں نے اپنے پدر بزرگوار کے ساتھ اپنی عمر کے کتنے دن گذار ہے؟

2 _ امام حسن عسکری (ع) کی امامت کا زمانہ کس سن میں شروع ہوا _ اور کتنے دن تك رہا آپ کتنے خلفا کے معاصر رہے اور ان میں سے ہر ایك کے ساتھ کتنے سال رہے؟

3 _ آپ کے زمانہ کے خلفاء کا آپ کے ساتھ کیسا سلوک تھا اور امام حسن عسکری (ع) میں دوسرے ائمہ کی بہ نسبت کیا خصو صبتیں تھیں؟

4 _ امام حسن عسکری (ع) کے زمانہ میں خلافت بنی عباس کے خلاف جو انقلاب اور شورشیں برپاہوئیں ان میں سے چند نمونے بیان کیجئے؟

5 _ آپ کے فرزند حضرت مہدی (عج) کی غیبت کے بارے میں آپ کے موقف کی تشریح فرمایئے _

312

```
1 بحار جلد 236/50،منقول از مصباح كفعمي و اقبال الاعمال ،آپ كي ولادت كي تاريخ كي بارے ميں دوسرے اقوال بهي بيں منجملہ ان
                                     كے8 ربيع الآخر 232ه ق(مناقب جلد 422/4اعلام الوری /367)ربيع الاول 230ه ق و غيره
                                                       2 بحار جلد 236/50''حدیثہ''بھی لکھا گیا ہے نیز ''سوسن ''کہا گیا ہے _
    3 ارشاد مفيد /338، بحار 240/50، منقول از كمال الدين صدوق اور غيبت شيخ، اعلام الورى /207، كافي جلد 328/1، كشف الغمم جلد
                                                                                                               406/2
                                                                            4 بحار جلد 239/50منقول از كمال الدين صدوق
              5 بحار جلد 146/50، علام الورى /370 ، كافي جلد 325/1، ارشاد /335، غيبت شيخ /120، كشف الغمم جلد 404/2، فصول
                                                    المهمة/384،ارشاد و غيبت شيخ راوى كا نام يحيى بن يسار عنبرى لكها بے
                                 6 احمد کا باپ (عبداللہ ابن خاقان )حکومت بنی عباس کے وزیروں اور نمایاں لوگوں میں سے تھا_
      7 ارشاد مفيد 339_383،اعلام الورى /377_376،كافى جلد 503/1 ،كشف الغم، جلد 197/3،بحار جلد 327/50_325،كمال الدين
                                                                             صدوق جلد 42/1 40 مطبوعہ جامعہ مدرسین
     8 مفوضہ ان لوگوں کو کہتے ہیں جو بندوں کے افعال کے بارے میں ارادہ الہی کو بے اثر مانتے ہیں ان کے مقابل والے فرقہ کو
                                                9 بحار جلد 253/50منقول از غيبت شيخ انمتنا جلد 271/2منقول از اثبات الهداة
                                                                              10 سفينة البحارج 260/1 انمتنا جلد 269/2
11 بحار جلد 308/50، اعيان الشيعم جلد 41/2، كافي جلد 512/1، اعلام الورى /379، كشف الغمم جلد 414/12، مطبوعم تبريز مناقب جلد
                                                                                                    429/4، ارشاد /344
    12 اعيان الشيعم جلد 40/2 كافي جلد 506/1، ارشاد 34/1/1، بحار جلد 278/50، مناقب جلد 438/4 33/4 كافي جلد 300/3(تين
                                                                                           جلدوں والی مطبوعہ بیروت)
                                                                  13 اعلام الوري/372،مناقب ج 439/4،بحار جلد 267/50_
                                                                                              14 مروج الذہب جلد 91/4
                                                                                                                 313
           15 'ابعد ثالث: ياتيكم الفرج''بحارج 251/50به نقل از غيبت شيخ 134، كشف الغمه ج 206/3 فصوال المهمم/285_
                                                                                                16 مروج الذہب ج92/4_
                                                        17 ملاحظہ فرمایئےروج الذہب ج4/6وو كامل ابن اثیر ج 335/7 333
                                 18 بحارج 313/50 "و كان المهتدى قد صحّح العزم على قتل ابى محمد فشعظم لله بنفسم حتى قتل"
                                                                            19 تاريخ الخلفائ/363،مروج الذبب جلد 99/4_
                                                                                 20 مروج الذبب جلد 363/4 عروج الذبب
                                                                                             21 مروج الذہب جلد4/436_
                                                                                                  22 انوار البهيّم /286_
                                                                                 23 كامل ابن ثير جلد 238/7 263 264
                                                                                               24 مروج الذبب جلد94/4
                                                                                              25 مروج الذہب جلد 94/4
                                                                                      26 كامل ابن اثير جلد 206/7 205
                                                                  27 مروج الذہب جلد 108/4،كامل بن اثير جلد 255/7 206
                                                                                            28 كامل ابن اثير جلد174/7_
                                                                                             29 مروج الذہب جلد112/4_
   30 اس وزیر کے سلسہ میں جو تاریخ سے استفادہ ہوتا ہے اور جو کچھ خود اس کی باتوں سے آشکار ہوتا ہے وہ امام(ع) کا احترام
کرتا تھا اور آپ کی منزلت اور عظمت کا قاتل تھا ِشاید اسی وجہ سے امام (ع) اس کے دیدار کیلئے تشریف لیے گئے تھے تا کہ اس کی
                                                                                    اس کیفیت کو اور قوی بنا یاجا سکے _
                                                                                               31 مناقب جلد 4 ص 429
                                                 32 ''فقد روى عنه من انوآع العلم ما ملا بطون الدفاتر ''اعيان الشيعه جلد 40/1
33 اس تفسیر کی طرف اشارہ ہے جو تفسیر حسن عسکري(ع) کے نام سے مشہور ہے مرحوم علامہ مجلسی بحار الاتوار میں فرماتے
                     بینکہ ''امام حسن عسکري(ع) کی طرف منسوب تفسیر مشہور کتابوں میں سے ہے اور مرحوم صدوق کے لئے
                                                                                                                 314
```

تاریخ اسلام 4 (حضرت فاطمہ(س) اور ائمہ معصومین (ع) کی حیات طیبہ

315

پندر ہوانسبق:

امام زمانہ حضرت حجت (عج) کی زندگی کے حالات (پہلا حصہ)

317

ولادت

شیعوں کے بار ہویں امام اور پیغمبر اسلام (ص) کے آخری وصلی روز جمعہ صبح صادق کے وقت 15_شعبان 255ھ ق یا 256ھ ق کو مقام سامرا میں پیدا ہوئے _(1)

ائمہ نے اپنے شیعوں سے ان کے نام کو بیان کرنے سے منع فرمایا اور اتنا فرمایا کہ وہ پیغمبر (ص) کے ہم نام ہیں ،ان کی کنیت بھی پیغمبر (ص) ہی کی کنیت ہے (2)

آپ کے مشہور ترین القاب مہدی ،قائم،حجت،اور بقیة الله ہیں

آپ کے پدر بزرگوار ،گیا رہویں امام حضرت امام حسن عسکری _اور مادر گرامی "نرجس" (3) بنت "یوشعا" ہیں جو قیصر روم کے بیٹے اور جناب عیسی (ع) کے ایك حواری "شمعون کی نسل سے تھیں ان عظیم المرتبت خاتون کی عظمت کے لئے اتنا كافی ہے کہ امام حسن عسکری _کی پھوپھی جناب "حکیمہ"نے جو خاندان امامت کی ایك بزرگ خاتون تھیں _ انھیں اپنی اور اپنے خاندان کی سردار کا خطاب دیا ہے اور خود کو ان کی خدمت گذار سمجھتی تھیں _(4) جب جناب نرجس روم میں تھیں تو ایك دن انہوں نے خواب میں دیکھا کہ پیغمبر (ص) اسلام اور حضرت عیسی (ع) نے امام حسن عسکری سے ان كا عقد كردیا

آپ خواب کے عالم میں حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی دعوت پر مسلمان ہوئیں لیکن انہوں نے اپنے وابستگان سے اپنا اسلام چھیائے رکھا

آخر کا ر آپ کو خواب میں حکم ملاکہ کنیزوں اور قیصر کے خدمت گذاروں کے درمیان چھپ کر

اس لشکر کے ساتھ جو مسلمانوں سے جنگ کے لئے سرحد کی طرف جارہاہے ،چلی جائیں

آپ نے ایسا ہی کیا اور سرحد پر چند دوسرے افراد کے ساتھ لشکر اسلام کی اسیری میں آگئیناور بغداد لے جائی گئیں _ یہ واقعہ احتمال قوی کی بناپر 248ھ ق میں رونما ہوا جو امام ہادی _کے سامرا میں قیام کا تیر ہواں سال تھا اور امام حسن عسکری _اسوقت سولہ سال کے تھے _امام ہادی (ع) کے قاصد نے ایك خط بغداد میں جناب نرجس کو دیا جو رومی زبان میں لکھا ہواتھا _اور ان کو بردہ فروشوں سے خرید کر وہ قاصد"سامرا"لایا _

جو کچھ جناب نرجس نے خواب میں دیکھا تھا امام ہادی نے اسے بیان کردیا _ اور بشارت دی کہ وہ گیا رہویں امام (ع) کی بیوی اور ایسے بیٹے کی ماں بنیں گی جو ساری دنیا پر تسلط حاصل کرکے زمین کو عدل و انصاف سے پر کردے گا اس کے بعد آپ نے جناب نرجس کو اپنی بہن"حکیمہ" کے حوالے کیا تا کہ وہ ان کو آداب و احکام اسلام سکھا ئیں کچھ دنوں کے بعد جناب "نرجس"امام حسن عسکری کی زوجیت میں آئیں(5)

"حكيمہ" جب بھی امام حسن عسكري(ع) كی خدمت میں پہنچتیں دعا فرماتیں كہ خداوند عالم ان كو فرزند عطا فرمائے _ وہ نقل كرتى ہیں كہ ايك روز عادت كے مطابق امام(ع) كے ديدار كے لئے گئیں میں نے وہی دعا پھر امام (ع) كے سامنے دہرائي امام (ع) نے فرمایا جو بیٹا آپ میرے لئے خدا سے مانگ رہی ہیں وہ آج كی رات پیدا ہونے والاہے میں نے عرض كیا میرے سردار وہ بچہ كس سے پیدا ہوگا؟آپ نے فرمایا "نرجس سے"میں اٹھی اور میں نے نرجس كو جستجو كی نگاہ سے ديكھا حمل كی كوئي علامت نہیں ہے _ امام(ع) مسكر ائے اور فرمایا:سپیدہ سحری كے وقت آپ پر آشكار ہوجائے گا _اس لئے كہ وہ مادر موسى (ع) كی طرح ہیں جن كا حمل ظاہر نہیں ہواتھا اور ولادت كے وقت تك كسی كو ان كے حمل كی خبر نہ تھی اس لئے كہ فرعون ،موسى (ع) كی تلاش میں عورتوں كے شكم كو چاك كرديتا تھا اور یہ بچہ _ جو آج كی رات پیدا ہوگا _حضرت

319

موسی (ع) کی طرح ہے _

جناب حکیمہ نقل فرماتی ہیں کہ میں سپیدہ سحر تك نرجس کی نگرانی کرتی رہی اور وہ نہایت آرام کے ساتھ میرے پاس سوئي ہوئي تھیں یہاں تك کہ طلوع فجر کے وقت وہ گبھراكراٹھ بیٹھیں میں نے ان کو اپنی آغوش میں سنبھالا اور ان کے اوپر اسم خدا پڑھ کردم کیا، امام (ع) نے _ دوسرے کمرے سے آواز دی _ ان کے اوپر سورہ انا انزلنا دم کیجئے _ میں نے سورہ اناانزلنا پڑھنے کے بعد نرجس کی حالت کو دیکھنا شروع کیا _انہوں نے فرمایا جو آپ کے سردار نے خبر دی تھی وہ بات ظاہر ہوگئي ہے _

میں اسی طرح سورہ قدر پڑھنے میں مشغول تھی کہ بچہ شکم مادر میں میرا ہم آواز ہوگیا اس نے بھی سورہ قدر کی تلاوت کی اور مجھ کو سلام کیا ،میں ڈرگئی ،امام حسن عسکري(ع) نے آواز دی :،امر خدا میں تعجب نہ کریں _خداوند عالم ہم کو بچپن میں حکمت سے گویائي عطا کرتا ہے _اور بڑے ہونے کے بعد زمین پر حجت قرار دیتا ہے _

ابھی امام (ع) کی بات ختم بھی نہیں ہوئي تھی کہ یکایك نرجس سامنے سے غائب ہوگئیں جیسے ہمارے اور ان کے در میان پردہ حائل ہوگیا ہو ،میں آواز دیتی ہوئي امام(ع) کی طرف گئي _امام (ع) نے فرمایا :پھوپھی جان آپ وہیں تشریف لے جائیں ان کو اپنی جگہ پر پائیں گی

میں وہاں پلٹ آئي ابھی تھوڑی دیر بھی نہ گذری تھی کہ میرے اور ان کے درمیان پردہ بٹ گیا_اور میں نے "نرجس"کو اس طرح نور میں غرق دیکھا کہ میری آنکھوں میں ان کو دیکھنے کی طاقت نہ تھی

اسی عالم میں ،میں نے ایك بچہ كو دیكھا جو سجدہ كے عالم میں تھا اور اپنی انگلی اوپر اٹھائے ہوئے كہہ رہا تھا:"اشھد ان لا اللہ الا اللہ وحدہ لا شريك لہ و انّ جدی محمداً رسول اللہ و انّ ابی امیر المومنین "اس كے بعد آپ نے ايك ايك امام كی امامت كی گواہی دی اور فرمایا خدایامیرے وعدہ كو پورا كر اور میرے كام كو اتمام كو پہنچا ،میرے قدم كو ثبات و

320

استواری عطاکر اور میرے ذریعہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے (6)

يوشيده ولادت

امام عسکری (ع) کے زمانہ (ع) امامت میں حکام بنی عباس کے درمیان بڑی تشویش اور فکر مندی تھی ،تشویش ان کثیر اخبارات و احادیث کی بنا پر تھی جو پیغمبر (ص) اور ائمہ سے مروی تھیں ان میں یہ ذکر آچکاتھا کہ امام حسن عسکری کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوگا جو حکومتوں کی بنیادوں کو پلٹ دینے والا اور تاج و تخت کو الٹ دینے والا ہوگا وہ دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا (7) اس لئے امام حسن عسکری(ع) سخت پریشانی میں تھے اور خلافت کی مشینری یہ کوشش کررہی تھی کہ اس نو مولود کو پیدا ہونے سے روک دے (8)

یہی وجہ تھی جو حضرت مہدی (ع) کے حمل اور ولادت کے زمانہ کو لوگوں سے پوشیدہ رکھا گیا اور خدا نے ان کے حمل کو جناب موسی کی طرح مخفی رکھا

ولادت کے بعد سوائے خاص اصحاب اور دوستوں کے کسی نے مہدي(ع) کو نہیں دیکھا اور وہ بھی الگ الگ ایك ساتھ اور عام طور پر نہیں

خواص کیلئے اعلان

امام حسن عسکری کی روش یہ تھی کہ اپنے فرزند کو عام لوگوں کی نظروں سے مخفی رکھنے کہ باوجود مناسب موقع پر قابل اطمینان افراد کو حضرت مھدی (ع) کے سامنے پر قابل اطمینان افراد کو حضرت مھدی (ع) کے سامنے حاضر ہونے کا فیض پہنچا تے رہتے تھے ،تا کہ اس طرح وہ ان کی پیدائشے اور وجود کا یقین حاصل کرلیں اور مشاہدہ فرمالیں نیز ضروری موقع پر دوسرے شیعونکو اطلاع دیں تا کہ آپ کے بعد لوگ گمر اہی میں نہ پڑجائیں _

321

اس وجہ سے امام مہدی (ع) کی و لادت سے لے کر امام حسن عسکری کی شہادت تك (5 سے 6سال کی مدت تك) گیا رہویں امام (ع) کے بہت سے قریبی افراد ،شاگرد اور خصوصی اصحاب نے امام مہدی (ع) کی زیارت کی _ نمونہ کے طور پر چند واقعات کی طرف اشارہ کیا جارہا ہے :

1_امام حسن عسکری _کے قریبی اصحاب اور بزرگ شیعوں میں سے ایك شخص "احمدابن اسحاق "نقل کرتے ہیں کہ میں امام حسن عسکری(ع) کی خدمت میں پہنچااور میں نے چاہا کہ ان کے جانشین کے بارے میں ان سے سوال کروں کہ اتفاقاً حضرت نے خود ہی بات شروع کی اور فرمایا:اے احمدبیشك خداوند عالم نے جب سے آدم کو پیدا کیا زمین کو حجت خدا سے خالی نہیں چھوڑا اور کبھی خالی نہیں رکھے گا اور حجت خدا کے واسطے سے اہل زمین سے بلائیں دفع ہوتی ہیں ،بارش ہوتی ہے اور زمین کی برکتیں حاصل ہوتی ہیں _میں نے عرض کیا :فرزند رسول (ص) آپ کے بعد امام اور جانشین کون ہے ،حضرت گھر کے اندر تشریف لے گئے اور اپنے تین سالہ بچے کو جس کا چہرہ چو دھویں رات کے چاند کی طرح چمك رہاتھا،كاندھے پر بٹھا ئے ہوئے با ہر تشریف لائے اور فرمایا :اے احمد ابن اسحاق اگر خدا اور اس کی حجت ائمہ کے نزدیك تم مكّرم نہ ہوتے تو میں اس بچہ کو تمہیننہ دکھا تا،بیشك یہ رسول (ص) خدا كا ہم نام اور ہم كنیت ہے یہ وہ ہے کہ جو ظلم و جور سے بھری ہوئی زمین کو عدل و انصاف سے پر کردے گا(9)

2_"معاویہ ابن حکیم "محمد ابن ایوب بن نوح اور محمد ابن عثمان عمری نے نقل کیا ہے کہ شیعوں میں ہم چالیس افراد امام حسن عسکری (ع) کی خدمت میں پہنچے آپ نے ہم لوگوں کو اپنے بیٹے کو لاکر دکھا یا اور فرمایا: میرے بعد یہ تمہارا امام اور میرا جانشین ہے _ ان کی پیروی کرنا اور (ان کے پاس سے)پراگندہ نہ ہونا و رنہ ہلاك ہو جاؤگے اور تمہارا دین تباہ ہوجائے گا اور یہ بھی جان لوکہ آج کے بعد تم ان کو نہیں دیکھو گے _(10)

3_"احمد ابن اسحاق قمي"نقل كرتے ہيں كہ جب حضرت مهدى (ع) پيدا ہوئے تو ميرے جد

322

کے پاس ایک خط ہمارے آقا امام حسن عسکری (ع) کی طرف سے پہنچا جسے حضرت نے اپنے ہاتھ سے لکھا تھا۔ اس میں لکھا تھا کہ"ہمارے یہاں ایک بیٹاپیدا ہوا ہے ضروری ہے کہ تم اس کی ولادت کی خبر کو مخفی رکھوہم اپنے قریبی رشتہ داروں اور دوستوں کو رشتہ داری اور دوستی کی بنا پر آگاہ کررہے ہیں اس کے علاوہ ہم کسی کو اس امر سے آگاہ نہیں کریں گے ے ہم نے اس بات کو پسند کیا کہ اس بچے کی ولادت کی خبر تم کو دیں تا کہ خداوند عالم اس کی وجہ سے تم کو مسرور کرے جیسا کہ اس نے ہم کو مسرور کیا والسلام(11)

حضرت مهدی کے شمائل اور خصوصیات

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اور ائمہ اکرم سے جو کثرت سے روایتیں نقل ہوئي ہیں ان کی بنیاد پر مورخین و محدثین اسلام نے امام عصر(ع) کے شمائل اور اوصاف اپنی کتابوں میں بیان کئے ہیں یہاں ان میں سے کچھ باتوں کی طرف اشارہ کیا جارہا ہے (12)

جواں سال ،گندمی رنگ،ہلالی اور کشیدہ ابرو،سیاہ اوربڑی بڑی آنکھیں ،چوڑا شانہ ،سفید براق اور کشادہ دندان مبارك ،ستواں اور خوبصورت ناك ،بلند اورروشن پیشانی _شب زندہ داری کی بناپر _ سر کے بال دوش پر بکھرے ہوئے _(13)كم گوشت والے گا ذرا ذردی مائل _ داہنے گال پرتل اور شانوں کے درمیان علامت نبوت کی سی علامت ہے ...یہ ہے امام زمانہ(ع) کا حلیّہ مبارك

آپ کے خصوصیات میں سے یہ ہے کہ آپ فرزند پیغمبر (ص) اور حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی اولاد میں سے ہیں _نسل امام حسین _سے نویں پیشوا ،خاتم الاوصیاء ،آخری نجات دہندہ اور عالمی قائد ہیں جو ساری دنیا کو ظلم و جور سے پر ہونے کے بعد عدل و انصاف سے بھر دیں گے _

323

امام حسن عسکری (ع) کی شہادت

امام زمانہ عجل الله فرجہ نے اپنے والد کی شہادت کے بعد 260ھ ق میں امامت کی ذمہ داری سنبھالی _ امام حسن عسکری کی بیماری کے زمانہ میں ان کے بیٹے کی تلاش کی کوشش کو جب معتمد نے بے نتیجہ پایا تو ان کی شہادت کے بعد اس نے "ابو عیسی متوکل"کو معین کیا کہ وہ امام حسن عسکری(ع) کے جنازہ پر نماز پڑھائے اس نے بھی بنی باشم اور بقیہ حاضرین کو امام(ع) کا چہرہ دکھایا تا کہ لوگوں کے سامنے ظاہر کرسکے کہ امام (ع) اپنی طبیعی موت سے دنیا سے رخصت ہوئے ہیں پھر اس نے آپ کے جنازہ پر نماز پڑھائی اور حکم دیا کہ جنازہ اٹھایا جائے _(14) اللبتہ اس سے پہلے امام(ع) کے گھر میں بغیر کسی ظاہری دکھاوے کے ایك اور نماز چند خاص افراد کی شرکت میں پڑھی جاچکی تھی اور اس کا واقعہ یہ ہے کہ جعفر ابن علی ،جو اس زمانہ تك سیاست کے میدان میں ظاہر نہیں ہوئے تھے اور جانشین نہیں ہے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے کو امام کی شہادت کے بعد وارث اور جانشین کے عنوان سے نمایاں جانشین نہیں ہے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے کو امام کی شہادت کے بعد وارث اور جانشین کے عنوان سے نمایاں دروازہ پر کھڑ اہوگیا،نماز کے لئے جنازہ تیار ہوتے ہی جعفر آگے بڑھا تا کہ اپنے بھائی کے جنازہ پر نماز پڑھانے تا کہ وہ نئی حیثیت جو ظاہر کی تھی نماز پڑھانے سے اور مستحکم ہوجائے (15) اتفاقاً ایک بچہ گندمی رنگ،بال پریشان،گشادہ دندان مبارك و الاظاہر ہوا اور اس نے جعفر کی عباکھینچی اور کہا:"چچا جان آئے گھڑے ہوں میں اپنے باپ پر نماز پڑ ھانے کے لئے زیادہ حقدار ہوں _(16)جعفر بلاچون و چرا پیچھے ہٹ آپ پہرہ کارنگ از اہواتھاامام(ع) آگے کھڑے ہوگئے اور آپ نے اپنے اپنے والد ماجد کے جنازہ پر نماز پر نماز

324

پڑھائی(17)اس طرح

آپ نے اپنے چچا کو رسوا کیا اور ان کے بنائے ہوئے نقشہ کو باطل کردیا _آپ نے اپنے باپ کے مقام امامت اور جانشینی کے لئے اپنی وراثت اور لیاقت کو حاضرین کے سامنے ثابت کیا _ امام (ع) عصر اپنے والد کے جنازہ پر نماز پڑھانے اور اپنے حق کو واضح کرنے کے بعد لوگوں کی نظروں سے غائب ہوگئے

مسئلہ غیبت:

خلافت بنی عباس کی مشینری جب اس بات کی طرف متوجہ ہوئی کہ حکومت کی تمام کوشش اور پابندی کے باوجود وارث

امام پیدا ہوگیا تو اس نے حضرت کو گرفتار کرنے کے لئے پورا زور لگایا _ اس غرض سے حکومت کے مامور کردہ افراد امام حسن عسکری _کے گھر پر حملہ آور ہوئے لیکن امام _کو گرفتار کرنے میں کامیاب نہ ہوسکے(18) یہ کوششینبتارہی ہیں کہ بارہویں امام کی جان کو جو خطرات لاحق تھے وہ واقعی تھے_
کیونکہ ضروری تھا کہ زمین پر امامت اور حجت خدا کے باقی ماندہ سلسلہ کی نگرانی کے لئے کوئی واقعی اقدام کیا جائے

۔ امام عصر کی غیبت کے مسئلہ اور اس کی وجو ہات کے بارے میں بہت سی باتیں ہیں ان میں سے جو مسّلم ہینوہ یہ ہیں کہ آپ کی غیبت حکمت اور مشیت الہی کی بنیاد پرہے اور ہم ان حکمتوں کے تمام اسرار سے واقف نہیں ہیں _ لیکن ممکن ہے کہ ظاہری اور محسوس وجوہات میں سے مندرجہ ذیل نکتہ ایك طرف بنی عباس کی حکومت کی مشینری کا امام مهدی (ع) کی تلاش میں گھر پر حملہ اور چھان بین کرنا اور دوسری طرف امامت "عسکریین" علیہما السلام کے زمانہ میں لوگوں کی امامت سے روگردانی اور عدم حمایت نے غیبت کیلئے زمین ہموار کردی تھی اگر لوگ حکومت الہی کو قبول کرنے کے لئے آمادہ ہوتے اور

325

اپنے رہبروں اور اماموں کی حمایت کرتے تو کیا تعجب کہ امام (ع) پردہ غیبت میں نہ جاتے اور قانون الہی کو جاری کرنے میں مشغول ہو جاتے جیسا کہ غیبت کے زمانہ کے ختم ہوجانے کے بعد بہت سے لوگ اپنے کو تیار کرلیں گے تو پھر امام ان کے سامنے ظاہر ہوں گے _(19)"ان الله لا یغیر ما بقوم: حتی یُضیّروا ما بانفسهم"(20) مرحوم خواجہ نصیر الدین طوسی اپنے رسالہ میں جوانہوں نے امامت کے بارے میں لکھاہے تحریر فرماتے ہیں :غیبت حضرت مهدی (ع) کے لئے تو یہ سزاوار ہے کہ وہ خداوند سبحانہ کی طرف سے ہوا ور نہ ہی یہ سزاور ہے کہ امام کی طرف سے ہو ، بس اس بات میں غیبت منحصر ہے کہ مکلفین اور لوگوں کی طرف سے ہو اور غیبت کا سبب خوف غالب اور عدم تمکین ہے جب غیبت کا سبب زائل ہوجائے گا ظہور ہوگا (21)

غيبت صغري:

بار ہویں امام کی غیبت کے دومر حلے ہیں: ایك كم مدت كا مرحلہ (غیبت صغری) اور دوسرا لمبی مدت كا مرحلہ (غیبت کبری)غیبت صغری زمانہ کے اعتبار سے بھی محدود تھی اور لوگوں سے رابطہ کے اعتبار بھی محدود _زمانہ کے اعتبار سے ستر (70)سال سے زیادہ یہ غیبت نہیں تھی _ گیا رہویں امام(ع) کی شہادت کے بعد 260 فی سے 329 فی كا زمانہ ہے _ (22)

غیبت صغری کے زمانہ میں لوگوں سے امام (ع) کا رابطہ بہت محدود تھا یہ رابطہ بالکل منقطع نہیں ہواتھا کچھ لوگ تھے جن کا آپ سے رابطہ تھا _اور ان کوامام (ع) کے "نواب خاص " کے نام سے جاناجاتا تھا شیعوں میں سے ہر ایك ان"نواب "کے ذریعہ اپنے مسائل اور مشكلات امام(ع) تك پہنچاتا تھا اور ان ہی کے ذریعہ اپنا جواب حاصل کرسكتا تھا اور كبھی كيے ذريعہ اپنا جواب حاصل كرسكتا تھا اور كبھی كيے ذريعہ اپنا حواب كى زيارت كا بھی شرف حاصل ہوتا _

326

غيبت كبري:

غیبت صغری کا زمانہ گذر جانے کے بعد غیبت کبری کا آغاز ہوا جوا بھی تک جاری ہے یہ غیبت دنیا میں انسانوں کے امتحان کا ذریعہ اور ایمان و عمل کے لئے میزان قرار پائی غیبت کے دونوں زمانوں کے بارے میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ غیبت کبری کا زمانہ اچانک اور ناگہانی آجاتا تو ممکن ہے کہ افکار کے انحراف کا سبب بن جاتا اور اذہان اس کو قبول کرنے کے لئے آمادہ نہ ہوتے لیکن "نواب خاص "کے توسط سے شیعوں کا امام(ع) سے رابطہ اور ان میں سے بعض کی "غیبت صغری"کے زمانہ میں امام کی بارگاہ میں شرفیابی نے آپ کی ولادت اور حیات کے مسئلہ کو زیادہ مستحکم اور افکار کو غیبت کبری کے قبول کرنے کیلئے آمادہ کر دیا(23)

غیبت صغری میں امام کے معجزات:

غیبت صغری کے زمانہ میں امام (ع) کی طرف سے ان کے خاص نائبین کے ذریعہ بہت سے کرامات و معجزات ظاہر ہوئے جو آپ کے شیعوں اور پیروؤں کے ایمان کے استحکام کا سبب بنے یہ معجزات کثرت سے ہیں کہ شیخ طوسی کے بقول ان کو شمار نہیں کیا جا سکتا(24)

بطور نمونه چند معجزات ملاحظه بون

1 "عیسی ابن نصر" نقل کرتے ہیں کہ " علی ابن زیاد صمیری " نے امام (ع) کے لئے خط لکھا اور آپ سے کفن کی درخواست کی ، تو جواب آیا تم کو 80 سال میں (280 ہجری میں یا 80 سال کی عمر میں) اس کی ضرورت پڑے گی اور انہوں نے اسی سال انتقال فرمایا جس سال کا امام (ع) نے فرمایا تھا _ ان کے انتقال سے پہلے امام (ع) نے ان کے لئے کفن بھیجا 25

2_" محمد بن شاذان" نقل فرماتے ہیں کہ 480 درہم مال امام (ع) (خمس) میرے پاس تھا_ اس میں اپنے مال سے بیس درہم میں نے اور شامل کردیئےور محمد ابن جعفر 26 کے ذریعے امام (ع) کی

327

خدمت میں ارسال کردیئے لیکن بیس درہم کا اضافہ کرنے کے بارے میں، میں نے کچھ نہیں لکھا امام (ع) کے پاس سے پیسوں کی رسید میرے پاس پہنچی اس میں لکھا تھا پانچ سو درہم جس میں 20 درہم تمہارے مال سے تھے مجھ تك پہنچ گئے 27

3_" علی ابن محمد سمري" نقل فرماتے ہیں کہ امام کی طرف سے ایك فرمان پہنچا اس میں آپ نے شیعوں کو کربلا اور كاظمین میں انئمہ کی قبروں کی زیارت سے منع فرمایا تھا_ ابھی کچھ دن نہیں گذرے تھے کہ خلیفہ کے وزیر نے " باظانی" کو بلایا اس سے کہا کہ بنی فرات سے _ جو وزیر کے وابستگان میں سے تھے سے کہے کہ اہل بَرَس سے ملاقات کریں اور ان سے کہیں کہ وہ لوگ مقابر قریش کی زیارت نہ کریں اس لئے کہ خلیفہ نے حکم دیا ہے کہ مامور افراد ہوشیار رہیں اور جو بھی ائمہ (ع) کی زیارت کے لئے جائے اس کو گرفتار کرلیں _ 28

امام عصر (ع) کے نائبین

غیبت صغری یا کبری کسی دور میں بھی امام (ع) کا لوگوں سے رابطہ بالکل ختم نہیں ہوا تھا بلکہ سفراء اور " نواب" کے ذریعہ شیعوں سے آپ کا رابطہ برقرار تھا اور ہے_

جس طرح غیبت امام (ع) کے دو حصے ہیں اسی طرح آپ کی نیابت کی بھی دو صورتیں ہیں، غیبت صغری میننیابت خاصہ اور غیبت کبری میں نیابت عامہ

نیابت خاصہ یہ ہے کہ امام (ع) خاص افراد کو اپنا نائب قرار دیتے ہیں اور ان کے نام و علامت کا تعارف کردیتے ہیں _ اور نیابت عامہ یہ ہے کہ امام (ع) ایك ایسا کلی ضابطہ ہمارے ہاتھوں میں دے دیتے ہیں کہ ہم ہر زمانہ میں ایك یا کئي افراد جن پر ہر جہت سے وہ ضابطہ صادق آتا ہے، نائب امام (ع) کی حیثیت سے پہنچانے جاتے ہیں

328

الف نائبين خاص

امام (ع) عصر کے خاص نائبین چار تھے_ 29

1 عثمان ابن سعید

ابو عمرو، عثمان ابن سعید عمري، حضرت مہدی (عج) کے پہلے خاص نائب اور عسکریین علیہما السلام کے مورد وثوق اصحاب میں سے تھے اور ان دونوں کے وکیل بھی تھے امام ہادی (ع) اور امام حسن عسکری (ع) دونوں ہی کی طرف سے ان کی توثیق و تمجید ہوچکی ہے _

احمد ابن اسحاق قمی نقل کرتے ہیں کہ میں نے امام ہادی (ع) سے عرض کیا کہ میں کبھی حاضر رہتا ہوں اور کبھی غائب، جب حاضر رہتا ہوں اس وقت بھی میں ہمیشہ آپ کی خدمت میں نہیں پہنچ سکتا تو ایسی صورت میں کس کی بات کو قبول کیا جائے اور کس کے حکم کی اطاعت کی جائے آپ نے فرمایا: " ابو عمرو" " عثمان ابن سعید" ثقہ اور امین ہیں یہ جو کچھ بیان فرمائیں گے میری طرف سے بیان فرمائیں گے اور جو کچھ تم تك پہنچائیں گے، میری طرف سے پہنچائینگے۔" احمد ابن اسحاق فرماتے ہیں: میں امام ہادی (ع) كی رحلت كے بعد امام حسن عسكری (ع) كے پاس گیا اور میں نے وہی بات كہی (جو اس سے پہلے عرض كرچكا ہوں) آپ نے پھر فرمایا:" ابو عمرو، میرے اور میرے والد كے لئے امین ہیں میری زندگی میں اور میرے مرنے كے بعد قابل اطمینان ہیں۔ یہ جو كہیں گے وہ میری طرف سے كہیں گے اور جو پہونچائیں وہ میری طرف سے پہنچائیں گے۔ 30

گیار ہویں امام (ع) کی رحلت کے بعد اور مسئلہ غیبت پیش آنے سے پہلے "عثمان ابن سعید" امام مہدی کے طرف سے نیابت کے عہدہ پر فائز ہوئے امام اور شیعوں کے درمیان رابط بنے 31

329

2 محمد ابن عثمان

260 ه ق میں اپنے انتقال سے پہلے عثمان بن سعید نے اپنے بیٹے " محمد " کو امام (ع) زمانہ کے حکم سے اپنے جانشین اور نائب امام (ع) کی حیثیت سے پہچنوایا 32

ابوجعفر محمد ابن عثمان بھی اپنے والد کی طرح امام حسن عسکری اور امام مہدی علیہما السلام کے لئے مورد اطمینان تھے

" عبدالله ابن جعفر حمیری " نقل فرماتے ہیں کہ جب عثمان ابن سعید کا انتقال ہوگیا تو امام (ع) کا خط آیا جس میں ابوجعفر " محمد ابن عثمان" اپنے والد کی جگہ امام کے نائب مقرر کئے گئے تھے 33

محمد ابن عثمان نے اپنی وفات سے پہلے اپنی موت کی خبر دی 34اور بزرگان شیعہ کے ایك گروہ کی موجودگی میں انہوں نے حسین ابن روح نوبختی کو امام کے امور کے لئے اپنے جانشین کے عنوان سے تعارف کرایا اور کہا :" وہ میرے قائم مقام ہیں تم ان کی طرف رجوع کرو" _

محمد ابن عثمان 305 ہ ق میں انتقال فرما گئے 35 اور ان کی نیابت کی مدت 45 سال رہی

3 حسين ابن روح

امام کے تیسرے سفیر " ابوالقاسم حسین ابن روح نوبختی " تھے جو کہ بزرگی اور مخصوص عظمت کے حامل تھے نیز عقل و بینش و تقوی و فضیلت میں مشہور تھے_

یہ محمد ابن عثمان کے مورد اعتماد اور ان کی جانب سے کچھ امور کے ذمہ دار تھے 36

" محمد ابن عثمان" کے لئے قابل اطمینان افراد میں سے ایك جعفر ابن احمد قمی " تھے جو دوسروں سے زیادہ محمد سے متعلق رہے_ اتنے قریب تھے کہ کچھ لوگوں نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ " محمد ابن عثمان " کے بعد انہیں کو نائب بنایا جائے گا 37

جب " محمد ابن عثمان" کے انتقال کا وقت قریب پہونچا تو ان کے سرہانے " جعفر ابن احمد"

330

اور پائنتی " حسین ابن روح" بیٹھے ہوئے تھے محمد ابن عثمان نے جعفر ابن احمد کی طرف رخ کیا اور کہا کہ " مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ تمام امور کو ابوالقاسم حسین ابن روح کے حوالہ کردوں_

" جعفر ابن احمد" اپنی جگہ سے اٹھے انہوں نے حسین ابن روح کے ہاتھوں کو پکڑ کر محمد کے سرہانے بٹھایا اور خود پائنتی بیٹھ گئے_38

حسین ابن روح نے تقریباً 21 سال نیابت کے منصب کی ذمہ داری بنھائي اور اپنی وفات سے پہلے انہوں نے امام(ع) کے حکم سے نیابت کے امور کو " علی ابن محمد سمری" کے حوالہ کردیا اور 326 ھ ق میں انتقال فر ماگئے_39

4 على ابن محمد سمرى

امام زمانہ کے چوتھے اور آخری سفیر ابوالحسن علی ابن محمد سمری بزرگ اور جلیل القدر تھے کہ صاحب "تنقیح المقال"

كر قول كر مطابق محتاج توصيف نبين "40

انہوں نے بزرگوں کی ایك جماعت سے فرمایا: " خدا تم كو على ابن بابویہ قمى " كى مصیبت پر اجر عنایت فرمائے، ان كا انتقال ہو چكا ہے

ان لوگوں نے اس وقت دن اور مہینہ یاد رکھا اور 17 یا 18 روز بعد خبر پہنچی کہ اسی وقت علی ابن بابویہ" کا انتقال ہوا تھا 41

" على ابن محمد" 329 ه ق میں انتقال فرماگئے ان كى وفات سے پہلے شیعوں كا ایك گروہ ان كے پاس آیا اور ان كے جانشین كے بارے میں سوال كیا، آپ نے فرمایا: مجھے اس كے متعلق كوئي وصیت نہیں كى گئي ہے_42 اس كے بعد انہوں نے اس توقیع مبارك كے بارے میں بتایا جو امام (ع) كى طرف سے صادر ہوئي تھي_ اس كا مضمون كچھ اس طرح تھا

" بسم الله الرحمن الرحيم اے علی ابن محمد سمری خداتمہارے غم میں تمہارے بھائیوں کو جزائے

331

عظیم عطا کرے، تم چھ روز کے بعد مرجاؤگے لہذا اپنے امور سے جلد فارغ ہونے کی کوشش کرو اور کسی کےابارے میں وصیت نہ کرنا کہ تمہارے بعد وہ تمہارا جانشین ہو، اب غیبت کبری کا زمانہ آگیا ہے اور اس وقت تك ظہور نہیں ہوگا جب تك خداوند متعال اجازت نہ دے ..."

چھٹے دن جناب سمری اس دنیا سے رخصت ہوگئے 43

ب عام نائبین

امام (ع) کے آخری سفیر " علی ابن محمد سمری" کے انتقال کے بعد غیبت کبری کا زمانہ شروع ہوا ہرچند کہ امام مہدی(عج) کی طرف سے کوئی خاص نائب معین نہیں تھا_ لیکن آپ کی اور بقیہ ائمہ کی طرف سے ضوابط اور معیار کا ایك سلسلہ موجود ہے تا کہ لوگ اس معیار سے آگاہی حاصل کر کے ہرزمانہ میں اس فرد سے رجوع کر کے اپنے مسائل کے جوابات معلوم کریں جس کے اندر شرطیں پائی جاتی ہوں اس لئے کہ ان کی نظر مہارت اور روایات کی بنا پر حجت ہے۔

مرحوم شیخ طوسی و صدوق و طبری نے اسحاق ابن یعقوب سے نقل کیا ہے کہ حضرت مہدی نے (غیبت کے زمانہ میں شیعوں کے فرائض کے بارے میں) فرمایا ;

" اما الحوادث الواقعم فارجعوا فيها الى رواة حديثنا فانّهم حجتى عليكم و انا حجة الله عليهم" 44

آنیوالے حوادث و واقعات میں ہماری حدیثیں بیان کرنے والوں کی طرف رجوع کرو _ اس لئے کہ وہ لوگ تمہارے اوپر ہماری حجت اور ہم ان کے اوپر خدا کی حجت ہیں_

نیز امام حسن عسکری (ع) ، امام جعفر صادق(ع) سے ایك روایت کے ضمن میں بیان فرماتے ہیں:

" اما من كان من الفقهاء صائنا لنفسم حافظاً لدينم مخالفاً لهواه مطيعاً لامر مولاه فللعوام ان يقلُّدوه ..."45

" فقہاء میں سے جو اپنے نفس کو بچانیوالا اپنے دین کا نگہبان اپنے ہوا و ہوس کا مخالف اپنے مولا (ائمہ) کے فرمان کا مطبع ہو تو لوگوں پر لازم ہے کہ اس کی تقلید کریں_"

332

اس طرح اسلامی معاشرہ کی رہبری اور مسلمانوں کے امور کا حل اور ان کا فیصلہ " غیبت کبری " کے زمانہ میں " ولی فقیہ" کے ہاتھوں میں آیا_ ولی فقیہ امام زمانہ کی نیابت میں " ولایت شرعیہ" کا مالك ہے_ اسلامی معاشرہ کی مشروعیت اور حكومت ذمے قانون کا لازم الاجراء ہونا اس کی تائید اور نفاذ سے متعلق ہے اس کے حکم کی مخالفت امام(ع) کے حکم کو رد کرنا ہے اور امام _ کے حکم کو رد کرنا خدا اور حکم خدا کو رد کرنا ہے 6

دیدار مہدی _

غیبت صغری کے زمانہ میں ان چار مخصوص نائبین کے علاوہ جو امام کی خدمت میں پہنچتے رہتے تھے کچھ دوسرے افراد بھی تھے جو ان چاروں کے توسط سے آپ کی خدمت میں زیارت کا شرف پاتے تھے_

```
شیعہ بزرگ علماء نے اپنی کتابوں میں ان لوگوں میں سے بہت سے افراد کا نام بیان فرمایا ہے جنہوں نے غیبت صغری
  کے زمانہ میں امام (ع) کو دیکھا اور ان کے معجزات کو درك كيا ہے علماء نے ان ملاقات كرنے والوں ميں سے ہر ايك
                                                           كر واقعہ اور قضيہ كو مختلف اسناد كے ساتھ ذكر كيا ہے_
اسی طرح ان بزرگوں میں سے بعض افراد نے ان لوگوں کی داستان کو اپنی کتابوں میں بیان کیا ہے جو " غیبت کبری " کے
زمانہ میں آپ کی خدمت میں پہنچے یا آپ کی کرامات و معجزات کو _ بیداری یا خواب کے عالم میں _ مشاہدہ کیا ہے لیکن
                              چونکہ اس وقت اختصار مد نظر ہے اس لئے ان کے ذکر سے چشم پوشی کی جاتی ہے 47
                                                                                                               333
                                                                                                           سوالات:
                                                                    1 بارہویں امام (ع) کس تاریخ کو اور کہاں پیدا ہوئے؟
                                                                         2 امام (ع) عصر كى ولادت كو كيوں چهپايا گيا؟
      _ 3 خواص سے امام حسن عسکری (ع) کا اپنے بیٹے کی ولادت کو بتانے کا مقصد کیا تھا؟ ان میں سے ایك نمونہ بیان كيجئے
                                 4_ غیبت صغری و کبری کی مدت، دونوں غیبتوں کے درمیان تفاوت اور رابطہ کو بیان فرمایئے
                                                     \frac{1}{2} غیبت صغری کے زمانہ کا امام (ع) عصر کا ایك معجزہ بیان فرمایئے
                                   6_ غیبت صغری کے زمانہ کے امام (ع) کے نائبین کا نام اور ان کی مدت نیابت بیان فرمایئے
                          7 غیبت کبری کے زمانہ میں امام (ع) عصر کی نیابت کے مسئلہ کی نوعیت بتایئےور توضیح دیجئے
                                                                                                               334
                                                                                                          حوالم جات
1 كافي جلد 431/1/ارشاد مفيد/346/كمال الدين صدوق جلد/430/2 بحار جلد1 باب 3ص 31 امنتخب الاثر/320 الفصول المهمة/292 اعلام
                                                                       الوري/293'غيبت شيخ/258'اعيان الشيعم جلد44/2
                                                                              2 منتخب الاثر 183 182 كافي جلد 268/1
                                   3 آپ کا نام سوسن اصیقل اور ریحانہ بھی بتا یا گیا ہے _بحار جلد 5/51 کاکمال الدین 32/2
         4 'النت سيدتي و سيدة اهلي ''بحار جلد 2/51''بل اخذمك على بصري ''بحار جلد 12/51 منتخب الاثر /325'كمال الدين صدوق
                                                                                     /427/424 اعيان الشيعم جلد 46/2
          5 بحار جلد 10/51 عنيت شيخ طوسى /128_124_2مال الدين صدوق جلد 423/2 417 دلائل الامامم طبرى /262/267
 6 ''اللهم انجزلي وعدى واتمم لي امري و ثبت وطنتي و املا الارض بي عدلا و قسطاً''بحار جلد 14/51_12_26_25،كمال الدين صدوق
                                                                                                    جلا 247/2 438
                                              7 ان احادیث سے واقفیت کے لئے منتخب الاثر فصل دوم باب 25 34ملاحظہ ہو
 8 امام حسن عسكرى (ع) نے ايك حديث كے ضمن ميں اہل بيت سے بنى اميہ و بنى عباس كى مخالفت كى ايك وجہ اس مسئلہ كو قرار
 9 ''يا احمد ابن اسحاق لو لا كرامتك على الله و على حججه ما عرضت عليك ابنى هذا انّه سمّى رسول الله و كنّيه الذي يملا الارض قسطا و
            عدلا كما ملنت ظلماًو جوراً!" بحار جلد 24/52 23 كمال الدين صدوق جلد 384/2،كشف الغمم مطبوعم تبريزجلد526/2
                                       10 بحار جلد 26/52 25كمال الدين جلد 435/2،منتخب الاثر 355،كشف الغمم جلد 527/3
                                                            11 منتخب الاثر /344 343، كمال الدين صدوق جلد 434/2
12 خصوصیات حضرت مهدی کے بارے میں زیادہ معلومات کے لئے ملاحظہ ہو منتخب الاثر از باب چہارم تا باب 25، اعیان الشیعہ جلد
                                                              44/2،غيبت نعماني باب 312/13كشف الغمم جلد 464/3 370
                    13 ''يسيل شعره على منكبيم ''اعيان الشيعم جلد 44/2/منتخب الاثر /185،كشف الغمم مطبوعم تبريزجلد464/2
                                                                                                               335
                                                   14 ارشاد مفيد /340كمال الدين صدوق جلد43/11، بحار الانوارجلد 328/50
                                                     15 یہ جعفر وہی ہیں جو بعد میں جعفر کذاب کے نام سے مشہور ہوئے_
                                                                             16 ''تاخر يا عم فا نا احق بالصلوة على ابي''
                                                                                           17 بحار جلد 332/50 333
```

18 كمال الدين مرحوم صدوق جلد 1/ 43 مطبوعہ جامعہ مدرسين

```
19 بہ یاد دلادینا ضروری ہے کہ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تمام لوگ اس گناہ میں آلودہ ہیں بلکہ اس سے مراد نصاب کی وہ حدہے
  جو امام (ع) کے ظہور کے لئے ضروری ہے _ ورنہ بہت سے نیك افراد ہمیشہ ظہور کے لئے امادہ رہے ہیں اور آج بھی امادہ ہیں_
 21 ''اما سبب غيبته فلا يجوز ان يكون من الله سبحانه و لا منه كما عرفت فيكون من المكلفين و بو الخوف الغالب الغالب و عدم التمكين و
الظهور يجب عند زوال السبب" رسالم امامت فصل سوم ص 25 منقول از نويد امن و امان 190 چونكم غيبت ولى عصر كي اسرار و علل
 کی بحث عقیدہ کی بحث ہے اس لئے اس کے اسرار و علل کی تحقیق اس رسالہ کی ذمہ داری سے الگ ہے یہاں جس کی طرف اشارہ
                                                                       ہوا ہے، وہ اس عہد کے سیاسی اور تاریخی حالات تھے
  22 شیخ مفید اپنی کتاب ارشاد ص 346 پر غیبت صغری کے آغاز کو ولادت کے موقع سے شمار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ '' غیبت
صغری ولادت مہدی (ع) کے زمانہ سے سفارت کے زمانہ کے اختتام اور آخری سفیر کی رحلت تك ہے اس حساب سے غیبت صغری كا
     زمانہ 75 سال ہوتاہے _
23 بلکہ کہا جاسکتاہے کہ غیبت کبری کیلئے لوگوں کو آمادہ کرنے کا کام امام ہادی (ع) بلکہ امام جواد (ع) کے زمانہ سے شروع
4. ایک کہا جاسکتاہے کہ غیبت کبری کیلئے لوگوں کو آمادہ کرنے کا کام امام ہادی (ع) بلکہ امام جواد (ع) کے زمانہ سے
   ہوچکا تھا اور وہ لوگ زیادہ تر خط و کتابت کے ذریعہ شیعوں سے رابطہ رکھتے تھے اور ان کا ارتباط غیبت صغری کے زمانہ کے
                                                  ارتباط کے مشابہ تھا تا کہ لوگ غیبت کبری کیلئے ضروری آمادگی پیدا کرلیں_
                                                                                                      24 غيبت شيخ / 170
               25 بحار جلد 51/ 312، ارشاد مفيد /356، غيبت شيخ /172، منتخب الأثر /390 كشف الغمم مطبوعة تبريز جلد 456/2
     26 شیخ نے اپنی رجال میں ایك باب كے عنوان میں ان كا نام لیا ہے" رجال طوسى باب لم يروعن الائمہ /496 / مجمع الرجال جلد
                                                                                                                     336
   27 بحار جلد 325/511، ارشاد مفيد /356 355 دلائل الانمم طبرى /286، منتخب الاثر /382   غيبت شيخ /258، كشف الغمم مطبوعم
                                                                                                          تبريز جلد 456/2
    28 وزیر کا نام ابوالفتح فضل بن جعفر فرات تھا اور وہ بنی عباس کے وزراء میں سے تھا_ ''برس'' حلہ اور کوفہ کے درمیان ایك
 قریہ ہے، مقابر قریش سے مراد '' کاظمین'' ہے بحار جلد312/511 غیبت شیخ /172، ارشاد مفید /356، کشف الغمہ مطبوعہ تبریز جلد
                                                                                                                   456/2
29 البتہ ان چار افراد کے علاوہ دوسرے وکلاء بھی مختلف شہروں میں تھے جو ان بی چار افراد کے ذریعہ لوگوں کے مسائل کو امام
       کی خدمت میں پہنچاتے تھے اور مرحوم سید محسن امین کے اقوال کے مطابق ان چار افراد کی سفارت عام اور مطلق تھی لیکن
 دوسرے افراد بھی جیسے محمد ابن جعفر اسدي، احمد ابن اسحاق اشعري، ابراہیم ابن محمد ہمداني، احمد ابن حمزه بن الیسع کو خاص
                                                                         موارد ميں نيابت حاصل تهي_ اعيان الشيعم جلد 48/2_
   30 بحار جلد 344/51 غيبت شيخ /215، اعيان الشيعة ج 47/2 ، منتخب الاثر /393، الكنى و الالقاب جلد267_266_ 266، رسائل شيخ
                                                                                     انصاری مطبوعہ جامعہ مدرسین /139
                                                                                                      31 بحار جلا 346/51
                                                         32 بحار جلد 349/51، غيبت شيخ /220، 218 اعيان الشيعم جلد 47/2
                                                         33 بحار جلد 349/51، غيبت شيخ /220، 218، اعيان الشيعم جلد 47/2
                                    34 بحار جلد 352/51، الكني و الالقاب جلد 268/3، غيبت شيخ /222، اعيان الشيعم جلد 47/2_
                                    35 بحار جلد 352/51، غيبت شيخ /223، اعيان الشيعم جلد 47/2، الكنى و الالقاب جلد 268/3
                                                                                36 اعيان الشيعم جلد 48/2، غيبت شيخ /227
                                                       37 بحارج 354/51_ 353، غيبت شيخ /226، اعيان الشيعم ج 48/2_47_
38 بحار جلد 354/51_ 353، غیبت شیخ /226، اعیان الشیعہ ج 24/2 ، اس سلوك سے پتہ چلتا ہے كہ یہ لوگ معرفت، ایمان اور
                  تسلیم و رضا میں ایسے کامل تھے کہ ہمیشہ اور تمام امور میں اپنے امام کے سامنے سر تسلیم خم کردیتے تھے_
                                                                              39 بحار ج 358/51، اعيان الشيعم ج 2 ص 48_
                                              40 تنقيح المقال جلد 305/2، "ثقته و جلالته اشهر من ان يذكر و اظهر من ان يحرّر"
                        41 بحار جلد 15/1/51، جلد 15/1/52، غيبت شيخ /243، الكني و الالقاب جلد 266/3، اعيان الشيع، جلد 48/2،
                                                                                                                     337
                                                                                 منتخب الاثر /399، تنقيح المقال جلد 305/2
                                                                                    42 بحار جلد 360/51، منتخب الأثر /400
    43 اعيان الشيعم جلد 47/2، بحار جلد 361/51، كشف الغمم مطبوعم تبريز جلد 530/2، منتخب الاثر /99، تنقيح المقال جلد 305/2
   44 كمال الدين جلد 4/48/، غيبت شيخ /177، احتجاج طبرسي جلد 470/2، مطبوعه بيروت ،وسائل الشيعه جلد 101/18، كتاب البيع
            للامام الخميني جلد 474/2، كشف الغمم مطبوعم تبريز جلد 331/2، بحار جلد 181/53، رسانل شيخ انصاري مطبوعم جامعم
                                                                                                             مدرسين/139
    45 احتجاج طبرسي بيروت جلد 458/2، وسائل الشيع، جلد 195/18، سفينة البحار جلد 381/2، رسائل شيخ انصاري مطبوع، جامعه
```

مدرسين /141

46 مقبوله عمر ابن حنظله كي ذيل مين امام جعفر صادق فرماتي بين كه: "فاذا حكم بحكمنا فلم يقبل منه فانما استخف بحكم الله و علينا رد و الراد علينا الرّاد على الله و بو على حد الشرك بالله" وسائل جلد 99/18 كافى جلد 54/1، كتاب فضل العلم باب اختلاف الحديث حديث 10 ، تهذيب جلد 218/6 و 301 ، كتاب لبيع للامام الخميني جلد 47/6/2، فروع كافى جلد 42/7 حديث 5 باب كراهية "الارتفاع الى قضاة الجور"

47 تفصيلى معلومات كيے لئے ملاحظہ ہو، اعلام الورى /425، النجم الثاقب /211_200، بحار جلد 51 باب اول، جلد 52، باب 18.19.23 و جلد 18.19.23 منتخب الاثر فصل چہارم باب اول و فصل پنجم باب دوم و كتاب تبصرة الولى فيمن را ى القائم المهدى تاليف علامہ سيد باشم بحراني، كشف الغمہ جلد 23.29 دلائل الامامہ طبري20.0 29.2

تاریخ اسلام 4 (حضرت فاطمہ(س) اور ائمہ معصومین (ع) کی حیات طیبہ

339

سولېواں سبق:

مهدی (ع) موعود کا عقیده -دوسرا حصه:

341

آخری زمانہ میں ایك مصلح الہی كا ظہور، پرانے زمانہ سے لوگوں كا بنیادی عقیدہ رہا ہے_ نہ صرف شیعہ بلكہ اہل تسنّن يہاں تك كہ دوسرے ادیان كے ماننے والے " جیسے يہود و نصاری " زردشتی اور ہندو بھی ایك بڑے الہی مصلح كے ظہور كا عتقاد ركھتے ہیں اور اس كے انتظار میں ہیں_

وہ بشارتیں اور پیشین گوئیاں جو حضرت مہدی (ع) اور ان کے ظہور کے بارے میں مقدس کتابوں اور اسلاف کے دوسرے آثار میں ہیں اسی طرح اسلامی ماخذ میں موجود ہیں اور وہ بہت زیادہ ہیں_

اس مقام پر ان بشار توں میں سے ہم چند بشار توں کا ذکر کر رہے ہیں

الف تمام ادیان کی نظر میں

زردشتیوں کی کتابوں میں آخری زمانہ اور ظہور مہدی (ع) موعود کے بارے میں بہت سی باتیں مذکور ہیں_ منجملہ ان کے کتاب " جاماسب " 2 میں مرقوم ہے کہ زمین عرب اور خاندان ہاشم سے ایك شخص بڑے جسم اور بڑی پنڈلی والا نكلے گا وہ اپنے جد کے دین پر ہوگا، بہت زیادہ اشکر کے ساتھ وہ ایران کی طرف رخ کرے گا اور اس کو آباد کرے گا_ اور زمین کو انصاف سے بھر دے گا اور اس کی عدالت کی بناء پر بھیڑیا، بھیڑ کے ساتھ پانی پیے گا"3 ہندؤں نے بھی اپنی کتاب مقدس وید میں لکھا ہے کہ " دنیا کی خرابی کے بعد آخری زمانہ میں

342

ایک بادشاہ پیدا ہوگا جو خلائق کا پیشوا ہوگا_ اس کا نام " منصور " ہوگا_4 وہ ساری دنیا کو اپنے قبضہ میں کرکے اپنے دین پر لیے آئے گا_ اور مومن و کافر میں سے ہر ایک کو پہچانتا ہوگا، وہ جو کچھ خدا سے مانگے گا وہ اس کو ملے گا_ " توریت"5 سفر پیدائشے میں نسل اسماعیل سے پیدا ہونے والے بار ہویں امام کے بارے میں گفتگو موجود ہے" ... اور خاص کر اسماعیل کے بارے میں، میں نے تیری دعا قبول کی اب اس کو برکت دیکر بار آور کرونگا اور اس کو بہت زیادہ کردونگا اور اس کو بہت زیادہ کردونگا اور اس کی اور ایک عظیم امت اس سے پیدا کروں گا_6 " داؤد" کی زبور میں بھی لکھا ہے کہ ... اور صالحین کی خدا تائید کرتا ہے ... صالحین وارث زمین ہوں گے اور اس میں

" داؤد" کی زبور میں بھی لکھا ہے کہ ... اور صالحین کی خدا تائید کرتا ہے ... صالحین وارث زمین ہوں گے اور اس میں ابد تك سكونت اختیار كریں گے_7

عیسائیوں کی کتاب مقدس میں موعود آخر الزمان کے بارے میں زیادہ واضح بشارتیں موجود ہیں منجملہ ان کے ... پھر تم انسان کے بیٹے کو دیکھو گے کہ جو عظیم قوت اور جلالت کے ساتھ بادلوں پر آرہا ہوگا اس وقت فرشتے چاروں طرف سے زمین کی انتہا اور آسمان کے آخری سرے سے اپنے کو جمع کریں گے لیکن باپ (خدا) کے علاوہ اس دن کی کسی کو

خبر نہیں ہے_ نہ فرشتوں کو آسمان میں اور نہ بیٹے کو لہذا ہوشیار اور بیدار ہو کر دعا کرو اس لئے کہ تم کو نہیں معلوم کہ وقت کیسا آنے والا ہے ... اور کس وقت گھر والا آئے گا_8

ب اسلامی مآخذ و مصادر میں

مہدی (ع) مو عود کا عقیدہ اسلام کا ایك بنیادی اور اس کی حیات کا مسئلہ شمار کیا جاتا ہے_ اسلامی مذاہب میں سے کسی خاص مذہب _ حتی کہ فقط شیعہ مذہب _ میں ہی نہیں بلکہ مسلمانوں کے تمام فرقوں نے مستند اور معتبر مدارك اور روایتوں سے اس کو نقل کیا ہے_ اس سلسلہ میں ایك دو روایت نہیں بلکہ بہت سے اقوال اور متواتر روایتیں موجود ہیں_ 9

343

استاد علی محمد علی دخیّل نے اپنی کتاب میں اہل سنت کے بزرگ علماء کی 206 کتابوں کا نام لکھا ہے جن میں سے 30 افراد نے حضرت مہدی(ع) کے بارے میں مستقل کتاب لکھی ہے اور 32 افراد نے اپنی کتاب کی ایك فصل کو حضرت مہدی (ع) کے بارے میں پائی جانے والی روایات اور ان کی شرح احوال کیلئے مخصوص کیا ہے اور بقیہ افرد نے مختلف مناسبت سے امام عصر (عج) سے مربوط احادیث کو نقل کیا ہے اور آپ کے خصائص کے بارے میں گفتگو کی ہے 10 شیعہ مذہب میں بھی پیغمبر اکرم اور ائمہ معصومین سے بہت سی حدیثیں مرقوم ہیں جن میں بارہا حضرت مہدی (ع) ان کی غیبت ، ظہور اور قیام سے متعلق گفتگو ہوئی ہے _

شیعوں سے امام زمانہ(ع) کے سلسلے میں جو روایتیں نقل ہوئي ہیں وہ اس قدر زیادہ ہیں کہ مسائل اسلامی کے کم موضوعات اس پایہ کو پہنچیں گے اور شیعہ علماء میں سے بہت ہی کم لوگ ایسے ملیں گے جنھوں نے آپ کے بارے میں کتاب نہ لکھی ہویا کوئی بات نہ کہی ہو

کتاب " امام مہدی (ع) " کے مؤلف تحریر فرماتے ہیں: حضرت مہدی کے بارے میں جو روایتیں شیعہ اور سنی طریقوں سے پہنچی ہیں وہ چھ ہزار سے زیادہ ہیں 11

ان اخبار کی کثرت اور شہرت کی بنا پر آپ کی ولادت سے پہلے ہی کچھ لوگوں نے مہدویت کا جھوٹا دعوی کیا ہے یا ان کی طرف ایسے دعوے کی نسبت دی گئی ہے نمونہ کے طور پر ملاحظہ ہو امام زمانہ (ع) کی ولادت سے دو سو سال پہلے 12 " کیسانیہ فرقہ" محمد حنفیہ کو مہدی منتظر تصور کرتا تھا اور اس بات کا مقصد یہ تھا کہ وہ نظروں سے پنہان ہوگئے ہیں اور ایك دن ظہور كریں گے _ وہ لوگ اپنے دعوے كی دلیل میں ان روایتوں سے تمسك كرتے تھے جو غیبت قائم كے بارے میں منقول ہیں 13

منصور ، خلیفہ عباسی نے اپنے بیٹے کا نام " مہدی" رکھا تا کہ لوگوں کے انتظار سے فائدہ حاصل کرے_14 اسی شہرت کی بنا پر بہت سے شیعہ اور سنی علماء نے غیبت کے زمانہ سے پہلے حتی کہ امام

344

عصر_کی پیدائشے سے پہلے ان بزرگوار کے بارے میں کتاب لکھی ہے علماء اہل سنت میں سے " عباد ابن یعقوب رواجنی" متوفی 250 ہ ق اور مؤلف کتاب " اخبار المہدي" کا نام لیا جاسکتا ہے_15

کتاب مسند احمد، مولفہ احمد ابن حنبل شیساني، متوفى 241 ھ اور صحیح بخاری مؤلفہ محمد اسماعیل بخاری متوفى 256ھ ابل سنت کی ان معتبر کتابوں میں سے ہیں جو امام (ع) زمانہ کی ولادت سے پہلے لکھی گئي ہیں اور ان لوگوں نے آپ سے متعلق احادیث کو نقل کیا ہے 16

کتاب " مشیخہ " تالیف " حسن ابن محبوب" بھی منجملہ مؤلفات شیعہ میں سے ہے جو امام زمانہ (ع) کی غیبت کبری سے ایك صدی سے زیادہ پہلے لکھی گئي ہے_ اس میں امام (ع) سے متعلق اخبار درج ہیں_17

اسی شہرت اور کثرت روایات کی بنا پر مسلمان صدر اسلام ہی سے قیام مہدی موعود(عج) سے آشنا تھے، خاص کر شیعہ اس حقیقت پر راسخ اعتقاد رکھتے تھے اور مناسب موقع پر اسکو مختلف انداز سے بیان کرتے تھے

" کمیت" شیعہ اور انقلابی شاعر متوفی 126 ہ نے امام محمد باقر (ع) کی خدمت میں امام موعود(عج) کے بارے میں شعر پڑھا اور آپ کے قیام کے زمانہ کے بارے میں سوال کیا 18

" اسماعیل حمیري" اہل بیت (ع) کا چاہنے والا ایك شاعر متوفى 173 ه ق نے امام جعفر صادق (ع) کے حضور میں ایك

طولانی قصیدہ پڑھا اس کے بعض اشعار کا موضوع اس طرح ہے کہ " میں پروردگار کو گواہ قرار دیتا ہوں کہ آپ (امام جعفر صادق (ع)) کا قول مطیع اور گناہگار سب پر حجت ہے ولی امر اور قائم کہ میرا دل جس کا مشتاق ہے وہ یقیناً غائب ہوگا

درود و سلام ہو ایسے غانب پر یہ کچھ دنوں تك پر دہ غیبت میں رہے گا پھر ظہور كرے گا اور دنیا كے مشرق و مغرب كو عدل و انصاف سے پر كردے گا 19

ایك زبردست انقلابی شاعر دعبل خزاعی ، متوفی 246 هق نے ایك قصیده كے ضمن میں

345

جسے امام رضاء کی خدمت میں پڑھا تھا، کہا: اگر وہ چیز نہ ہوتی جس کے واقع ہونے کی امید آج یا کل ہے تو میرا دل ان پر (ائمہ پر) حسرت و اندوہ کی وجہ سے پارہ پارہ ہوجاتا (اور وہ امید) ایك امام (ع) کے قیام کی ہے جو بلا تردید نام خدا اور بركات الہی کے ساتھ قیام كرے گا اور ہمارے درمیان حق و باطل كو جدا كردے گا _ اور اجر و سزا دے گا _20

احادیث کے نمونے

امام (ع) زمانہ کے بارے میں اہل سنت اور شیعوں کے طریق سے وارد ہونے والی روایات کے مضامین سے آشنا ہونے کے لئے نمونہ کے طور پر چند احادیث کا ذکر کیا جا رہا ہے_

1_ پیغمبر اسلام (ص) نے فرمایا: اگر دنیا کی عمر کا ایك ہی دن بچے گا تو بھی خدا ہم میں سے ایك شخص کو بھیجے گا جو دنیا کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی21

2_ ام سلمہ نقل فرماتی ہیں کہ رسول اکرم (ص) مہدی (ع) کو یاد کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ہاں وہ حق ہے وہ بنی فاطمہ (ع) میں سے بوگا_22

[2] اما م رضا نے فرمایا: خلف صالح، فرزند حسن ابن علی ، صاحب الزمان اور وہی مہدی موعود (عج) ہے 23 لے رسول (ص) خدا نے فرمایا: قائم (عج) میری اولاد میں سے ہیں ان کا نام میرا نام ہے ان کی کنیت میری کنیت ہے، ان کے شمائل میرے شمائل ہیں ان کی رفتار میری رفتار ہے وہ لوگوں کو میری شریعت اور دین پر قائم کریں گے اور کتاب خدا کی طرف دعوت دیں گے جس نے ان کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی جس نے ان کی مخالفت کی اس نے میری مخالفت کی اور جس نے ان کا انکار کیا اس نے میرا انکار کیا [24]

346

5_ اصبغ بن نباتہ فرماتے ہیں: میں امیر المؤمنین کی خدمت میں پہنچا، دیکھا کہ آپ فکر میں ڈوبے ہوئے ہیں اور زمین کو کھود رہے ہیں، میں نے عرض کیا کہ میں آپ کو متفکر دیکھ رہا ہوں کیا آپ کو زمین سے کوئی رغبت ہے؟ نہیں خدا کی قسم مجھکو دنیا اور زمین سے کوئی رغبت نہیں ہے لیکن میں ایك مولود کے بارے میں سوچ رہا ہوں جو میری نسل سے ہے اور میرے فرزندوں میں سے گیارہواں فرزند ہوگا وہ مہدی (ع) ہے وہی جو زمین کو عدل و داد سے پر کردے گا جس طرح وہ ظلم و جو ر سے بھری ہوگی اس کے لئے غیبت اور حیرت ہے ایك گروہ اس کے بارے میں گمراہ ہوجائے گا اور ایك گروہ ہدایت پائے گا_25

6_ امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا: قائم کے لئے دو غیبتیں ہیں ایك کم مدت کی اور دوسری زیادہ مدت کی ،غیبت اول میں خواص شیعہ کے علاوہ کوئي اور ان کی قیام گاہ کو نہیں جان سکے گا اور دوسری غیبت میں سوائے ان کے خاص دوستوں کے کوئی ان کی جگہ کی معلومات نہیں رکھتا ہوگا 26

انتظار فرج

امید و انتظار اور اس کے مختلف آثار انسان کی فردی اور اجتماعی زندگی میں ناقابل انکار ہیں کوئی بھی انسان اپنی فطرت کے تقاضے کے تقاضے کے مطابق امید اور انتظار سے خالی اور بے نیاز نہیں ہے اس لئے کہ انحراف سے دوری مشکلات کے مقابلہ میں مقاومت پیدا کرنے اور کمالی کی طرف بڑھنے کیلئے امید اور انتظار سے بہتر اور کوئی کارساز وسیلہ نہیں ہے ۔ تمام آسمانی ادیان حتی وہ مکاتب فکر جو دست بشر کے ساختہ اور پرداختہ ہیں وہ بھی اس بات کی ضرورت پر اتفاق نظر رکھتے ہیں ۔ رکھتے ہیں ہرچند کہ انتظار کی مدت ،کیفیت اور اس کے مورد میں باہم اختلاف نظر رکھتے ہیں _

تمام ادیان و مکاتب اسلام میں خصوصاً مکتب تشیع میں مسئلہ انتظار اور امید کو خاص اہمیت دی

347

گئي ہے_ اور اس کی خاص کیفیت کی عکاسی کی گئي ہے جوانتظار اور ظہور حضرت مہدی _کے موضوع میندر خشاں ہیں 27

انتظار فرج مہدی (ع) اور حق کی باطل پر آخری کامیابی کی فکر تاریخ میں ستمگروں اور ظالموں کے مقابل شیعوں کی مقاومت کا راز اور ان کے رشد کا فلسفہ رہا ہے_ امام موسی کاظم (ع) ایك روایت میں علی ابن یقطین سے فرماتے ہیں: دو صدیوں سے شیعہ امید و آرزو کے سایہ میں رشد اور پرورش پا رہے ہیں_28

اس لفظ پر توجہ دینے سے پتہ چلتا ہے کہ " مسئلہ انتظار فرج" اسلام میں امام زمانہ _کے نظروں سے غائب ہونے کے بعد شروع نہیں ہوا بلکہ اس کا سلسلہ صدر اسلام اور بنی کریم کے زمانہ تك پہنچتا ہے وہ روایات جو پیغمبر اکرم (ص) اور ائمہ معصومین سے ظہور قائم اور فضیلت انتظار فرج کے بارے میں ہم تك پہنچی ہیں وہ بہت ہیں ان میں سے چند نمونے بیان کئے جا چکے اور اب چند دوسرے نمونے خاص کر " انتظار فرج" کے بارے میں ملاحظہ فرمائیں:

3 امام زین العابدین (ع) نے فرمایا: امام زمانہ (ع) کا انتظار بزرگ ترین کشائشے ہے 31

4_ امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا: ہمارے قائم کے چاہنے والے خوش نصیب ہیں جو ان کی غیبت کے زمانہ میں ان کے ظہور کے لئے چشم براہ ہیں اور جب وہ ظاہر ہوجائیں گے تو ان کا حکم مانیں گے وہ لوگ خدا کے اولیاء ہیں اور کسی قسم کا خوف و ہراس ان کو نہیں ہے 32

انتظار فرج قائم آل محمد (ص) نے ان کے پیرؤوں کو اس قدر جستجو و کوشش میں ڈالا کہ اکثر ایسا بھی ہوا کہ ائمہ اطہار سے ان کے شیعہ پوچھ لیا کرتے تھے کہ کیا قائم آل محمد عج اور مہدی منتظر آپ

348

ہی ہیں؟ اور وہ حضرت بھی حالات کی مناسبت سے امام قائم کا تعارف کراتے تھے_33

وقت ظہور

امام زمانہ کے چوتھے نائب کی وفات کے بعد غیبت کبری کا زمانہ شروع ہوا اور اب تك غیبت کبری کا دور چل رہا ہے_ آپ کا ظہور اور قیام اس دور کے اختتام کے بعد خدا کے حکم سے ہوگا_ ان روایتوں کی بنیاد پر جو ائمہ معصومین سے وارد ہوئي ہیں حضرت کے ظہور کا وقت صرف خدا کو معلوم ہے اور جو کوئي بھی اس سلسلہ میں وقت معین کرے وہ جھوٹا ہے

فضیل نے امام باقر (ع) سے پوچھا: کیا اس امر کے لئے وقت نہیں معین کیا جاسکتا؟ آپ نے فرمایا: "کذب الوقاتون" وقت معین کرنے والے جھوٹے ہیں 34

اسحاق ابن یعقوب نے محمد ابن عثمان عمری کے ذریعہ ایك خط امام عصر _ کو بهیجا اور ان سے چند سوالات دریافت کئے _ امام (ع) نے اس سوال کے جواب میں جو ظہور سے متعلق پوچھا گیا تھا، فرمایا: ظہور فرج خداوند عالم کے حکم سے وابستہ ہے اور وقت معین کرنے والے جھوٹے ہیں _35

محمد ابن مسلم نقل کرتے ہیں کہ امام جعفر صادق نے مجھ کو بتایا: جس نے تمہارے سامنے وقت ظہور کو معین کیا اس کو جھٹلانے میں دریغ نہ کرنا اس لئے کہ ہم ظہور کے لئے وقت معین نہیں کرتے 36

ان روایات کے مجموعہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ظہور کے وقت کا تعین اسرار الہی میں سے ہے ائمہ (ع) میں سے بھی کسی نے وقت ظہور معین نہیں کیا ہے_ لیکن علامتیں بیان فرمائي ہیں_ ان علامتوں کا واقع ہونا ظہور کی خوشخبری دیتا ہے_ ہے_ ہے_

ظہور سے پہلے کے حالات

جو روایات ظہور سے پہلے کے حالات اور علامتوں کے بارے میں نقل ہوئي ہیں انکی تعداد بہت زیادہ ہے پھر ان روایتوں کو نقل کرنا اور انکی تحقیق کرنا بھی آسان نہیں ہے_ اس لئے یہاں چند حالات کے ذکر پر اکتفا کی جاتی ہے_

1 ساری دنیا میں ظلم ، گناہ اور بے دینی کا پھیل جانا:

بہت سی روایتیں یہ بتاتی ہیں کہ آپ کا قیام اس وقت ہوگا جب ظلم و جور دنیا کو اپنی لپیٹ میں لیے چکا ہوگا_ بعض روایتوں میں یہ بھی بیان ہوا ہے کہ حضرت قائم عج کے ظہور سے پہلے حتی کہ اسلامی معاشرہ میں بھی فسق و فجور ، مختلف قسم کے گناہ اور برائیاں _ جیسے منشیات کی خرید و فروخت ، شراب خوری ، سود خوری، زنا ، بدعت، بے حجابی، بے عفتی، مکمل طور پر رائج ہوجائے گی_37

ہم متمدن دنیا میں مذکورہ برائیوں کے اوج کو دیکھ رہے ہیں_

اسلامی انقلاب کے عظیم رہبر حضرت امام خمینی کی رہبری میں ملت ایران کا اسلامی انقلاب انشاء الله امام عصر _کے عالمی انقلاب کا مقدمہ ہوگا_ در حقیقت یہ انقلاب انهیں مظالم کے خلاف تھا_ خدا کا شکر ہے کہ بہت سی برائیوں اور خرابیوں کی جڑ اسلامی ملك ایران میں قطع ہوگئی_ اور اس بات کی امید ہے کہ ایك دن ساری زمین عدل و انصاف سے پر ہوجائے گی_

2_ خروج سفياني

سفیانی _ جو روایتوں کی بنیاد پر اموی اور عتبہ ابن ابی سفیان کی نسل سے ہوگا_ اس کا نام " عثمان ابن عنبسہ " ہے وہ خاندان رسالت اور شیعوں سے خاصی دشمنی رکھتا ہے_ وہ سرخ چہرہ ٹیڑ ہی آنکھوں والا چہرہ پر چیچك کے داغ، کریہہ المنظر ، ظالم و خیانت کار ہے_38 شام میں قیام

350

کرے گا اور بڑی تیزی سے پانچ شہروں پر قبضہ کرے گا_39 اور ایك بڑے لشکر کے ساتھ کوفہ کی سمت بڑھے گا_ عراق کے شہروں خصوصاً نجف اور کوفہ میں بڑے جرائم کا مرتکب ہوگا اور مدینہ کی طرف لشکر روانہ کرے گا_ اس کے سپاہی مدینہ میں قتل و غارت گری مچائیں گے_ وہاں سے مکہ کی طرف جائیں گے لیکن مدینہ اور مکہ کے درمیان بیابان میں خدا کے حکم سے زمین میں دھنس جائینگے_

خود سفیانی بھی _ امام (ع) کے مکہ سے مدینہ کی طرف اور مدینہ سے کوفہ کی طرف روانہ ہونے کے بعد _ عراق سے دمشق کی طرف فرار کرے گا اور امام (ع) ایك اشکر اس کے تعاقب میں روانہ فرمائیں گے_ انجام کار سفیانی بیت المقدس میں امام _کے سپاہیوں کے ہاتھوں ہلاك ہوگا_40

3 سید حسنی کا خروج

سید حسنی _ موجودہ روایات کی بنا پر بزرگان شیعہ میں سے ہیں _ ایران میں دیلم و قزوین 41 کے علاقہ میں قیام کریں گے اور لوگوں کو اسلام اور ائمہ (علیہم السلام)کی روش کی طرف بلائیں گے _ بہت سے لوگ ان کے ساتھ ہوں گے اور بہت بڑے علاقہ کو _ اپنی جگہ سے کوفہ تك _ ظلم و جور سے پاك كردیں گے اور كوفہ میں خبر ہوجا ے گی كہ امام قائم (ع) نے ظہور كیا ہے اور اپنے اصحاب کے ساتھ كوفہ كی طرف آ رہے ہیں _ وہ سید حسنی کے استقبال کے لئے جائیں گے _ بجر ان چالیس ہزار آدمیوں کے جو امام _ كی دعوت كو قبول نہیں كریں گے _ اور امام تین دن تك موعظہ كر تے رہیں گے اور ان لوگوں كے اس موعظہ كو قبول نہ كرنے كے بعد ان كے قتل كا حكم صادر فرمائیں گے _ پھر سید حسنی اپنے پیروؤں كے ساتھ امام كی بیعت كریں گے _ 24

4 ندائے آسمانی

ظہور کی علامتوں میں سے ایك ندائے آسمانی ہے جو حضرت علی (ع) اور ان كے شيعوں كى حقانيت كو ثابت كرنے كے

351

مذکورہ علامتوں کے علاوہ دوسری علامتیں بھی ذکر ہوئي ہیں جن میں سے کچھ ظہور سے پہلے اور کچھ ظہور کے ساتھ ظاہر ہوں گي_

ظہور کے بعد کی حالت

ان تمام روایتوں کے مجموعہ سے جو ظہور حضرت مہدی (ع) کے بعد کے واقعات کے بارے میں ہم تك پہنچی ہیں یہ ثابت ہوتا ہے كہ امام عصر (عج)اذن پروردگار كے بعد كعبہ ميں ركن و مقام كے مابين ظاہر ہوں گے اس حالت ميں كہ پرچم، شمشير، عمامہ اور پيغمبر (ص)كا پيرېن آپ كے ساتھ ہوگا_

حق کا منادی آپ کے ظہور کی بشارت کو ساری دنیا کے لوگوں کے کانوں تك پہنچائیگا اور اسم و علامت کے ساتھ امام کا تعارف کرائے گا اور لوگوں سے کہے گا کہ ان کی بیعت کرو_

امام (ع) کے خاص چاہنے والے جن کی تعداد 313 ہے آسمانی آواز پر لبیك كېكر دعوت کے بعد فوراً مكہ میں آپ كی بیعت كريں گے 44

اس کے بعد امام (ع) اپنی عمومی دعوت کو شروع کریں گے اور فرشتوں کے ذریعہ آپ کی مدد کی جائے گی محروم اور ستم رسیدہ افراد ہر طرف سے جمع ہوکر امام کی بیعت کریں گے ان کے مددگار جنگجو، فداکار، دن کے شیر اور رات کے راہب ہوں گے ان کے دل لوہے کہ ٹکڑے کی طرح مضبوط ہوں گے اور ان میں سے ہر آدمی چالیس آدمیوں کی طاقت رکھتا ہوگا وہ لوگ امام (ع) کی اطاعت کرنے میں انتہا کوشش کرنے والے ہوں گے اور جد ہر جائیں گے، کامیاب ہونگے

امام (ع) کچھ دنوں تك مكہ ميں رہيں گے پھر مدينہ كى طرف روانہ ہوں گے اور مدينہ ميں جنگ كے بعد اپنے سپاہيوں كے ساتھ كوفہ آئيں گے اور اس كو اپنى حكومت كا مركز قرار ديں گے _

امام عصر (عج) الله کی مشیت سے تھوڑے دنوں میں عالم کے مشرق و مغرب کو فتح کرلیں گے

352

اسلام کو پوری دنیا میں پھیلائیں گے اور دین خدا کی تجدید کریں گے_ اسلام کے پیکر کو بدعتوں سے الگ کریں گے اور کتابوں خدا و سنت پیغمبر (ص) کے مطابق حکومت کریں گے_ امیر المؤمنین کی طرح ان کی غذا سادہ اور ان کا لباس کھر درا ہوگا 45

حضرت مہدی کی حکومت میں زمین کے خزانے اور اس کی برکتیں آشکارہ ہوجائیں گی _ ثروت و نعمت اتنی بڑھ جائے گی کہ فقر ختم ہوجائیں گی _ ثروت و نعمت اتنی بڑھ جائے گی کہ فقر ختم ہوجائے گا زکوۃ و صدقہ دینے کے لئے کوئی فقیر نہیں ملے گا _ عدل اور امن و امان بر جگہ کو گھیرلے گا _ اس طرح کہ اگر کوئی بوڑھی عورت اپنے سر پر سونے اور جواہرات کا طشت رکھ کر ایك جگہ سے دوسری جگہ جارہی ہوگی تو کوئی آدمی اس کے لئے رکاوٹ نہیں بنے گا _ امام _کے ساتھ تمام ستم رسیدہ افراد کی ویرانیاں آباد ہوجائیں گی _ آپ کی باتیں سنیں گے _ آپ کی باتیں سنیں سنیں گے اور آپ کو دیکھیں گے جبکہ آپ اپنی جگہ پر ہوں گے _

ے وقت پر اور ان کے حکومت میں خداوند عالم اپنا دست لطف و مرحمت اپنے بندوں کے سرپر رکھے گا اور ان کی عقل کو استحکام اور ان کی اور ان کی عقل کو استحکام اور ان کے افکار کو ترقی عطا کرے گا

اس زمانہ میں ہر شخص اور ہر چیز اپنے مطلوبہ کمال اور زیبائي تك اور انسانیت کی تمام تمنائیں اور آرزوئیں خدا کے ولی اعظم وصی خاتم الانبیاء کی حکومت کے زیر سایہ پوری ہوں گی اور خدانے جو یہ وعدہ فرمایا ہے کہ "و نرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض و نجعلہم ائمة و نجعلہم الوارثین" 47 ہم وعدہ کرتے ہیں کہ مستضعفین پر ہم احسان کریں گے اور ان کو زمین کا وارث بنائیں گے پورا ہوگا 48

ظہور حضرت مہدی _ اور حکومت موعود (عج)میں دنیا اور انسان کا کیا حال ہوگا یہ اس کا مختصر بیان تھا _

سوالات:

```
1_ امام زمانہ (ع) کے بارے میں توریت کی پیشن گوئیوں اور بشارتوں میں سے ایك کا ذکر فرمایئے
2_ کیا اسلامی مصادرمیں امام عصر (ع) کی ولادت سے پہلے آپ (ع) سے متعلق روایات کسی مدوّن کتاب میں مذکور
ہوئی تھیں اگر جواب مثبت ہو تو کتاب اور مؤلف کا نام لکھیئے
```

3_ انتظار فرج کا مسئلہ اور اس بات میں وارد روایتیں کب بیان ہوئیں؟اس سلسلہ کی دو روایتوں کا ذکر فرمایئے

4_ امام مہدی (ع) کا ظہور کب ہوگا؟ ائمہ کا اس سلسلہ میں کیا نظریہ ہے؟

5_ امام عصر کے ظہور سے پہلے کے واقعات میں سے دو واقعات کا ذکر کیجئے_

6 وہ روایتیں جو ہم تك پہنچی ہیں ان كے پیش نظر حكومت حضرت مہدی (عج)كا جائزہ لیجئے

354

حوالہ جات

1. اس بات کی وضاحت کردینا ضروری ہے کہ اس درس میں جو باتیں بیان ہوئی ہیں وہ مختلف نکتہ نظر اور پہلوؤں سے قابل بحث ہیں لیکن یہاں جو ہمارا نظریہ ہے_ وہ ان مسائل کے تاریخی پہلوؤں سے بحث ہے دوسرے گوشوں سے اپنے مقامات پر بحث ہوگی_
 2. زرتشت کے شاگرد اور داماد '' جاماسب'' سے منسوب '' دائرۃ المعارف فارسی و بشارت عہدین _ حاشیہ /243_
 3. بشارت عہدین /258، ادیان و مہدویت /16

4. " نجم الثاقب " ص 47 شمارہ 135 میں ذگیرہ اور تذکرہ سے منقول ہے کہ امام عصر (عج)کے ناموں میں سے ایك نام " منصور " ہے كتاب " وید" براہمہ میں جو ان کے عقیدہ کے مطابق آسمانی كتاب ہے آیا ہے اور امام محمد باقر (ع) سے آیت "من قتل مظلوماً فقد جعلنا لولیّہ سلطاناً" کی تفسیر میں ہے کہ اس سے مراد امام حسین ہیں جو مظلوم قتل كنے گئے اور آیہ "فلا یسرف فی القتل انّہ كانَ منصوراً "سورہ اسراء / 32 کے ذیل میں فرمایا کہ خدا نے مہدی کا نام منصور رکھا ہے اس طرح جس طرح پیغمبر اكرم (ص) کا نام محمد، (ص) اور محمود(ص) ہے اور جس طرح حضرت عیسی کا لقب مسیح ہے_" مدارك بالا اور بحار الانوار جلد 31/51 _30_ 5. بشارت عہدین /245، ادیان ومہدویت /16

کتاب مقدس سفر پیدائشے باب 17 ص 21 بند 20 _ 21 _

7. كتاب مقدس ص 557_ 856 كتاب مزامير خزمور 37_ بنّد 17 و 29_ قرآن زبور ميں صالحين كے غلبہ كے ذكر سے متعلق بيان كرتا ہے" و لقد كتبنا فى الزبور من بعد الذكر ان الارض يرتبا عبادى الصالحون" سورہ انبيا /104" زبور ميں ذكر " تورات كے بعد ہم نے لكھا ہے كہ ہمارے صالح بندے زمين كے وارث ہوں گے_

8. کتاب مقدس انجیل مرقس باب 13 بند 35،32،32،32،32،36 ص 79 – 78 یہ بتادینا ضروری ہے کہ لفظ " پسر انسان" کتاب قاموس کتاب مقدس میں مسڑھا کس کی تحریر کے مطابق کتب عہد جدید میں 80 بار آیا ہے جس میں سے صرف 20 موارد ایسے ہیں جن کا مصداق حضرت عیسی ہیں قاموس کتاب مقدس مادہ پسر خوابر 219" اور ان میں سے 50 مورد ایسے ہیں جو ایك نجات دہندہ کے بارے میں بتاتے ہیں اور ان کے ظہور کا وقت اور دن خدا کے علاوہ کوئی نہیں جانتا اور وہ نجات دینے والا حضرت مہدی (ع) کے علاوہ اور کوئی

355

ىہيىہے_

9. علماء ابل سنت میں سے جن لوگوں نے حضرت مہدی کے بارے میں احادیث نبوی کے متواتر ہونے کی تشریح کی ہے ان میں حافظ ابو عبداللہ گنجی شافعی کتاب '' البیان'' میں ابن حجر عسقلانی نے '' فتح الباری'' میں، قاضی محمد شوکافی نے ''التوضیح فی تواتر ماجاء فی المنتظر و الدجال و المسیح'' میں شیخ عبدالحق نے لمحات میں شبلخی نے نور الابصار '' مینابوالفرمان صبّان نے '' اسعاف الراغبین'' میں تشریح کی ہے_ ملاحظہ ہو منتخب الاثر /5_ 3 حاشیہ حدیث متواتر اصطلاح میں اس حدیث کو کہا جاتا ہے جس میں متعدد راوی ہوں اس طرح کہ ان کو فی حد نفسہ اور نہ قرائن کے ضمیمہ کے ساتھ کذب سے متہم کیا جاسکتا ہو اس طرح حدیث متواتر کو حدیث قطعی اور حدیث ثابت کہا جاسکتا ہے_

10. امام المهدى (ع) مصنفه على محمددخيل / 318_ 298 مطبوعه نجف

11. پیشوائے دوازدہم مطبوعہ مؤسسہ در راہ حق / 71 منقول از کتاب امام مہدی (عج)/ 66 _ صرف کتاب منتخب الاثر میں 157 معتبر کتابوں سے امام زمانہ (ع) کے بارے میں تقریباً 6207، احادیث کی طرف اشارہ ہوا ہے _

12. کیسانیہ شیعہ فرقہ میں سے ہے یہ لوگ مختار ابن ابی عبیدہ ثقفی ، جن کو یہ لوگ کیسان کہتے تھے، کے دوستوں میں شمار کنے جاتے ہیں کچھ لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ امیرالمومنین (ع) کے غلاموں میں سے ایك غلام کا نام کیسان تھا اور مختار نے اپنی

```
باتیں ان سے سیکھی تھیں الملل و النحل شہرستانی جلد 1 مطبوعہ بیروت / 147 الفرق بین الفرق مطبوعہ بیروت / 38 تالیف
                                              عبدالقادر بغدادى ، مذابب الاسلاميين ج 72/2 ، 71 مصنفه ڈاکٹر عبدالرحمان بردى
                                                       13. أعلام الورى مطبوعه بيروت 1399 ص 416، أعيان الشيعه جلد 57/2
      14. الحياة السياسيم لامام الرضا مصنفم استاد جعفر مرتضى /69 و 82_83 _ مؤلف محترم يم نكتم بهى تحرير فرماتے بين كم جن
لوگوں نے مہدویت کا دعوی کیا ان میں سے ایك " محمد ابن عبدالله " علوی بھی تھا_ اور امام جعفر صادق (ع) كے علاوه لوگوں نے
   ان کی امامت قبول کر لی تھی_ منصور نے لوگوں کے افکار کو اپنی جانب متوجہ کرنے کے لئے اپنے بیٹے کو مہدی کا لقب دیا اور
                          مجمع میں کہا کہ جو محمد ابن عبداللہ علوی دعوی کرتا ہے وہ جھوٹ ہے اور مہدی موعود میرا بیٹا ہے_
                                                                                              15. فهرست شيخ طوسى /176
                 16. مسند احمد حنبل جلد 84/1، 799، 448 و جلد 411/2 و جلد 27،37،52/3 و جلد 7/5 صحيح بخارى جلد 3
                                                                                                                     356
                                                                               كتاب بدء الخق باب منزول عيسى ابن مريم /87
                                                        17. اعلام الورى ص 416، اثبات الهداة ج 53/7، اعيان الشيعم ج 58/2
                                                                                             18. الغدير جلد 203/2 202
                                                                                                    اشبد ربّی ان قولك حجة
                                                                                           على الخلق طرّاً من مطيع و مذنب:
                                                                                                 بانّ وليّ الامر و القائم الذي
                                                                                                    تطلّع نفسى نحو بتطرّب:
                                                                                                  لم غَيبة لابدً من ان يضيبها
                                                                                                  فصلى عليه الله من متغيب:
                                                                                                   فيمكث حينا ثمّ يظهر حينم
                                                                                                فيملا عدلاً كلّ شرق و مغرب:
 ارشاد مفيد /284/ اعلام الورى /280/ الغدير جلد 247/2 كمال الدين جلد 35/1 مطبوعه جامعه مدرسين يه ياد دلانا ضروري بے كه سيد
  حمیری امام جعفر صادق (ع) کی خدمت میں پہونچنے سے پہلے اس بات کے معتقد تھے کہ موعود محمد ابن حنیفہ ہیں _ کمال الدین
                                                                                          جلد 32/1 ،ارشاد مفید /284 293
                                                                    فلو لا الذي ارجوه في اليوم اوغد: تقطع نفسى اثرهم حسرات:
                                                                         خروج امام: لا محالة خارج يقوم على أسم الله بالبركات
                                                                       يميز فيناكل حق: و باطل: و يجزى على النعماء و النقمات
                                                   الغدير جلد 360/2 الفصول المهمّم /249 كمال الدين جلد 2 باب 35 جلد 372/6
  21. " لو لم يبق من الدنيا الا يومّ لبعث الله عزوجل رجلا منا يملابا عدلاً كما ملئت جوراً" مسند احمد ابن حنبل جلد 99/1، سنن ابي داؤد
                                                          جلد 107/4 كتاب المهدى (ع) حديث 83،22 تهوڑے اختلاف كے ساتھ
 22. سعيد بن المسيب يقول سمعت الم سلمة تقول سمعت النبي (ص) يذكر المهدى فقال نعم بوحق و بو من بني فاطمة مستدرك حاكم جلد
                                                  557/4 كتاب الفتن و الملاحم ، عقدالدرر /22 و فرائد السمطين ج 326/2 حاشيم
    23. الخلف صالح من ولد ابى محمد الحسن بن على و بو صاحب الزمان و بو المهدى (ع) منتخب الاثر فصل دوم باب 20/ 229 ج 6
                                                                منقول از ينابيع المودة /491، غاية المراد كشف الغمم ج 265/3
24. "القائم من ولدى اسمم اسمى كنيتم كنيتى و شمائلم شمائلي و سنتم سنتي يقيم الناس على ملتى و شريعتي و يدعوبم الى كتاب ربى من
                                                                                           اطاعم فقد اطاعني و من عصاه فقد
                                                                                                                     357
      عصاتي و من انكره في غيبته فقدانكرني ... " منتخب الاثر /183 به نقل از كمال الدين صدوق ، اعيان الشيعم ج 54/2 ده جلدي چاپ
                                                                                                                    بيروت
     25. عن الاصبغ بن نباته قال اتيت اميرالمومنين (ع) فوجدته متفكراً ينكت في الارض فقلت يا اميرالمؤمنين مالى اراك متفكراً تنكت في
 الارض ارغبة منك فيها؟ فقال لا والله ما رغبت فيها و لا في الدنيا يوماً قطُّ و لكني فكرت في مولود يكون من ظهري، الحادي عشر من ولدي
، بو المهدي الذي يملا الارض عدلا و قسطا كما ملنت جوراً و ظلماً ، تكون لم غيبه و حيرة يضل فيها اقوام و يهتدي فيها آخرون" كافي ج 1
```

كتاب الحجة باب الغيبم، ح 7ص 33، كمال الدين ، ج 1 باب 27 حديث 1 ص 285، دلائل الامامم طبرى ص 289_

خاصة مواليم " كافي جلد 1/ باب الغيبم، حديث 19 ص 340

26. ''للقائم غيبتان احدابما قصيرة و الاخرى طويلة ، الغيبة الاولى لا يعلم بمكانه فيها الا خاصة شيعته و الاخرى لا يعلم بمكانه فيها الا

```
27. شہید مطہری اپنی کتاب " قیام و انقلاب مہدی" میں فرماتے ہیں کہ انتظار فرج کا نظریہ اسلام کی ایك کلی اصل کے نظریے سے
 پیدا ہوتا ہے اور وہ نظریہ الله کی رحمت سے مایوسی کے حرام ہونے کا نظریہ ہے_ قیام انقلاب مہدی (ع) انتشارت صدرا 1361 ھ ش
 ص 7_ استاد كي مراد شايد وه ايت بو جس ميں ارشاد بوتا ہے: "لا تيا سوا من روح الله انہ لا ييا س من روح الله الاقوم الكافرون "(
                                                                                                                 يوسف /87)
                                     28. "يا على الشيعة تربّى بالإماني منذ ما تي سنة "، غيبت نعماني باب 16 حديث /14 ص 295
      29. " افضل العبادة انتظار الفرج" منتخب الاثر فصل 10 باب 2 ص 499 ح 16 منقول از ينابيع الموده و غاية المرام و كمال الدين
                                                                                                       صدوق باب 25 حدیث 6
 30. ''انتظروا الفرج و لا تيا سوا من روح الله فانّ احبّ الاعمال الى الله عزّو جلّ انتظار الفرج'' بحار الانوار جلد123/52، منتخب الاثر
                                   31. '' انتظار الفرج من اعظم الفرج'' بحار الانوار ج 52 / 122، كمال الدين باب 31 ح 2 ص 320_
  32. ''طوبي لشيعة قانمنا المنتظرين لظهوره في غيبته و المطيعين له في ظهوره اولنك اولى اء الله الذين لا خوف عليهم و لا هم يحزنون''
                                                                                               كمال الدين باب 33 حديث / 54
                                                                                                                        358
                                                                                                 33. اعلام الورى /409 408
34. " عن الفضيل قال سَئلت ابا جعفر (ع) بل لهذا لامر وقت ؟ فقال (ع) كذب الوقاتون كذب الوقاتون، كذب الوقاتون " غيبت شيخ /262
                                                       261 بحار الانوار ج 130/52 ، منتخب الاثر فصل 6، باب 8 ح 1 ص 463
                                 \overline{\phantom{a}}35. \overline{\phantom{a}} و امّا ظہور الّفرج فانّہ ، الی اللہ تعالی ذکرہ و کذب الوقاتون'' کمال الدین 2/ص\overline{\phantom{a}}160 حدیث \overline{\phantom{a}}4
                            36. ''من وقَّت لك من الناس شيئاً فلاتهاين ان تكذبه فلسنا نوقت لاحد:'' _ بحار الانوار ج 104/52 و /117_
  37. اس روایت کے مضمون سے مزید آگاہی حاصل کرنے کے لئے بحار الانوار جلد 52/باب 25 احادیث /24 26 ، کمال الدین جلد 2
                            باب 525/47 منتخب الاثر جلد 1 فصل 6/ باب 2/ احاديث 8،9، 10 ، 15 ، اعيان الشيعم جلد 78/2 ___________
                                             38. اس سے مراد زمانہ سابق کا شام ہے جو سیریا ، فلسطین اور اردن پر مشتمل تھا
39. يه پاتج شهر: دمشق ، حمص ، فلسطين ، اردن _ قنرين ،بحار الانوار جلد 52 /206 اثباة الهداة ج 398/7 و 417 و اعيان الشيعه ج
40. ملاحظه بو اثبات الهداة جلد 417/7 ، غيبت نعماني باب علامات ظهور /283 و 247 غيبت شيخ ص 280 265 بحار الاتوار جلد
                           52 باب 25 /279 181 منتخب الاثر فصل 6/ باب 6/ و فصل 7/ باب 10/ اعيان الشيع، جلد 74/2 73
                                                                 41. کوہستان شمالی قزوین کے ایك حصہ كا نام " دیلمان" ہے_
                                                                                              42. بحار الانوار جلد 16/53 15
                                                                     -399/7 و \overline{005}، اثباة المهداة ج -399/7
44. امام جعفر صادق (ع) سے منقول ایك روایت كا مضمون یہ ہے كہ جب امام زمانہ ظہور فرمانیں گے تو اس وقت شیعہ نوجوان بغیر
 کسی پہلے سے کئے و عدے کے اپنے کو مکہ پہنچادیں گے اور امام عصر عج کے حضور میں حاضر ہو جانیں گے_ بحار الانوار جلا
                                                                                                370/52 و غيبت نعماني /316
                                         45. "رسول اكرم(ص) ... مالباس القائم الا الغليظ ما طعامه الا الجشب" غيبت نعماني /285،
                                                                                                                        359
                                                                                     منتخب الاثر فصل 2 باب 42 ص 307 ح 1
```

46. رسول اگرم (ص) نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ (ع) زہراء سے فرمایا تھا: ''و منّا و الله الذی لا اللہ الا ہو مہدی ہذہ الامة الذی یصلّی خلفہ عیسی بن مریم '' اثباۃ الهداۃ ج 14/7 یعنی خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اس امت کا مہدی ہم میں سے ہے کہ جس کے پیچھے عیسی ابن مریم نماز پڑھیں گے_ 47. سورہ قصص آیہ 4_ 48 سورہ قصص آیہ 4_ 48 سورہ قصص آیہ 4_ 48 ان روایات کے مضمون سے واقفیت کے لئے کہ جس میں سے کچھ مضمون کو ہم نے یہاں بیان کیا ہے ملاحظہ ہو_ 48. ان روایات کے مضمون سے واقفیت کے لئے کہ جس میں سے کچھ مضمون کو ہم نے یہاں بیان کیا ہے ملاحظہ ہو_ 48. ان روایات کے مضمون سے واقفیت کے لئے کہ جس میں سے کچھ مضمون کو ہم نے یہاں بیان کیا ہے ملاحظہ ہو_ 48 باد 10 رائب 26 احادیث 3، 10 (26 ، 262 ، 262) اعلام الوری ص 430 (430 ، ارشاد مفید /363 ، منتخب الاثر فصل 2 باب و فصل 6 باب 1 ، 11 و فصل 17 باب 1 ، 3، 4 ، 5 ، 7 ، 8 ، 11 ، 12 و فصل 8 باب 2 ، اعیان الشیعہ ج 2 / 84 _ 81 _ 81